Gill Ministries

ایمان
مافوق الفطرت
میں رہنے کے لئے

ڈاکٹر۔اے۔ایل اور جوئیس ِگل

مصنفین کے بارے میں

اے-ایل(AL)اور جوئیس گلِ (JOYCE GILL) بین الاقوامی سطح پر پہچانے جانے والے مناد، مصنفین اور بائبل مُقدس کے استاتذہ ہیں۔اے۔ایل کی رسولی سفری خدمت اُنہیں دُنیا کی اسّی سے زیادہ اقوام میں لے گئی جہاں بیک وقت ایک لاکھ سے زائد لوگوں کے ہجوم میں کلام کی منادی کی اور بذریعہ ریڈیو اور ٹیلی ویژن کئی لاکھ لوگوں کو کلام سُنایا۔اُن کی سرِ فہرست فروخت ہونے والی کتابوں اور کتابچوں کی ڈیڑھ کروڑ سے زائد کاپیاں فروخت ہوچکی ہیں۔اِن کی تحریریں جن کا بہت زبانوں میں ترجمہ کیا گیا ہے، دنیا کے مختلف بائبل اسکولوں اور سیمنریوں میں استعمال کی جارہی ہیں۔

اِن کی متحرک منادی، تعلیم، تحریر، ویڈیو اور آڈیو پیغامات کی خدمت کے وسیلہ خدا کے کلام کی زندگی بدل دینے والی سچائی کی قوت دوسروں کی زندگیوں میں گہرا کام کررہی ہے۔

اِن کے حمدوستائش والے سیمینارز میں لوگ خدا کی حضوری کے زبردست جلال کا تجربہ کرتے اور ایماندار اِس بات کو دریافت کرتے ہیں کہ کیسے خدا کے قریبی اور سچے پرستار بنا جاسکتا ہے۔

"ایماندار کے اختیار" پر اِن کی تعلیمات کے وسیلہ بہتوں نے فتح اور دلیری کی نئی دلچسپ سمتوں کو دریافت کیا ہے۔

گلز (GILLS) کئی ایمانداروں کو تربیت دے چکے ہیں کہ وہ شفا کی بہتی ہوئی قدرت کے ساتھ خدا کی عطا کردہ مافوق الفطرت خدمتوں میں داخل ہوسکیں۔ بہتوں نے مافوق الفطرت طور پر اپنی روزمرہ کی خدمتوں میں روح القدس کی تمام 9 نعمتوں کو کام میں لانا سیکھا۔

دونوں اے-ایل (A-L) اور جوئیس (JOYCE) علمِ الٰہیات میں ماسٹرز ڈگری رکھتے ہیں۔اے-ایل (A.L) نے ویژن کرسچن یونیورسٹی سے الٰہیات میں فلسفہ کے ڈاکٹر کی ڈگری بھی لے رکھی ہے۔ان کی منسٹری ٹھوس خدا کے کلام پر، جس کا مرکز یسوع ہے، مضبوط ایمان اور روح القدس کی قدرت کو سکھانے پر مبنی ہے۔

اِن کی خدمت خدا کے محبت بھرے دل کا عملی مظاہرہ ہے۔اُن کی منادی اور تعلیمات طاقت ورمسح، نشانات، عجائبات اور شفا و معجزات سے جڑی ہے جس میں بہت سے لوگ خُدا کی قدرت کی لہروں کے نیچے روح میں سلین(Slain) ہورہے ہیں۔اُن کی عبادت میں شرکت کرنے والے خدا کے جلال کے زبردست ظہور اور قدرت کا تجربہ حاصل کررہے ہیں۔

ڈاکٹر (A.L) اور جوئیس گلِ (JOYCE GILL) نے اپنے آپ کو وقف کررکھا ہے تا کہ وہ یسوع کا کام کرنے کے لِئے ایمانداروں کو عملی ہتھیاروں سے لیس کریں۔

فہرست مظامین

سبق نمبر 1 — خُداوند، مَیں اعتقاد رکھتا ہوں — 05

ایمان کیا ہے

ایمان کیا نہیں ہے

سبق نمبر 2 — خُدا کی عظیم مِثالیں — 18

ابرہام۔ ہمارے ایمان کا باپ

موسیٰ۔ ایمان کا عظیم سورما

ایمان کے ناموں کی حاضری

سبق نمبر 3 — ایمان کے لئے بُنیادیں — 32

ہم یسوع میں کون ہیں

اُس کی صورت پر ڈھلنا

عمل میں داخل ہونا

اپنے راہنماؤں کی پیروی کرنا

سبق نمبر 4 — ایمان کے چھ بُنیادی عناصر — 44

جانیں کہ کیا ہمارا ہے

مانگیں!

ایمان رکھیں اور حاصل کریں

ایمان کا اقرار

اپنے ایمان پر عمل
ایمان کی ثابت قدمی

سبق نمبر 5 ہمیشہ بڑھنے والا ایمان 55
اندازہ کے موافق ایمان
تُمہارا ایمان کہاں ہے؟
ہمارے ذہن میں جنگ

سبق نمبر 6 اپنے ایمان کو مضبوط کرنا 66
جب ایمان کمزور معلوم ہوتا ہے
ایمان میں مضبوط بننا
ایمان سے بھرپور زندگی کی خصوصیات

سبق نمبر 7 ایمان کے دُشمن 77
جذبات کو خُدا کے کلام کے مُطابق لانا
اعمال کو خُدا کے کلام کے مُطابق لانا
اپنے شخصی دُشمنوں کو شِکست دینا

سبق نمبر 8 آؤ، پانی پر چلیں 90
پانی پر چلنا
خُدا جیسا دلیرانہ ایمان
خُدا جیسے ایمان کی مِثالیں
اپنے ایمان کو جاری کرنا

سبق نمبر 1

خُداوند، مَیں اعتقاد رکھتا ہوں

سارا ایمان خُدا کی طرف سے ہے۔ پولُس رسول نے لِکھا کہ ہم سب کو اندازہ کو موافق ایمان دِیا گیا ہے۔ بہر حال یہ ہم پر ہے کہ ہم اِس دیے گئے ایمان کے ساتھ کیا کرتے ہیں۔ ہمیں اپنے ایمان کو بڑھانے کیلئے کئی مواقع دیے گئے ہیں۔ جیسا کہ ہم سیکھیں گے کہ وہ ایمان جو خُدا کو خوش کرتا ہے وہ تازہ ہے اور ہمیشہ بڑھنے والا ہے۔

ہمیشہ قائم رہنے والا قانون جو خُدا نے بنایا ہے اُن میں سے ایک بونا اور کاٹنا ہے۔ ہم جو بھی بوئیں گے وہی کاٹیں گے۔ ہم اِس بات کی یقین دہانی کر سکتے ہیں کہ جب ہم مِل کر ایمان کا مطالعہ کریں گے تو ہمارا ایمان بڑھے گا۔ ہمارا ایمان تبدیل ہوگا اور ہم ایمان کو کاٹیں گے۔

ہم اپنے ایمان کے کسی بھی درجہ میں ہوں، ہمیں پھر بھی زیادہ ایمان ہونے کیلئے چیلنج درپیش ہے۔ ہمارا یہ چیلنج شخصی رشتوں، جذبات، مالی معاملات اور صحت کے پہلو میں بھی ہوسکتا ہے۔ مگر ہر روز، ہم میں سے ہر کسی کو زیادہ ایمان کی ضرورت ہے۔

''میری بے اعتقادی کا علاج کر!''

ایک بدروح گرِفتہ لڑکا اور اُس کے باپ کو یسوع کے پاس لایا گیا۔

مرقس 9:23 ''یسوع نے اُس سے کہا کیا! اگر تُو کر سکتا ہے! جو اِعتقاد رکھتا ہے اُس کے لئے سب کُچھ ہوسکتا ہے۔''

ہم یہ تصور کر سکتے ہیں کہ یہ باپ کس حد تک اپنے بیٹے کی شِفا چاہتا تھا۔ یہ اُس شخص کیلئے کِتنا خوفناک رہا ہوگا کہ اُس کے بیٹے کی شِفا کا اِنحصار اُس کے ایمان پر ہے۔

مرقس 9:24 ''اُس لڑکے کے باپ نے فی الفور چِلا کر کہا مَیں اِعتقاد رکھتا ہوں۔ تُو میری بے اِعتقادی کا علاج کر۔''

اُس باپ نے درُست کام کِیا۔ وہ چِلایا ''میں ایمان رکھتا ہوں، مگر مُجھے زیادہ ایمان کی ضرورت ہے،'' اور یسوع نے اُس کے بیٹے کو شِفا بخشی۔ ہماری پُکار بھی اُس جیسی ہی ہونی چاہیے، ''اے، باپ اور زیادہ ر ایمان رکھنے کیلئے میری مدد کر!''

جیسے باپ کو اعتقاد رکھنا تھا ویسے ہی ایمان ہمارا حِصہ ہے۔ خُدا کے وعدوں کو حاصِل کرنے کیلئے ہمیں ایمان رکھنا ضروری ہے۔ یہ ایمان ہی ہے جو مافوق الفطرت عالم کو فطرتی عالم میں لے آتا ہے۔ نجات کے لمحہ کے بعد، ہم خُدا سے ہر ایک چیز ایمان کے وسیلہ حاصل کرتے ہیں۔

ایمان کیا ہے

جب ہم کُرسی پر بیٹھتے ہیں تو ہم یقین رکھتے ہیں کہ یہ ہمیں تھامے رکھے گی۔ یہ فطرتی ایمان ہے۔

یہ مُطالعہ فطرتی ایمان کے مُتعلق نہیں ہے۔ یہ خُدا کی مانند ایمان کے مُتعلق ہے جو کہ روح کے عالم میں ہے۔ یہ وہ ایمان ہے جو خُدا اور ہمارے درمیان بہتا ہے۔۔۔ وہ ایمان جو خُدا اسے بات چیت کرتا ہے اور خُدا اسے حاصِل کرتا ہے۔۔۔ وہ ایمان جو روح کے عالم میں خُدا کی مافوق الفطرت قوت میں کام کرتا ہے۔

تعریف

عبرانیوں کا مُصنف ہمیں ایمان کی تعریف دیتا ہے۔

عبرانیوں 1:11 ''اب ایمان اُمید کی ہوئی چیزوں کا اِعتماد اور اَن دیکھی چیزوں کا ثبوت ہے۔''

strong's concordance کے مُطابق لفظ ''اعتماد'' کا مطلب ''وہ جِس کی بُنیاد مضبوط ہو۔۔۔ وہ جو درحقیقت موجود ہو۔۔۔ ایک مادہ۔۔۔ ایک حقیقی وجود۔''

The Amplied Version کے مُطابق ترجمہ،

اب ایمان یقین دہانی ہے۔۔۔ اُن چیزوں کی جو اُمید کی گئی ہیں۔۔۔ ایمان اُن چیزوں کے اصلی ثبوت کی آگاہی ہے جو شعوری طور پر ظاہر نہیں کی گئیں۔

Moffat کا ترجمہ بیان کرتا ہے،

اب ایمان کا مطلب ہے کہ ہم اُمید کی ہوئی چیزوں کے بارے پُر اعتماد ہیں، اُن چیزوں کے بارے قائل ہیں جن کو ہم نہیں دیکھتے۔

Webster's Dictionary ایمان کو ''خُدا پر نا قابلِ اعتراض یقین'' کے طور پر بیان کرتی ہے۔۔۔ مُکمل بھروسہ، اعتماد، یا اعتبار؛ جیسے کے عام طور پر بچے اپنے ماں باپ پر ایمان رکھتے ہیں۔''

ایمان خُدا کی ذات پر، جو وہ کرتا ہے، جو وہ کہتا ہے نا قابلِ اعتراض یقین ہے۔ ایمان خُدا کے کلام پر اعتراض کئے بغیر اور سمجھنے کی کوشش کئے بغیر عمل کرنے کا نام ہے۔

زبور میں ہم پڑھتے ہیں،

''اے خُداوند! تیرا کلام آسمان پر ابد تک قائم ہے۔'' زبور 89:119

ایمان کا وسیلہ

☆خُدا کی طرف سے ایک تحفہ

نجات کیلئے ایمان خُدا کی طرف سے ایک تحفہ ہے۔

افسیوں 8:2 ''کیونکہ تُم کو ایمان کے وسیلہ سے فضل ہی سے نجات مِلی ہے اور یہ تُمہاری طرف سے نہیں۔ خُدا کی بخشش ہے۔''

عبرانیوں 2:12 ''اور ایمان کے بانی اور کامل کرنے والے یسوع کو تکتے رہیں۔۔۔''

☆کلام سُننے سے آتا ہے

رومیوں 17:10 ''پس ایمان سُننے سے پیدا ہوتا ہے اور سُننا مسیح کے کلام سے۔''

ایمان وقت کے ایک لمحہ میں آتا ہے۔۔۔ ایک خاص وقت میں۔۔۔ جب خُدا کا روح اُس کلام کو لیتا ہے جِسے ہم پڑھ رہے ہوتے ہیں، سوچ بچار کر رہے ہوتے ہیں، یا سُن رہے ہوتے ہیں، اور اِسے ہماری روحوں میں آگ کی طرح جلا دیتا ہے۔ جب خُدا کا کلام ہمارے لئے سچائی بن جاتا ہے تو ایمان وجود میں آجاتا ہے۔

شاید ڈاکٹر کہے، ''آپکو سرطان ہے۔'' مگر خُدا کا کلام کہتا ہے، ''یسوع کے مار کھانے سے تُم نے شِفا پائی ہے۔'' ایمان کے لمحہ میں خُدا کا کلام دو دھاری تلوار سے زیادہ تیز بن جاتا ہے اور جان (عقل، جذبات) اور روح کو جُدا کر دیتا ہے۔ ہمارے ذہن شاید ڈاکٹر کے الفاظ قبول کر رہے ہوں، ''آپ کو سرطان ہے،'' مگر ایمان کے لمحہ میں ہماری روحیں قبضہ حاصل کر لیتی ہیں، ہمارا ایمان جاتا ہے اور خُدا کی شِفا دینے کی قدرت کے ظہور کو حاصل کر لیتا ہے۔

ایمان کی بُنیادیں

☆اس کی بُنیاد خُدا کو جاننے پر ہے

ایمان کی بُنیاد ہمیشہ خُدا کو جاننے پر ہوگی۔

کسی بھی وعدے کی اہمیت وعدہ کرنے والے شخص کی دیانتداری کے مُطابق ہی صحت مند ہوگی۔ اگر اُس شخص نے ماضی میں جھوٹ بولا ہے تو ہم یقین نہیں کر پائیں گے کے وہ اب سچ بول رہا ہے۔

مگر خُدا کبھی جھوٹ نہیں بولتا۔ اُس کے وعدے ہمیشہ سچے ہیں۔ اُس کے الفاظوں کی بُنیاد خالص پن پر ہے اور اِس سے بڑھ کر اور کوئی اونچا درجہ نہیں! ہم اِسے اور بہتر سمجھیں گے جب ہم اُسے اور زیادہ شخصی طور پر جانیں گے۔

دانی ایل نے لِکھا،

دانی ایل 32:11 ''۔۔۔لیکن اپنے خُدا کو پہچاننے والے تقویت پا کر کُچھ کر دِکھائیں گے۔''

اگر ہمیں ویسا ایمان رکھنا ہے جو خُدا کو خوش کرتا ہے۔۔۔ وہ ایمان جو ہمیں مضبوط کرتا ہے اور بڑے کام کرتا ہے پھر ضروری ہے کہ ہم بطور پرستار اُس کی حضوری میں وقت گذاریں۔

جب ہم ابرہام کی مانند ''خُدا کے دوست'' بن جاتے ہیں اور اس کے کردار کو جانتے ہیں تو پھر ہم اُس کے کلام کی معتبری کو جان سکتے ہیں۔

خُدا کی گہری حضوری میں بطور پرستار وقت گُزارنے کے بغیر کوئی سچا ایمان نہیں آسکتا۔

☆ کلام کی دیانتداری پر بُنیاد

بائبل سے زیادہ اہم اور کوئی کتاب نہیں ہے۔ بائبل خُدا کے حقیقی الفاظ رکھتی ہے۔ ہر صورتحال میں یہ ہماری راہنمائی ہے۔ خُدا کے الفاظ روح ہیں اور وہ زندگی ہیں۔ جب ہم اِس احساس سے کہ یہ اُس کے الفاظ ہمارے لئے لِکھے گئے، خُدا کے کلام کا مُطالعہ کرنا شروع کرتے ہیں تو ہمارا ایمان بڑھتا ہے۔

2 تیمُتھیس میں ہم پڑھتے ہیں،

2 تیمُتھیس 3:16-17 ''ہر ایک صحیفہ جو خُدا کے اِلہام سے ہے تعلیم اور اِلزام اور اِصلاح اور راستبازی میں تربیت کرنے کے لئے فائدہ مند بھی ہے۔ تا کہ مردِ خُدا کامل بنے اور ہر ایک نیک کام کے لئے بلکل تیار ہو جائے۔''

Amplified version اس آیت کو اور بھی واضع کرتا ہے،

''ہر ایک صحیفے میں خُدا کی سانس ہے۔۔۔ اُس کے الہام سے۔۔۔ اور تعلیم دینے میں فائدہ مند ہے۔۔۔ اِلزام دینے اور گُناہوں کی سزا کیلئے۔۔۔ غلطیوں کی دُرستی اور تابعداری میں مُنظم ہونے کیلئے، اور راستبازی میں تربیت کیلئے (جو کہ خُدا کی سوچ، مقصد اور عمل کے مُطابقت میں پاکیزگی کی زندگی ہے)، تا کہ مردِ خُدا کامل اور لائق بنے، تا کہ ہر نیک کام کیلئے ٹھیک طور پر تیار ہو جائے۔''

جب ہم دوسروں کیلئے خُدا کی حیرت انگیز قوت کو سُنتے ہیں تو اُمید اُتر آتی ہے۔ جب ایسا ہوتا ہے تو ہوسکتا ہے ہماری اُمید کی بُنیاد اُس پر ہو جو دوسروں نے ہمیں بتایا ہے۔ مگر جب ہم اِسے کلام میں خود دیکھتے ہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ یہ خُدا کے کردار میں کیسے پورا اُترتا ہے تو یہ اُمید ایمان میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

حقیقی ایمان کی بُنیاد ہمیشہ خُدا کے کلام پر ہو گی۔

یسعیاہ نبی نے لِکھا،

یسعیاہ11:55 ’’اُسی طرح میرا کلام جو میرے مُنہ سے نِکلتا ہوگا۔ وہ بے انجام میرے پاس واپس نہ آئے گا بلکہ جو کُچھ میری خواہش ہوگی وہ اُسے پورا کرے گا اور اُس کام میں جِس کے لئے مَیں نے اُسے بھیجا موثر ہوگا۔‘‘

ایمان کی خصوصیات

☆ایمان خُدا کو خوش کرتا ہے

ہم عبرانیوں میں یہ پڑھتے ہیں،

عبرانیوں 6:11 ’’اور بغیر ایمان خُدا کے پاس آنا ناممکن ہے۔۔۔‘‘

یہ ایمان ہے جو نِکلتا ہے اور نجات حاصل کرتا ہے۔ یہ ایمان ہے جو خُدا کی شِفا یا قوت حاصل کرتا ہے۔۔۔ مُحافظت۔۔۔ راہنمائی۔۔۔ اُس کی مافوق الفطرت برکت حاصل کرتا ہے۔ اگر ہمیں خُدا کو خوش کرنا ہے تو ہمیں ایمان میں جینا ہے، ایمان میں چلنا ہے، ایمان میں کام کرنا ہے، جو بھی کریں ایمان میں کرنا ہے۔

اگر ہم خوف میں ہیں، اگر ہم اپنے اندر شک کو رہنے کی اِجازت دیں گے تو ہم خُدا کو خوش نہیں کر سکتے۔ جب سب کُچھ دُھندلا لگے، جب لگے کے اب کوئی اُمید نہیں تو ہمیں اُس مقام پر آنا ہے جہاں ہم ایوب کے ساتھ مِل کر یہ کہ سکیں

ایوب 15-16:13 ’’دیکھو وہ مُجھے قتل کرے گا میں پھر بھی اُسی پر توکل کروں گا۔۔۔ یہ بھی میری نجات کا باعث ہوگا۔‘‘

ایوب سب کُچھ کھو چُکا تھا۔۔۔ اپنا خاندان۔۔۔ اپنے دوست۔۔۔ اپنی خوشحالی، مگر پھر بھی وہ خُدا کو جانتا تھا۔ پھر بھی اُس کا ایمان خُدا پر تھا۔

حقیقی ایمان خُدا کو خوش کرتا ہے۔ ایمان ہی کی بدولت ہم معجزات کے عالم میں رہتے ہیں۔ ایمان ہی نِکلتا ہے اور خُدا سے وہ سب کُچھ حاصل کرتا ہے جو بھی اُس نے ہمارے لئے اپنی زبردست مخلصی میں مُہیا کِیا ہے۔

☆ایمان انتخاب ہے

ایمان ہونا ایک انتخاب ہے۔ ایمان کا مطلب اسے لینا یا مضبوطی سے پکڑنا ہے۔ یسوع پر ایمان رکھنے کا مطلب یہ کہ کلام جو بھی اُس کے بارے بیان کرتا ہے اُس پر یقین رکھنا ہے۔ ہم یقین رکھ سکتے ہیں کہ وہ ہمارا نجات دہندہ ہے اور وہ ہے بھی۔ ہم یقین کر سکتے ہیں کہ وہ ہمارا شافی ہے اور وہ ہے بھی۔ ہم یقین کر سکتے ہیں کہ وہ ہمارا رہائی دینے والا ہے۔۔۔ یہ فہرست چلتی چلی جاتی ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ ہم جو بھی یقین کرتے ہیں ہم اُسے پا سکتے ہیں۔ یہ ہمارا انتخاب ہے۔ مِثال کے طور پر ایک شخص کہہ سکتا ہے کہ وہ یقین نہیں رکھتا کہ شِفا آج بھی موجود ہے، اور اُن کیلئے یہ نہیں ہے۔

ہمارے پاس ایک انتخاب ہے۔ یسعیاہ 1:53 ایک سوال سے شروع ہوتا ہے۔

''ہمارے پیغام پر کون ایمان لایا؟''

یشوع اِسرائیل کے لوگوں کے لئے چِلّایا،

یشوع 15:24 ''اور اگر خُداوند کی پرستش تُم کو بُری معلوم ہوتی ہو تو آج ہی تُم اُسے جِس کی پرستش کرو گے چُن لو۔ خواہ وہ وہی دیوتا ہوں جن کی پرستش تُمہارے باپ دادا بڑے دریا کے اُس پار کرتے تھے یا اموریوں کے دیوتا ہوں جن کے مُلک میں تُم بسے ہو۔ اب رہی میری اور میرے گھرانے کی بات سو ہم تو خُداوند کی پرستش کریں گے۔''

اور مُکاشِفہ میں ہم پڑھتے ہیں،

مُکاشفہ 17:22 ''۔۔۔اور جو پیاسا ہو وہ آئے اور جو کوئی چاہے آبِ حیات سے مُفت لے۔''

☆ایمان ایک فعل ہے

یعقوب بتاتا ہے کہ ایمان ہمیشہ ایک فعل ہے۔ اُس نے لِکھا،

یعقوب 26:2 ''غرض جیسے بدن بغیر روح کے مُردہ ہے ویسے ہی ایمان بھی بغیر اعمال کے مُردہ ہے۔''

ہم اِس آیت سے کیا سیکھتے ہیں؟

☆ایمان مُتعلقہ فعل کے بغیر بے فائدہ ہے

☆ایمان ایک عملی فعل ہے۔

☆جب ایمان پیدا ہوتا ہے تو یہ ہمیں تابعداری کے فعل میں لے جاتا ہے۔

جب یسوع نے شِفا کے ضرورت مند لوگوں سے بات کی تو اُس نے اُنہیں کوئی عمل کرنے کا کہا۔ ''اپنا ہاتھ بڑھا۔'' ''اپنی چارپائی اُٹھا اور چل۔''

ایمان۔۔۔ایک طرزِ زندگی

ایمان ایک طرزِ زندگی ہونا چاہیے۔ یہ کوئی ''فوری مدد پانے'' والی چال نہیں ہے۔ ایمان ایک ''اوزار'' نہیں ہے جِس ہم اپنی خواہش پوری کروانے کیلیئے خُدا پر دباؤ ڈالتے ہیں۔ اوزار ایک ایسی چیز ہے جِسے ہم لیتے ہیں اور اپنے مقصد کو پورا کرنے کیلیئے استعمال کرتے ہیں۔ ہم اوزار کو کنٹرول کرتے ہیں۔ ایمان ہماری زندگیوں میں خُدا کا مقصد پورا کرنے کیلیئے اُس کا تحفہ ہے۔

ایمان ہی خُدا کی پسندیدہ زندگی گُذارنے کا واحد راستہ ہے۔ ''بجائے کے ہم ''ایمان کو اپنے'' مقصد کیلیئے استعمال کریں، یہ ہماری زندگیوں پر حُکمرانی کرنے کیلیئے ہے۔ ہمیں ایمان میں چلنا ہے جو کہ خُدا نے ہماری زندگیوں میں اپنا مقصد پورا کرنے کیلیئے دِیا ہے۔

گلتیوں میں پولُس رسول نے لِکھا،

گلتیوں 3:11 ''اور یہ بات ظاہر ہے کہ شریعت کے وسیلہ سے کوئی شخص خُدا کے نزدیک راست باز نہیں ٹھہرتا کیونکہ لِکھا ہے کہ راست باز ایمان سے جیتا رہے گا۔''

پولُس نے واضح کر دِیا کہ شریعت ہمیں نجات نہیں دے سکتی۔ یہ صِرف ایمان سے ہی حاصل ہوتی ہے۔ اُس نے ہمیں تاکید کی،

2 کرنتھیوں 5:7 ''کیونکہ ہم ایمان پر چلتے ہیں نہ کہ آنکھوں دیکھے پر۔''

عبرانیوں کے مُصنف نے لِکھا،

عبرانیوں 10:38 ''اور میرا راست باز بندہ ایمان سے جیتا رہے گا۔۔۔''

روح کے عالم میں

نجات کے لمحہ سے پہلے تک، ہمارے اندر روح کا شخص مُردہ (یا خوابیدہ) تھا۔ مگر نجات کے وقت ہماری روح زندہ ہوگئی۔ ہم نے نئی فطرت حاصل کی۔۔۔ ایک روح کی شخصیت۔

ہمارے فطرتی حواس روح کی چیزوں کے خلاف جنگ کریں گے۔ روح کے عالم کی چیزیں فطرتی ذہن سے نہیں سمجھی جاسکتیں۔ وہ انسانی ہاتھوں سے چھوئی نہیں جاسکتیں۔

جب ہم خُدا کے کلام پر اپنے فطرتی ذہن سے غوروفکر کرتے ہیں تو ہماری روح کی شخصیت ایمان میں بڑھتی ہے اور اِسے قبول کرتی ہے۔ ہماری روح کی شخصیت مافوق الفطرت سے واقف ہے اور یہ خُدا کے کلام کو مُختلف طریقے سے سمجھتی ہے۔۔۔ روح سے روح تک۔

ایمان روح کے عالم میں ہے۔ یہ ذہن کی پیداوار نہیں ہے۔ خُدا نے بنی نوع انسان کو تین کی اکائی میں بنایا ہے۔ پولُس رسول نے لکھا،

1 تھسلنیکیوں 5:23 ''خُدا جو اطمینان کا چشمہ ہے آپ ہی تُم کو بالکل پاک کرے اور تُمہاری روح اور جان بدن ہمارے خُداوند یسوع مسیح کے آنے تک پورے پورے اور بے عیب محفوظ رہیں۔''

ہم ایک روح (دل)، جان (ذہن) اور بدن (جِسم) ہیں۔ یہ اِلفاظ مُتبادل کے طور پر بھی استعمال کئے جا سکتے ہیں۔۔۔ روح اور دِل۔۔۔ جان اور ذہن۔۔۔ بدن اور جِسم۔ کلام میں اِن کا ایک ہی مطلب ہے۔ غور کریں جو ترتیب پولُس نے استعمال کی ہے۔۔۔ پہلے روح پھر جان اور پھر بدن۔ ذہن کو وہ سُننا ہے جو روح کہتی ہے اور پھر بدن وہ کرتا ہے جو ذہن کہتا ہے۔

زور آور ایماندار بننے کیلئے ہمارے ذہن اور بدن روح کے تابع ہونے چاہییں۔

خُدا روح ہے اس لئے ضروری ہے کہ ہم ایمان میں چلیں نہ کہ آنکھوں دیکھے پر۔ ضروری ہے کہ ہم فطرتی عالم سے روح کے عالم میں آجائیں۔ ہم اِس سچائی کو پولُس کی جانب سے بار بار ذکر کرتے پاتے ہیں۔ رومیوں میں اُس نے لِکھا،

رومیوں 8:9 ''لیکن تُم جسمانی نہیں بلکہ روحانی ہو بشرطیکہ خُدا کا روح تُم میں بسا ہوا ہے۔ مگر جس میں مسیح کا روح نہیں وہ

اُس کا نہیں۔‘‘

اور کرنتھیوں میں اُس نے لِکھا،

1 کرنتھیوں 12:2 ’’مگر ہم نے نہ دُنیا کی روح بلکہ وہ روح پایا جو خُدا کی طرف سے ہے تاکہ اُن باتوں کو جانیں جو خُدا نے ہمیں عِنایت کی ہیں۔‘‘

ایمان نہیں ہے

بعض اوقات کِسی چیز کو سمجھنے کیلئے اُس کو اس طرح دیکھنا ضروری ہوتا ہے کہ وہ کیا نہیں ہے۔ ایمان اپنی کوششوں سے تھامی چیز بلکُل بھی نہیں ہے، جب تک کہ خُدا ہمارے لئے مُتحرک نہ ہو جائے۔ ایمان خُدا کو اور ہماری زندگیوں میں اُس کی مرضی کو جاننا ہے، ایک پُر مُسرت اُمید رکھنا ہے، یہ جانتے ہوئے کہ جو کُچھ اُس نے کہا ہے وہ کرے گا۔

ایمان ایک جادوئی سحر نہیں ہے جس سے ہم خُدا سے اپنی شخصی خواہشات حاصل کرتے ہیں۔ اِس کی بجائے ایمان خُدا تک رسائی حاصل کرنے کا ایک مضبوط اعتماد، فروتنی اور تابعداری ہے، جس میں ہم برکت کو مانگتے ہیں جو ہماری زندگی میں اُس کے مقصد کو پورا کرنے کیلئے ضروری ہوتی ہیں۔۔۔ اور جس مقصد کیلئے اُس نے ہمیں چُنا ہے اُسے پورا کرنے کیلئے اور بھرپور زندگی میں چلنے کیلئے جس کا اُس نے ہماری زندگیوں کیلئے اپنے کلام میں وعدہ کِیا ہے۔

عقلی عقیدہ

ایمان اور عقیدہ ایک نہیں ہیں۔ کوئی شخص اپنی عقل سے یہ یقین رکھ سکتا ہے کہ یسوع خُدا کا بیٹا ہے مگر پھر بھی شاید وہ کبھی بھی اپنے دِل سے یقین نہ کرے اور نجات پانے کیلئے اُسے کبھی اپنی زندگی میں آنے کی دعوت نہ دے۔

ایمان عقیدے سے بڑھ کر ایک قدم ہے۔ ایمان عقیدے کو عمل میں لانا ہے۔ عقلی اعتبار سے خُدا کے کلام کو جاننا۔۔۔ خُدا کے کلام پر یقین رکھنا، اِس جیسا نہیں ہے جیسے خُدا کے کلام پر ایمان رکھنا اور اس ایمان کو عمل میں لانا۔ ایمان یہ ہے کہ جس پر ہم یقین رکھتے ہیں اُسے لینا اور اُس پر عمل کرنا۔ ایمان ہمیں عقل سے روح کے عالم میں مُنتقل کرتا ہے۔

کلام پر یقین رکھنا عام طرز کا ہو سکتا ہے مگر ایمان خاص ہے۔

اُمید

جب کوئی اپنی دُعا کا جواب حاصل نہیں کرتا تو وہ خُدا کے کلام کے سچے ہونے پر شک کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ مگر خُدا کا کلام ہمیشہ اور ابد تک سچا ہے۔ یہ کنکریٹ (concrete) سے بھی زیادہ مضبوط مواد سے لِکھا گیا ہے۔ یہ کبھی تبدیل نہیں ہوتا۔ تو اگر ہمیں اپنی دُعا کا

جواب نہیں مِلا تو یہ ہم ہیں جنہیں تبدیل ہونے کی ضرورت ہے۔ دُعا کے جواب نہ آنے کی سب سے عام وجہ یہ ہے کہ لوگ اُمید میں کام کر رہے ہوتے ہیں۔

ایمان اُمید جیسا نہیں ہے۔ اُمید اچھی ہے۔ یہ ایمان کے آگے چلتی ہے۔ لیکن اگر ہم مُستقبل میں کُچھ ہونے کی اُمید پر ہی ٹھہریں رہیں تو ہم ابھی اپنے معجزے کو حاصل کرنے میں باز رہیں گے۔ یہ کہا گیا ہے، ''اُمید میدان تیار کرتی ہے اور ایمان نتائج لاتا ہے۔''

یسوع نے کہا،

مرقس 24:11 ''اِس لئے میں تُم سے کہتا ہوں کہ جو کُچھ تُم دُعا میں مانگتے ہو یقین کرو کہ تُم کو مِل گیا اور وہ تُم کو مِل جائے گا۔''

غور کریں یسوع نے مُستقبل میں کسی وقت پر یقین نہیں رکھا کہ آپ اُسے حاصل کریں گے۔ اُس نے زمانہ حال کے جُملے میں کہا، ''ایمان رکھو کے تُمیں مِل گیا ہے۔''

اُمید مُستقبل میں ہے۔ اُمید یہ جاننے سے آتی ہے کہ کلام کیا کہتا ہے۔ اُمید یہ یقین رکھتی ہے کہ کسی دِن ہم ''حاصل کریں'' گے۔

جب پاک روح کے وسیلہ خُدا کے بولے گئے کلام کو ہم اپنی روحوں میں شخصی طور پر قبول کرتے ہیں تو ایمان پیدا ہوتا ہے، یکا یک ہم یقین کرتے ہیں کہ ہم نے پا لیا ہے اور ہم اُسے حاصل کر لیتے ہیں۔ ہم مُستقبل کی اُمید سے اب کے ایمان میں داخل ہو گئے ہیں۔ ہم یقین کرتے ہیں کہ ہم نے حاصل کر لیا ہے!

ایمان پر سب سے عظیم باب عبرانیوں 11 ہے۔ کئی تراجُم میں یہ ''اب ایمان'' کے اِلفاظ سے شروع ہوتا ہے۔ اگر یہ ایمان ہے تو یہ اب ہے!

عبرانیوں 1:11 ''اب ایمان اُمید کی ہوئی چیزوں کا اِعتماد اور اَن دیکھی چیزوں کا ثبوت ہے۔''

جب ہماری روحوں میں ایمان پیدا ہوتا ہے تو جِن چیزوں کی ہم اُمید کر رہے ہوتے ہیں اُن کا ثبوت بن جاتا ہے۔ شائد ہم نے ابھی تک اپنی فطرتی آنکھوں سے وہ ''ثبوت'' نہیں دیکھا مگر ہم نے اِسے اپنی روحانی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے۔

وہ عورت جِس کے خون جاری تھا اُس نے یسوع اور اُس کی شِفا یا قُدرت کے بارے میں سُنا۔ جب اُس نے یسوع کے بارے سُنا تو اُس کی روح میں ایمان بطور خُدا کی طرف سے تحفہ پیدا ہوا۔ اُس نے یہ نہیں کہا ''مُستقبل میں کِسی وقت۔۔۔'' اُس نے وقت مُقرر کر لیا۔ اُس نے کہا، ''اگر میں اُسے چھو ہی لوں تو میں شِفا پا جاؤں گی۔''

وہ رُکی نہیں۔ اُس نے خود کو بِھیڑ میں دھکیلتے ہوئے راہ بنایا، اُس کی پوشاک کے کِنارے کو چھُوا اور وہ شِفا پا گئی۔ یسوع نے کہا،

متی 21-22:9 ''کیونکہ وہ اپنے جی میں کہتی تھی کہ اگر صِرف اُس کی پوشاک ہی چھو لوں گی تو اچھی ہو جاؤں گی۔''

اُمید مُستقبل میں ہے۔

-ایمان اب ہے۔

اُمید کہتی ہے، ''میں کسی وقت حاصل کرلوں گی۔''
-ایمان کہتا ہے، میرے پاس اب ہے۔''
اُمید کہتی ہے، ''میں جانتی ہوں کہ یہ خُدا کی مرضی ہے کہ وہ کسی کسی کو شِفا دے، تو شاید وہ مُجھے شِفا دے گا۔''
-ایمان کہتا ہے، ''جِس لمحے میں اُسے چھُولوں گا۔۔۔''

اُمید کے مُقام پر ٹھہرے رہنا ایمان کے مُتبادل ہوسکتا ہے اور ہمارے ایمان کو چُرا سکتا ہے۔

سیکھا ہوا عِلم

سیکھا ہوا علم وہ ہے جِسے ہم نے بذریعہ مُطالعہ، تجربہ سے اور دوسروں سے سیکھا ہے۔ یہ علم ''خالِص سچائی'' بھی کہلاتا ہے۔
خالص سچائی۔۔۔ یا جس سچائی کا ہم نے ادراک حاصل کِیا ہے اُس کے بارے میں ایک دِلچسپ سچائی یہ ہے کہ ہم ایک وقت میں ایک ہی چیز پر ایمان رکھ سکتے ہیں۔
مِثال کے طور پر اگر ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ میرے بیمار ہونے میں خُدا کی مرضی ہے تو ہم اپنی شِفا کیلئے ایمان نہیں رکھ سکتے۔
کئی سالوں میں ہم نے غیر معمولی حد تک سیکھا گیا علم حاصل کِیا ہے، اور یہ علم سچا بھی ہوسکتا ہے اور جھوٹ بھی۔ یہ اہم ہے کہ ہم سیکھنے والا رویہ رکھیں و راُن بھیدوں کیلئے خود کو تیار رکھیں جو خُدا کے کلام سے آتے ہیں۔
ہم میں سے بہت ایسے گرجوں میں پروان چڑھے ہیں اور حتیٰ کے بائبل اسکولوں میں بھی گئے ہیں جو یہ سیکھاتے ہیں کہ پاک روح کی کُچھ نعمتوں کی تقسیم یا استعمال کِسی دوسرے خاص وقت کیلئے تھیں۔ جب یہ لوگ زندگی میں مُشکلات کا سامنا کرتے ہیں تو یہ شاید نہ سمجھ پائیں کہ خُدا اُن سے پاک روح کی حیرت انگیز نعمتوں کے وسیلہ سے اُن سے بات کرنا چاہتا ہے۔ شاید وہ نہ جان پائیں کے نجات اُنہیں خُدا کے ساتھ ہر روز کا شخصی رشتہ مُہیا کرتی ہے۔۔۔ رہائی کے ساتھ۔۔۔ شِفا کے ساتھ۔۔۔ اور ہر ایک چیز جِس کی اُنہیں خُداوند کے ساتھ چلنے میں ضرورت ہے۔
شاید اُن کے پاس عقلی علم ہو اور وہ خُدا کے کلام کا حوالہ دینے کے بھی قابل ہوں مگر شاید اُنہوں نے اُس کلام کی حیرت انگیز قُدرت کا تجربہ نہیں کِیا۔
وہ دوسرے تیمُتھیس میں بیان کئے گئے لوگوں کی مانند ہیں۔۔۔ ''وہ دین داری کی وضع تو رکھیں گے مگر اُس کے اثر کو قبول نہ کریں گے ایسوں سے بھی کنارہ کرنا۔'' (2 تیمُتھیس 5:3)
اُن میں اُس شخصی رشتہ کا فقدان ہے جو خُدا اُن کے لئے رکھتا ہے۔ سیکھے گئے علم اور خالِص سچائی کے وسیلہ اُن کی آنکھیں خُدا کے کلام کے حقیقی معنوں کو دیکھنے کیلئے اندھی ہو چُکی ہیں۔

وہ نہیں سمجھتے کہ پولُس کا یہ لِکھنے کا کیا مطلب تھا،

افسیوں 20:3 ''اب جو ایسا قادر ہے کہ اُس قُدرت کے موافق جو ہم میں تاثیر کرتی ہے ہماری درخواست اور خیال سے بُہت زیادہ کام کرسکتا ہے۔''

سیکھا گیا علم وہ ہے جِسے ہم بظاہر ویسے ہی دُہرانے کی قابلیت رکھتے ہیں جیسے دوسروں نے ہمیں سیکھایا تھا مگر اگر ہم نے اِسے کبھی تجربہ نہیں کِیا تو اِس کی سچائی سے واقف نہیں ہیں۔

اِنسان کی حِکمت اکثر خُدا کی حِکمت کے مُتضاد ہوتی ہے۔

ایمانداروں کیلئے یہ جاننا ضروری ہے کہ خُدا کا کلام درحقیقت کیا کہتا ہے۔۔۔ نہ یہ کہ کوئی شخص کیا کہتا ہے۔ پھر روح القدس اُس کلام کو لے سکتا ہے اور اُن کیلئے ظاہر کرسکتا ہے۔ پھر وہ اپنے علم پر ایمان نہیں رکھیں گے بلکہ خُدا کے کلام پر۔ جب روح القدس آتا ہے، وہ کلام کو لیتا ہے اور خُدا کی ابدی سچائیوں کو ظاہر کرتا ہے۔

ایمان کسی شخص کے خُدا کے کلام سے باہر علم کے مُطابق کام نہیں کرسکتا۔ حقیقی ایمان کی بُنیاد ہمیشہ خُدا کے کلام پر ہوتی ہے۔ جِتنا زیادہ ہم خُدا کے کلام کا مُطالعہ کریں گے؛ اُتنا زیادہ ہم روح القدس کو موقع دے سکتے ہیں کہ وہ اِسے ہمارے لئے حقیقی بنادے؛ اُتنا ہی ہمارا ایمان بڑھے گا۔

پولُس رسول نے لِکھا،

افسیوں 16-18:1 ''تُمہاری بابت شُکر کرنے سے باز نہیں آتا اور اپنی دُعاؤں میں تُمہیں یاد کِیا کرتا ہوں۔ کہ ہمارے خُداوند یسوع مسیح کا خُدا جو جلال کا باپ ہے تُمہیں اپنی پہچان میں حِکمت اور مُکاشفہ کی روح بخشے۔ اور تُمہارے دِل کی آنکھیں روشن ہو جائیں تاکہ تُم کو معلوم ہو کہ اُس کے بُلانے سے کیسی کُچھ اُمید ہے۔۔۔''

ایمان اِنسان کی حِکمت اور عِلم سے نہیں آتا بلکہ ہماری روحوں میں پاک روح کے بھید کے وسیلہ سے آتا ہے۔

دلیل کی پیداوار

ایمان دلیل کی پیداوار نہیں ہے۔ یسوع نے شاگِردوں سے کہا،

مرقس 17:8 ''مگر یسوع نے یہ معلوم کرکے اُن سے کہا تُم کیوں یہ چرچا کرتے ہو کہ ہمارے پاس روٹی نہیں؟ کیا اب تک نہیں جانتے اور نہیں سمجھتے؟ کیا تُمہارا دِل سخت ہو گیا ہے؟۔''

ہم جو کُچھ دلیل اور ثبوت کے وسیلہ سمجھ حاصل کرتے ہیں وہ ایمان نہیں ہے۔ زیادہ تر ایمان معقول حالات کے مُتضاد ہوتا ہے۔ فطرتی انسان

کہتا ہے، ''دیکھنا ہی یقین کرنا ہے۔''

''یقین کرنا ہی دیکھنا ہے۔''

خُدا کا کلام کہتا ہے،

اِمثال 5:3 ''سارے دِل سے خُداوند پر توکل کر اور اپنے فہم پر تکیہ نہ کر۔''

جب یسوع نے سوکھے ہاتھ والے شخص کو ہاتھ آگے بڑھانے کا حُکم دِیا تو دلیل کہے گی، ''میں نہیں کر سکتا۔'' ایمان کہتا ہے، ''میں کر سکتا ہوں'' اور اُس نے کِیا۔

جب شادی میں مَے ختم ہوگئی اور یسوع نے خادموں سے مٹکے پانی سے بھرنے کو کہا اور پھر اِس کا ایک گلاس میرِ مجلس کو پیش کرنے کو کہا تو دلیل کہتی ہوگی، ''ایسا نہیں ہو سکتا! میں یہ پانی میرِ مجلس تک نہیں لے کر جا رہا۔'' ایمان نے کہا، ''جی اُستاد!'' اور پانی مَے بن چُکا تھا۔

ایمان دلیل کی پیداوار نہیں ہے۔ ایمان خُدا کی طرف سے بطور تحفہ اور اِنسانوں کی نئے سرے سے پیدا ہوئی روحوں کی وسیلہ سے آتا ہے۔ یہ عقل کی پیداوار نہیں ہے بلکہ روح کی ہے۔ ایمان قابلِ محسوس قوت ہے۔ یہ ہمارے حالات، ہماری صحت، ہمارے خاندان اور حتیٰ کے ہماری قوموں کو بھی بدل دے گا۔

سوالات برائے نظرِ ثانی

1۔ایمان پر اپنی تعریف تحریر کریں۔

2۔ایمان اور اُمید کے درمیان فرق کو بیان کریں۔

سبق نمبر 2
خُدا کی عظیم مِثالیں

ابرہام۔۔ہمارے ایمان کا باپ

ہمارا نمونہ

ابرہام کا حوالہ ہمارے ایمان کے باپ کے طور پر دِیا جاتا ہے۔اُس کے ایمان کی وجہ سے قومیں تعمیر اور بابرکت ہوئیں اور اور یہ برکات ہمارے لئے قائم رہیں۔

ابرہام آج ہمارے لئے نمونہ ہے۔اپنی زیادہ عُمر کی وجہ سے تمام فطرتی اُمید کے خلاف، اور یہ وعدہ حاصل کئے بغیر کے وہ قوموں کا باپ بنے گا، اُس نے خُدا کے وعدہ کو ایمان کے بغیر اپنی خود کی کوشِشوں سے پورا کرنے کی کوشش کی۔

تاریخ بغیر ایمان کے دِل خراش اور تباہ کُن نتائج کو ظاہر کرتی ہے۔

ہمیں ابرہام کی طرح اپنے ماضی کے اعمال کے تباہ کُن نتائج سے سیکھنا ہے۔۔۔وہ اعمال جو شک، بے اعتقادی اور اپنی کوشِشوں کا نتیجہ تھے۔ہمیں ابرہام کی مانند ہونا ہے اور ایمان کا طریقہ سمجھنا ہے، روح کا طریقہ جِس کے نتیجے میں وہ ہمارے ایمان کا باپ بن گیا۔

اور اُس کے وسیلہ سے تمام دُنیا کی قوموں نے برکت پائی۔

خُدا نے ابرہام کو اتنی عزت بخشی کہ عبرانیوں میں بارہ آیات ہیں جو اُس کی زندگی کا خُلاصہ بیان کرتی ہیں اور چھ آیات رومیوں میں ہیں جو اُس کی زندگی کا خُلاصہ پیش کرتی ہیں۔اور اِن تمام آیات میں ہم اُس کے ایمان کے بارے میں پڑھتے ہیں۔اُس کے ایمان کی اولاد ہوتے ہوئے ہم اِن آیات کو پڑھ سکتے ہیں اور کہہ سکتے ہیں،''یہ میرا باپ ہے۔میں ابرہام کی مانند ہوسکتا ہوں!''

رومیوں 18:4 میں ہم اپنے لئے وعدہ دیکھ سکتے ہیں۔پولُس رسول نے لکھا،

''تیری نسل ایسی ہی ہوگی''

یہ خُدا کا وعدہ ہے۔ہم ابرہام جیسے ایمان میں کام کرسکتے ہیں۔

آئیں رومیوں میں ابرہام کے مُتعلق لکھے گئے پورے پیراگراف کو پڑھنے کے لئے تھوڑا وقت نِکالیں،

رومیوں 16-21:4 ''اِسی واسطے وہ میراث ایمان سے مِلتی ہے تاکہ فضل کے طور پر ہو اور وہ وعدہ کُل نسل کے لئے قائم رہے۔نہ صرف اُس نسل کے لئے جو شریعت والی ہے بلکہ اُس کے لئے بھی جو ابرہام کی مانند ایمان والی ہے۔وہی ہم سب کا باپ ہے۔(چنانچہ لِکھا ہے کہ مَیں نے تُجھے بُہت سی قوموں کا باپ بنایا) اُس خُدا کے سامنے جِس پر وہ ایمان لایا اور جو مُردوں کو زِندہ کرتا ہے اور جو چیزیں نہیں ہیں اُن کو اِس طرح بُلا لیتا ہے کہ گویا وہ ہیں۔ وہ نااُمیدی کی حالت میں اُمید کے ساتھ ایمان لایا تاکہ اِس قول کے مُطابق کہ تیری نسل

ایسی ہی ہوگی وہ بُہت سی قوموں کا باپ ہوگا۔ اور وہ تقریباً سو برس کا تھا باجود اپنے مُردہ سے بدن اور سارہ کے رحم کی مُردگی پر لحاظ کرنے کے ایمان میں ضعِیف نہ ہوا۔ اور نہ بے ایمان ہو کر خُدا کے وعدہ میں شک کِیا بلکہ ایمان میں مضبوط ہو کر خُدا کی تمجید کی۔ اور اُس کو کامل اِعتقاد ہوا کہ جو کُچھ اُس نے وعدہ کِیا ہے وہ اُسے پورا کرنے پر بھی قادِر ہے۔''

ایمان کے چار اقدام

اِس پراگراف میں ہم ابرہام کے ایمان کے چار اقدام دیکھتے ہیں۔ یہ چاروں اقدام آج ہمارے لئے بھی ایسے ہی کام کرتے ہیں۔

☆ ابرہام نے خُدا سے سُنا۔۔۔

''میں تُجھے قوموں کا باپ بناؤں گا''

ہمارے ایمان کی بُنیاد بھی خُدا سے سُننے پر ہونی چاہیے۔

☆ ابرہام نے ایمان رکھا کے وہ یہ کلام پورا ہوگا اور اُس نے سال بہ سال ایمان رکھنا جاری رکھا۔

ہمیں بھی اُس کے کلام پر ایمان رکھنا ہے کہ وہ پورا ہوگا۔

☆ اُس نے فطرتی حالات پر نگاہ کرنے سے اِنکار کر دِیا۔

ہم اپنی زندگی میں اپنے گرد فطرتی چیزوں پر نظر نہیں کر سکتے۔

☆ اُس نے جواب کو حقیقت بننے سے پہلے ہی خُدا کی تعریف کرنا شروع کر دی۔

ہمیں ''خُدا کو جلال دینے سے'' اپنے ایمان میں مضبوط کرتے جانا ہے۔ جب خُدا ہمیں اپنا کلام دیتا ہے تو ہمیں اُس کلام کے پورا ہونے کا اِنتظار کئے بغیر خُدا کی تمجید کرنا شروع کرنا ہے۔

ایمان کیسے آتا ہے

ابرہام کا ایمان کہاں سے آیا؟ ہم یہ اُس کی زندگی کا تفصیل سے مُطالعہ کرنے سے ہی جان سکتے ہیں جو کہ پیدائش 12 سے 25 ابواب میں درج ہے۔ ہم تجویز کرتے ہیں کہ آپ یہ ابواب پڑھیں۔

ابرہام کی زندگی میں فتح کے عظیم اوقات اور ناکامی کے مایوس کُن لمحات بھی تھے۔ خُدا کے ناکامی اور فتح کے لمحات لکھنے کی وجہ تھی کہ یہ دِکھایا جاسکے کہ ابرہام کامل نہیں تھا۔ وہ میرے اور آپ کی طرح ایک اِنسان تھا، اور پھر بھی، اُس کا ایمان اُس نقطہ تک بڑھ گیا کہ وہ ایمان کا باپ بن گیا۔

یہ وقت ہے کہ ہم اپنے روحانی پردے اُٹھا کر تاریخ پر نظر کریں کہ خُدا نے اپنے مقاصد پورا کرنے کیلئے غیر کامل انسان استعمال کئے۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم قابلِ قبول ہیں؛ وہ ہمیں استعمال کرسکتا ہے۔

ابرہام کو، ایلیاہ اور پُرانے عہدنامہ کے دوسرے ایمان کے عظیم مرد وزن کی طرح آنکھوں دیکھے پر نہیں بلکہ ایمان پر چلنا سیکھنا پڑا۔

یعقوب چاہتا تھا کہ ہم دیکھیں کہ وہ بھی ہماری طرح اِنسان ہی تھے۔

اُس نے لِکھا،

یعقوب 17:5 ’’ایلیاہ ہمارا ہم طبیعت اِنسان تھا۔۔۔‘‘

☆ابرہام نے خُدا کی تابعداری کی

ابرام جس کا نام تبدیل کر کے ابرہام کر دِیا گیا کے مُتعلق تقریباً پہلی ہی آیت میں خُدا نے اُسے کُچھ کرنے کا کہا اور اپنے مُستقبل کا وعدہ اُسے دے دِیا۔ ابرہام نے سُنا اور تابعداری کی۔ اُس نے سوال نہیں کِیا۔ اُس نے شِکایت نہیں کی۔ اُس نے اپنے لوگوں اور چیزوں کو سمیٹا اور رُخصت ہو گیا۔

پیدائش 1,2,4:12 ’’اور خُداوند نے ابرام سے کہا تُو اپنے وطن اور اپنے ناتے داروں کے بیچ سے اور اپنے باپ کے گھر سے نِکل کر اُس مُلک میں جا جو مَیں تُجھے دِکھاؤں گا۔ اور مَیں تجھے ایک بڑی قوم بناؤں گا اور برکت دوں گا اور تیرا نام سرفراز کروں گا۔ سو تُو باعثِ برکت ہو!۔ سو ابرام خُداوند کے کہنے کے مُطابق چل پڑا اور لوط اُس کے ساتھ گیا اور ابرام پچھتر برس کا تھا جب وہ حاران سے روانہ ہوا۔‘‘

☆ابرہام خُدا کو جانتا تھا

ابرہام خُدا کو جانتا تھا۔ وہ پوری بائبل میں واحد شخص ہے جِسے خُدا کا دوست کہا گیا ہے۔

یعقوب 23:2 ’’اور یہ نوشتہ پورا ہوا کہ ابرہام خُدا پر ایمان لایا اور یہ اُس کے لئے راستبازی گِنا گیا اور وہ خُدا کا دوست کہلایا۔‘‘

وہ جو خُدا کو ابرہام کی مانند جانتے ہیں، وہ ابرہام کی مانند ایمان بھی رکھ سکتے ہیں۔

☆اُس نے ستایش کی، مذبحے بنائیں، قُربانیاں دِیں، دہ یکی دی

پہلا مذبح بنایا۔۔۔

پیدائش 7:12 ''تب خُداوند نے ابرام کو دِکھائی دے کر کہا کہ یہی مُلک مَیں تیری نسل کو دوں گا اور اُس نے وہاں خُداوند کے لئے جو اُسے دِکھائی دِیا تھا ایک قُربان گاہ بنائی۔''

ابرہام نے ملکِ صدق کو دہ یکی دی

پیدائش 14:18-20 ''اور ملکِ صدق سالم کا بادشاہ روٹی اور مے لایا اور وہ خُدا تعالےٰ کا کاہن تھا۔ اور اُس نے اُس کو برکت دے کر کہا کہ خُدا تعالےٰ کی طرف سے جو آسمان اور زمین کا مالِک ہے ابرام مُبارک ہو۔ اور مُبارک ہے خُدا تعالےٰ جس نے تیرے ہاتھ میں کر دِیا۔ تب ابرام نے سب کا دسواں حِصہ اُس کو دِیا۔''

قُربانیاں دیں۔۔۔

پیدائش 15:8-9 ''اور اُس نے کہا اَے خُداوند خُدا! مَیں کیوں کر جانوں کہ مَیں اُس کا وارث ہوں گا؟۔ اُس نے اُس سے کہا کہ میرے لئے تین برس کی ایک بچھیا اور تین برس کی ایک بکری اور تین برس کا ایک مینڈھا اور ایک قُمری اور ایک کبوتر کا بچہ لے۔''

صدوم اور عمورہ کیلئے شِفاعت کی۔۔۔ پیدائش 18 باب

اِصحاق کو قُربان کرنے کو تیار تھا۔۔۔ پیدائش 22

ابرہام نے خُدا کا یقین کِیا اور وعدے کا فرزند اصحاق حاصل کِیا۔ حتیٰ کے جب خُدا اُس سے ہمکلام ہوا اور اُس کے بیٹے کو قُربان کرنے کو کہا تو اُس نے تابعداری کی۔ کیا ہوتا ہے جب خُدا ہمارے خوابوں کو پورا کرتا اور پھر کہتا ہے، ''اِن کو میرے قدموں میں ڈال دو''؟

ابرہام ہر روز ایمان میں چلا، ایک صورتحال سے دوسری صورتحال میں، اور جب اُس نے ایسا کِیا تو اُس کا ایمان بڑھ گیا۔ ہمارا ایمان بڑھے گا جب ہم فطرتی چیزوں کو بھلا کر مافوق الفطرت میں داخل ہو جائیں گے۔۔۔ اُس کی روح میں۔

ابرہام یا توما

موازنے کیلئے آئیں توما پر نظر کریں جو یسوع کا شاگرد تھا۔ توما نے یقین نہ کرنے کا انتخاب کِیا۔

یوحنا 20:25-27 ''پس باقی شاگرد اُس سے کہنے لگے کہ ہم نے خُداوند کو دیکھا ہے مگر اُس نے اُن سے کہا جب تک مَیں اُس کے ہاتھوں میں میخوں کے سُوراخ نہ دیکھ لوں اور میخوں کے سوراخوں میں اپنی اُنگلی نہ ڈال لوں اور اپنا ہاتھ اُس کی پسلی میں نہ ڈال لوں ہرگز یقین نہ کروں گا۔ آٹھ روز کے بعد جب اُس کے شاگرد پھر اندر تھے اور توما اُن کے ساتھ تھا اور دروازے بند تھے یسوع نے آکر اور بیچ میں

کھڑا ہو کر کہا تُمہاری سلامتی ہو۔ پھر اُس نے توما سے کہا اپنی اُنگلی پاس لا کر میرے ہاتھوں کو دیکھ اور اپنا ہاتھ پاس لا کر میری پسلی میں ڈال اور بے اعتقاد نہ ہو بلکہ اعتقاد رکھ۔"

دو طرح کے عقائد ہیں جن کی ہم پیروی کر سکتے ہیں۔۔۔ابرہام کا عقیدہ یا توما کا عقیدہ۔

ابرہام نے کہا، "میں سال بہ سال یقین کروں گا اور میں اس یقین پر عمل کروں گا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ خُدا نے کیا کہا ہے۔

توما نے کہا، "میں اِس پر تب یقین کروں گا جب میں اِسے دیکھوں گا۔"

ابرہام کے یقین کی بُنیاد خُدا کی طرف سے سُننے پر تھی۔

توما کے یقین کی بُنیاد پانچ حسوں پر تھی۔

ابرہام کے یقین کی بُنیاد خُدا کے وعدہ پر تھی۔

توما کے یقین کی بُنیاد جسمانی ثبوت پر تھی۔

ہمارے اندر باہری اور باطنی انسان ہوتا ہے۔ باطنی انسان ہماری روح ہے۔ باہری انسان ہمارا ذہن اور بدن ہے۔ کسی کے یقین کی بُنیاد ظاہری ثبوت پر ہونے کا مطلب صرف فطرتی چیزوں پر یقین، اِنسانی نقطہ نگاہ، باہری انسان کے ساتھ یقین کرنے پر ہے۔ دِل کے ساتھ یقین کرنے کا مطلب ہے اپنی روحوں میں یقین کرنا۔۔۔ ہمارے باطنی انسان کے ساتھ۔

یوحنا ہمیں بتاتا ہے،

یوحنا 38:7 "جو مُجھ پر ایمان لائے گا اُس کے اندر سے جیسا کہ کِتابِ مُقدس میں آیا ہے زِندگی کے پانی کی ندیاں جاری ہوں گی۔"

ہمارے گہرے باطن سے ایمان باہر آنا، ہمارے اندر اور ہمارے گرد دوسروں کے لئے زندہ پانی بہنے جیسا ہے۔

موسیٰ۔۔۔ایمان کا عظیم سورما

موسیٰ کے والدین

عبرانیوں 11:29-23 میں ہم ایمان کے بارے ایک اور شاندار کہانی دیکھتے ہیں۔ موسیٰ کی زندگی اپنے آپ میں اس پر پورا مُطالعہ ہے۔

موسیٰ کے ماں باپ اس بات سے خوف زدہ نہیں تھے کہ فرعون کیا کرے گا۔ عبرانیوں میں دیکھتے ہیں کہ یہ ایمان سے ہی موسیٰ کے ماں باپ نے اُسے تین ماہ تک چھُپائے رکھا۔ اُنہوں نے دیکھا کہ خُدا نے اُنہیں غیر معمولی بچہ دِیا ہے اور وہ اِس بات سے خوف زدہ نہیں تھے کہ بادشاہ کیا کرے گا۔ (آیت 23)

موسیٰ کا ایمان

اِلفاظ اِس شخص کے ایمان کا احاطہ نہیں کر سکتے۔ چالیس سال بیابان میں گُزارنے کے بعد، جب خُدا ہمکلام ہوا تو وہ فرعون کا سامنا کرنے کو خوف زدہ نہیں تھا۔ اُس نے اپنے لوگوں کی آزادی کا مُطالبہ کِیا۔ وہ اُن عدالتوں میں بطور خُدا کا ایلچی کھڑا ہوا جہاں کبھی بیٹے کے طور پر اُس کا خیر مقدم کِیا جاتا تھا۔

اُس نے اپنے لوگوں کی چالیس سال سے زیادہ راہنمائی کی، اُن کے کھانے، اُن کے پانی، اُن کی مُحافظت اور اُن کے قوانین کے لئے خُدا پر ایمان رکھا۔ خُدا کے جلتی جھاڑی میں سے اُس سے کلام کرنے کے وقت سے وہ خُدا کے ساتھ ایمان میں چلا۔

''ایمان ہی سے موسیٰ نے بڑے ہو کر فرعون کی بیٹی کا بیٹا کہلانے سے اِنکار کِیا۔ اِس لئے کہ اُس نے گُناہ کا چند روزہ لُطف اُٹھانے کی نِسبت خُدا کی اُمت کے ساتھ بدسلوکی برداشت کرنا زِیادہ پسند کِیا۔ اور مسیح کیلئے لعن طعن اُٹھانے کو مِصر کے خزانوں سے بڑی دولت جانا کیونکہ اُس کی نِگاہ اَجر پانے پر تھی۔ (آیت 26-24)

☆مِصر کو چھوڑ دِیا

''ایمان ہی سے اُس نے بادشاہ کے قہر کا خوف نہ کر کے مِصر کو چھوڑ دِیا۔ اِس لئے کہ وہ اَن دیکھے کو گویا دیکھ کر ثابت قدم رہا۔'' (آیت 27)

☆فسح کو پورا کِیا

''ایمان ہی سے اُس نے فسح کرنے اور خون چھڑکنے پر عمل کِیا تا کہ پہلوٹھوں کا ہلاک کرنے والا بنی اِسرائیل کو ہاتھ نہ لگائے۔ (آیت 28)

☆لال سمندر کو پار کِیا

''ایمان ہی سے وہ بحرِ قُلزم سے اِس طرح سے گُذر گئے جیسے خُشک زمین پر سے اور جب مِصریوں نے یہ قصد کِیا تو ڈوب گئے۔ (آیت 29)

موسیٰ خُدا کو جانتا تھا

خُدا نے کہا پوری روئے زمین پر موسیٰ سب سے حلیم شخص تھا اور یہ کہ اُس نے اُس کے آمنے سامنے گُفتگو کی۔

گِنتی 3,6-8:12 ''اور موسیٰ تو رُوئے زمین کے سب آدمیوں سے زیادہ حلیم تھا۔ تب اُس نے کہا میری باتیں سُنو۔ اگر تُم میں کوئی

نبی ہو تو مَیں جو خُداوند ہوں اُسے رویا میں دِکھائی دوں گا اور خواب میں اُس سے باتیں کروں گا۔ پر میرا خادم موسیٰ ایسا نہیں ہے۔ وہ میرے سارے خاندان میں امانت دار ہے۔ مَیں اُس سے معموں میں نہیں بلکہ روبرو اور صریح طور پر باتیں کرتا ہوں اور اُسے خُداوند کا دیدار بھی نصیب ہوتا ہے۔''

ایمان جو برثابت قدم رہتا ہے

پولُس رسول نے اُس ایمان کے بارے میں لِکھا جو قائم رہتا ہے۔

''اِس کے سبب سے تُم خوشی مناتے ہو۔ اگرچہ اب چند روز کے لئے ضرورت کی وجہ سے طرح طرح کی آزمایشوں کے سبب سے غم زدہ ہو۔ اور یہ اِس لئے ہے کہ تُمہارا آزمایا ہوا ایمان جو آگ سے آزمائے ہوئے فانی سونے سے بھی بُہت ہی بیش قیمت ہے یسوع مسیح کو ظہور کے وقت تعریف اور جلال اور عزت کا باعث ٹھہرے۔ اُس سے تُم بے دیکھے مُحبت رکھتے ہو اور اگرچہ اِس وقت اُس کو نہیں دیکھتے تو بھی اُس پر ایمان لاکر ایسی خوشی مناتے ہو جو بیان سے باہر اور جلال سے بھری ہے۔ اور اپنے ایمان کا مقصد یعنی روحوں کی نجات حاصل کرتے ہو۔

1 پطرس 1:9-6 ''اس کے سبب سے تُم خوشی مناتے ہو۔ اگرچہ اب چند روز کے لئے ضرورت کی وجہ سے طرح طرح کی آزمایشوں کے سبب سے غم زدہ ہو۔ اور یہ اس لئے ہے کہ تُمہارا آزمایا ہوا ایمان جو آگ سے آزماتے ہوئے فانی سونے سے بھی بُہت ہی بیش قیمت ہے یسوع مسیح کے ظہور کے وقت تعریف اور جلال اور عزت کا باعث ٹھہرے۔ اُس سے تُم بے دیکھے مُحبت رکھتے ہو جو بیان سے باہر اور جلال سے بھری ہے۔ اور اپنے ایمان کا مقصد یعنی روحوں کی نجات حاصل کرتے ہو۔''

ایوب کی مِثال

اپنے مُشکل وقت میں ایوب کے اقرار ہمیشہ ایمان کی یادگاری کے طور پر قائم رہیں گے۔ جو کُچھ ہو رہا تھا ایوب اُسے سمجھ نہیں رہا تھا۔ یقینی طور پر اُس کے دوست بھی نہیں سمجھ رہے تھے۔

ایوب 13 اور 15 آیت میں ہم پڑھتے ہیں،

حالانکہ وہ مُجھے قتل کرے گا، میں پھر بھی اُس پر بھروسہ کروں گا۔

اور ہم ایمان کا کیا ہی شاندار اِقرار ایوب 19: 27-23 میں دیکھتے ہیں،

کاش کے میری باتیں اب لِکھ لی جاتیں!

کاش کہ وہ کسی کِتاب میں قلم بند ہوتیں!

کاش کہ وہ لوہے کے قلم اور سیسے سے

ہمیشہ کے لئے چٹان پر کندہ کی جاتیں!

لیکن مَیں جانتا ہوں کہ میرا مخلصی دینے والا زندہ ہے۔
اور آخر کار وہ زمین پر کھڑا ہو گا۔
اور اپنی کھال کے اِس طرح برباد ہو جانے کے بعد بھی
میں اپنے اِس جسم میں سے خُدا کو دیکھوں گا۔
جسے مَیں خود دیکھوں گا اور میری ہی آنکھیں دیکھیں
گی نہ کہ بیگانہ کی۔!

اور ایوب 23:12-8 میں ایوب کے اِن الفاظ پر بھی غور کریں

دیکھو! مَیں آگے جاتا ہوں پر وہ وہاں نہیں
اور پیچھے ہٹتا ہوں پر مَیں اُسے دیکھ نہیں سکتا۔
بائیں ہاتھ پھرتا ہوں جب وہ کام کرتا ہے
پر وہ مُجھے دِکھائی نہیں دیتا۔ وہ دہنے ہاتھ کی
طرف چھِپ جاتا ہے ایسا کہ مَیں اُسے
دیکھ نہیں سکتا۔ لیکن وہ اُس راستہ کو جِس پر
مَیں چلتا ہوں جانتا ہے۔ جب وہ مُجھے
تالے گا تو مَیں سونے کی مانند نِکل آؤں
گا۔ میرا پاؤں اُس کے قدموں سے لگا رہا
ہے۔ مَیں اُس کے راستہ پر چلتا رہا ہوں
اور برگشتہ نہیں ہوا۔ مَیں اُس کے لبوں کے
حُکم سے ہٹا نہیں۔ مَیں نے اُس کے مُنہ کی
باتوں کو اپنی ضروری خوراک سے بھی زیادہ
ذخیرہ کِیا۔

ایوب کے حالات کیسے ہی کیوں نہ تھے اُس کے باوجود اُس نے خُدا پر بھروسہ کِیا۔

ایمان کے ناموں کی حاضری

عبرانیوں 11 باب پر کئی کتابیں لکھیں جا چکی ہیں اور اِس شاندار باب پر نظر کئے بغیر ایمان کے مُتعلق کوئی مُطالعہ پورا نہیں ہوسکے گا۔ یہ اِلفاظ ''ایمان سے'' چالیس آیات میں اٹھارہ بار استعمال ہوئے ہیں۔
کیونکہ مُختلف تراجُم استعمال کرتے ہوئے اکثر یہ مُمکن ہوتا ہے کہ ہم کلام میں سے نئے معنی دیکھ سکیں، ہم اِس متن کیلئے New Living Bible کا استعمال کرنے والے ہیں۔
''ایمان کیا ہے؟ جس کی ہم اُمید کئے ہوئے ہیں یہ اُس کے اعتماد کی یقین دہانی ہے کہ وہ ہو کر رہے گا۔ یہ اَن دیکھی چیزوں کا ثبوت ہے۔ خُدا نے پرانے وقتوں میں ایمان کی بدولت اپنے لوگوں کے حق میں گواہی دی۔
ایمان ہی سے ہم جانتے ہیں کے عالم خُدا کے کہنے سے ہی وجود میں آئے، یہ کہ جو کُچھ اب ہم دیکھتے ہیں وہ اُس سے نہیں بنا جو دیکھا نہیں جا سکتا'' (عبرانیوں 11:3-1 NLT)
جس کی ہم اُمید کئے ہوئے ہیں یہ اُس کے اعتماد کی یقین دہانی ہے کہ وہ ہو کر رہے گا۔ اُمید یقین دہانی میں داخل ہو چکی ہے۔ ایمان فطرتی عالم میں اُسے قبول کرنا ہے جو اَن دیکھا ہے۔ خُدا ہمیں بتاتا ہے کہ حتیٰ کے کائنات کی تخلیق حُکم سے تھی۔۔۔ ایمان سے۔ آنکھوں دیکھا اَن دیکھے سے تخلیق کیا ہے۔

ہابل

قائین اور ہابل دونوں نے مُختلف قُربانیاں کیں مگر ہابل کی قُربانی ایمان میں ادا کی گئی۔ کیونکہ وہ ایمان میں ادا کی گئی تھی، وہ قبول کی گئی۔
''ایمان ہی سے ہابل نے قائین سے افضل قُربانی خُدا کے لئے گذرانی اور اُسی کے سبب سے اُس کے راستباز ہونے کی گواہی دی گئی کیونکہ خُدا نے اُس کی نذروں کی بابت گواہی دی اور اگرچہ وہ مرگیا ہے تو بھی اُسی کے وسیلہ سے اب تک کلام کرتا ہے'' (آیت 4 NLT)

حنوک

ایمان ہی سے حنوک بغیر مرے آسمان پر اُٹھا لیا گیا۔۔۔ ''وہ اچانک غائب ہو گیا کیونکہ اُسے خُدا نے اُٹھا لیا''۔ مگر اُٹھائے جانے سے پیشتر اُس کے حق میں گواہی دی گئی کہ وہ خُدا کو پسند آیا ہے۔
تو تُم دیکھتے ہو کہ بغیر ایمان کے خُدا پسند آنا نامُمکن ہے۔ اِس لئے جو کوئی خُدا کے پاس آتا ہے وہ یہ ایمان رکھے کہ وہ موجود ہے اور وہ اپنے طالبوں کو بدلہ دیتا ہے۔۔'' (آیت 5-6 NLT)

نوح

ایمان ہی سے نوح نے طوفان سے اپنے خاندان کو بچانے کیلئے کشتی بنائی۔ اُس نے تابعداری کی، جس نے اُسے اُس کے متعلق آگاہی دی جو پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔ اپنے ایمان ہی سے اُس نے دُنیا کو مُجرم ٹھہرایا اور خُدا کی نظر میں راست باز ٹھہرایا گیا۔
(آیت NLT7)

ابرہام

ایمان ہی کے سبب سے ابرہام جب بُلایا گیا تو تابعداری میں اپنا گھر چھوڑ کر دوسری جگہ چلا گیا جو خُدا اُسے میراث کے طور پر دینے والا تھا۔ وہ جانتا نہ تھا کہ کہاں جا رہا ہے۔ اور حتیٰ کے جب وہ وہاں پہنچا تو وہاں ایمان سے رہا۔۔۔ ایک پردیسی کے طور پر۔۔۔ خیمہ میں رہا۔ اور ایسے ہی اصحاق اور یعقوب بھی رہے جن سے خُدا نے وہی وعدہ کِیا تھا۔

ابرہام نے اِس لئے ایسا کِیا کیونکہ وہ ایک ایسے شہر کی تلاش میں تھا جس کی ابدی بُنیادیں تھیں اور اُس شہر کا معمار خُدا تھا۔
(آیت NLT9-10)

سارہ

ایمان ہی سے سارہ ابرہام کے ساتھ بیٹا لینے کے قابل ہوئی، حالانکہ وہ نہایت بوڑھے تھے اور سارہ بانجھ تھی۔ ابرہام نے ایمان رکھا کے خُدا اپنا وعدہ پورا کرے گا۔ پس ایک شخص سے جو اولاد پیدا کرنے کے لئے نہایت بوڑھا تھا سِتاروں کے برابر کثیر اور سمندر کے کنارے کی ریت کے برابر بے شُمار اولاد پیدا ہوئی، جس کو شمار نہیں کِیا جا سکتا۔ (آیت NLT11-12)

وہ جو آخر تک وفادار رہے

''کیونکہ وہ ایمان میں مرے، خُدا اُنکا خُدا کہلانے سے شرمندہ نہ ہوا۔

یہ سب وفادار اُن چیزوں کے حاصل کرنے کے بغیر مرے جن کا خُدا نے اُن سے وعدہ کِیا تھا، مگر اُنہوں نے وعدہ کی ہوئی چیزوں کو دُور ہی سے دیکھا اور خُدا کے وعدوں کا خیر مقدم کِیا۔ اُنہوں نے اِقرار کِیا کہ ہم زمین پر پردیسی اور مُسافر ہیں۔ اور ظاہر ہے جو ایسی باتیں کرتے ہیں وہ ایسے مُلک کی تلاش میں ہیں جِسے وہ اپنا کہہ سکیں۔

اگر وہ اُس مُلک کا خیال کرتے جہاں سے وہ آئے تھے تو اُن کے پاس واپس جانے کا موقع تھا۔ مگر وہ بہتر یعنی آسمانی مُلک کے مُشتاق تھے۔ اِس لئے خُدا اُنکا خُدا کہلانے سے شرمایا نہیں، چُنانچہ اُس نے اُن کے لئے ایک شہر تیار کِیا۔ (آیت NLT13-16)

ابرہام نے اِضحاق کو پیش کِیا

''ایمان ہی سے ابرہام اِضحاق کو پیش کر دِیا جب خُدا اُس کی آزمایش کررہا تھا اور جس نے وعدوں کو سچ مان لِیا تھا، وہ اپنے اِکلوتے بیٹے اِضحاق کو قربان کرنے کو تیار تھا، حالانکہ خُدا نے اُس سے وعدہ کِیا تھا کہ ''اِضحاق سے ہی تیری نسل کہلائے گی۔''

ابرہام کو پُختہ یقین تھا کہ اگر اِضحاق مر گیا تو خُدا اِس قابل ہے کہ اُس کو دوبارہ زندگی میں داخل کرے۔ اور اُن ہی میں سے تمثیل کے طور پر وہ اُسے دوبارہ پھِر مِلا۔'' (آیت NLT17-19)

اِضحاق نے یعقوب اور عیسَو کو برکت دی

''ایمان ہی سے اِضحاق نے اپنے دونوں بیٹوں یعقوب اور عیسَو کو برکت دی۔ اُسے خُدا پر اعتماد تھا کہ وہ مُستقبل میں کیا کرنے والا ہے'' (آیت NLT 20)

یعقوب نے یوسف کے بیٹوں کو برکت دی

''ایمان ہی سے یعقوب نے مرتے وقت یوسف کے دونوں بیٹوں میں سے ہر ایک کو برکت دی اور اپنے عصا کے سِرے پر سہارا لے کر سجدہ کِیا'' (آیت NLT21)

یوسف

یوسف نے مرتے وقت ایمان رکھا کے بنی اسرائیل مُلکِ موعودہ کو واپس آئیں گے۔

''اور ایمان ہی سے یسوسف نے جب وہ مرنے کے قریب تھا بڑے اعتماد سے مصر سے بنی اسرائیل کے خروج کا ذکر کِیا۔ وہ اِتنا پختہ یقین میں تھا کہ اُس نے حُکم دِیا کے جب وہ نِکلیں تو اُس کی ہڈیاں بھی لے جائیں۔'' (آیت NLT22)

دیواریں گِر گیئں

یشوع نے خُدا پر ایمان رکھا، وہ خُدا کے احکام کا تابعدار تھا اور اُس نے مُلکِ موعودہ میں بنی اسرائیل کو پہلی مافوق الفطرت فتح میں راہنمائی کی۔

''ایمان ہی سے بنی اِسرائیل نے یریحو کے گِرد سات دِن چکر لگائے اور دیواریں گِر پڑیں۔'' (آیت NLT30)

راحب

راحب جویریحو میں ایک فاحشہ تھی اُس نے جاسوسوں کا خیر مقدم کر کے ایمان میں عمل کِیا اور اُن کے لئے اپنی جان خطرے میں ڈالی، کیونکہ اُس نے اُن کے خُدا کی قُدرت پر ایمان رکھا۔
''ایمان ہی سے راحب فاحشہ دوسرے لوگوں کے ساتھ ہلاک نہ ہوئی جو نافرمان تھے۔ کیونکہ اُس نے جاسوسوں کا دوستانہ خیر مقدم کِیا تھا (آیت NLT31)

جدعون، برق، سمسون، اِفتاہ، داؤد سیموئیل اور نبی

''اب اور کیا کہوں؟ اِتنی فُرصت کہاں کہ جدعون اور برق اور سمسون اور اِفتاہ اور داؤد اور سموئیل اور اَور نبیوں کا احوال بیان کروں؟ ایمان ہی سے اُنہوں نے سلطنتوں کو مغلوب کِیا، راست بازی سے حُکمرانی کی اور خُدا کی وعدہ کی ہوئی چیزوں کو حاصل کِیا۔ اُنہوں نے شیروں کے مُنہ بند کئے، آگ کی تیزی کو بُجھایا اور تلوار کی دھار سے موت سے بچ نِکلے۔ اُنکی کمزوری زور میں بدل گئی۔ وہ جنگ میں بہادر بنے اور تمام فوجوں کو بھگا دِیا۔

ابتدائی کلیسیا

عورتوں نے اپنے پیاروں کو پِھر مُردوں میں سے زِندہ پایا۔ بعض مار کھاتے کھاتے مر گئے مگر رہائی منظور نہ کی اُنہوں نے بہتر زندگی کے لئے اپنی اُمید قیامت پر رکھی۔
بعض ٹھٹھوں میں اُڑائے گئے، اور اُنکی کمر کو کوڑوں سے چھلنی کِیا گیا۔ بعض زنجیروں سے تہ خانوں میں قید کئے گئے۔
کُچھ سنگسار کئے گئے اور کُچھ آرے سے چیرے گئے، بعض تلوار سے مارے گئے۔ بعض بھیڑوں اور بکریوں کی کھال اوڑھے ہوئے مُحتاجی میں، مُصیبت میں، بدسلوکی کی حالت میں مارے مارے پِھرے۔
دُنیا اُن کے لائق نہ تھی۔ وہ جنگلوں اور پہاڑوں اور غاروں اور زمین کے گڑھوں میں آوارہ پِھرا کئے۔

ہمیں دوڑ کو ختم کرنا ضروری ہے

یہ سب لوگ جِن کا ہم نے ذکر کِیا ہے اِن سب کے حق میں ایمان کے سبب سے اچھی گواہی دی گئی تَو بھی اِن میں سے کسی کو بھی وہ وعدہ کی ہوئی چیز نہ مِلی جِس کا خُدا نے وعدہ کِیا تھا۔ اِس لئے کہ خُدا کے پاس اُن کے لئے بہتر چیزیں تھیں جو اُن کے فائدہ کیلئے تھیں، کیونکہ وہ دوڑ کے اِختتام پر تب تک انعام حاصل نہیں کر سکتے جب تک کہ وہ دوڑ کو ختم نہ کریں۔ (آیت NLT32-40)

حتیٰ کے اُنہوں نے وعدہ کو نہ دیکھا۔۔۔اُنہوں نے مسیح کو آتے نہ دیکھا۔۔۔رہائی دینے والا۔۔۔مگر پھر بھی اُنہوں نے مرنے تک بھی ایمان جاری رکھا۔

ایک سنجیدہ انتباہ

اِس سے پہلے کے عبرانیوں کے مُصنف نے اُن کے نام پُکارے جو پُرانے عہد نامہ میں ایمان میں جیئے اور مرے، اُس نے ہمیں ایک اِنتباہ دِیا۔

عبرانیوں 38:10 ''اور میرا راست باز بندہ ایمان سے جیتا رہے گا اور اگر وہ ہٹے گا تو میرا دِل اُس سے خوش نہ ہوگا۔''

اور عبرانیوں میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ خُدا اِن لوگوں سے شرمایا نہیں تھا۔

عبرانیوں 16:11 ''مگر حقیقت میں وہ ایک بہتر یعنی آسمانی مُلک کے مُشتاق تھے۔ اِسی لئے خُدا اُن سے یعنی اُن کا خُدا کہلانے سے شرمایا نہیں چنانچہ اُس نے اُن کے لئے ایک شہر تیار کِیا۔''

سوالات برائے نظرِ ثانی

1۔ ابرہام کے ایمان کے چار اقدام کون سے تھے؟

2۔ خُدا نے گنتی کی کتاب میں موسیٰ کو کس طرح بیان کیا ہے؟ یہ کیوں اہم ہے؟

سبق نمبر 3

ایمان کے لئے بُنیادیں

مافوق الفطرت اور زمین کو بدل دینے والا ایمان اِس بات سے آتا ہے کہ ہم کون ہیں۔ یسوع مسیح میں ہم نئے مخلوق ہیں۔ ہم ایمان رکھ سکتے ہیں، خُدا کی مانند ایک ایمان، کیونکہ ہم اُس میں ہیں۔ ہم اُس کی ہڈیوں میں سے ہڈی اور اُس کے گوشت میں سے گوشت ہیں اور ہم اُس کی آواز سُنتے ہیں۔

افسیوں 30:5 ''اِس لئے کہ ہم اُس کے بدن کے عضو ہیں۔''

ہمیں سمجھنے کی ضرورت ہے کہ مسیح میں ہمارے دو مُقام ہیں۔ پہلا حیثیت کے لحاظ سے ہے اور دوسرا تجرباتی لحاظ سے ہے۔

ہم مسیح میں کون ہیں

نئ پیدایش

نجات کے لمحہ ایک معجزہ رونما ہوا۔ پاک روح نے ہمیں یسوع مسیح کے بدن میں بپتسمہ دِیا۔

1 کرنتھیوں 13:12 ''کیونکہ ہم سب نے خواہ یہودی ہوں خواہ یونانی۔ خواہ غُلام خواہ آزاد۔ ایک ہی روح کے وسیلہ سے ایک بدن ہونے کیلئے بپتسمہ لیا اور ہم سب کو ایک ہی روح پلایا گیا۔''

اُس میں ہمارا نیا مُقام ہے۔ ہم نئے سرے سے پیدا ہوئے ہیں۔ ہم اُس میں نئے مخلوق ہیں۔

2 کرنتھیوں 17:5 ''اِس لئے اگر کوئی مسیح میں ہے تو وہ نیا مخلوق ہے۔ پُرانی چیزیں جاتی رہیں۔ دیکھو وہ نئ ہو گئیں۔''

ہماری ''پُرانی شخصیت'' جو ہم پہلے ہوا کرتے تھے اب مزید وجود نہیں رکھتی۔ وہ شخص ''جا چُکا'' ہے۔ سب چیزیں نئ بن گئ ہیں۔ بطور ''نئے مخلوق'' ہم مسیح کے ساتھ ایک ہیں۔ وہ جو کُچھ ہے، ہم وہ بن گئے ہیں۔ اُس کا جو کچھ بھی ہے اب ہمارا ہے۔ ہم روحانی طور پر مُردہ تھے۔ اب ہم بلکل نئ شناخت کے ساتھ نئ روح ہیں۔

1 کرنتھیوں 22:15 ''اور جیسے آدم میں سب مرتے ہیں ویسے ہی مسیح میں سب زِندہ کئے جائیں گے۔''

خُدا کی راستبازی

کچھ لوگ شرمندگی اور جُرم کے احساس کا تجربہ کرتے ہیں جس سے خُدا کی اُن تمام وعدہ کی ہوئی چیزوں کو حاصل کرنے میں اُن کے ایمان میں رُکاوٹ آ جاتی ہے۔ نئے مخلوق کا بھید راستبازی کا بھید ہے۔ اب ہم مزید ''فضل سے بچائے گئے

گُنہگار'' نہیں ہیں۔ بطور نئے مخلوق ہم مزید ''گُنہگار'' نہیں ہیں۔ مسیح کی تمام راستبازی اب ہماری بن چُکی ہے۔ ہم بطور نئی پیدا ہونے والی روح کے مسیح یسوع میں خُدا کی راستبازی ہیں۔ ہم جتنے نجات کے لمحہ راستباز تھے اُس سے زیادہ کبھی راستباز نہیں ہو سکتے۔

اگر ہمیں اُس ایمان میں رہنا ہے جو خُدا کو پسند آتا ہے تو ہمیں جاننا ہوگا کہ ہم مسیح میں کون ہیں۔ یہ نئے مخلوق کے بھید سے ہے کہ ہمارا ایمان یہ یقین کرنے کے قابل ہے کہ ہم وہ سب حاصل کرا اور وہ سب کر سکتے ہیں جو اُس کا کلام ظاہر کرتا ہے۔

مسیح میں عین اِس لمحہ حیثیت کے اعتبار سے ہمارے پاس ایک شاندار جگہ ہے۔ جب ہم مسیح کو اپنا شخصی نجات دہندہ، خُدا کا اِکلوتا بیٹا بنا لیتے ہیں تو ہم اُس میں شامل کر دیے گئے تھے اور کئی شاندار فوائد حاصل کئے ہیں۔

ہمارے فوائد

☆ اِلٰہی فطرت میں شریک

2 پطرس 4:1 ''جن کے باعث اُس نے ہم سے قیمتی اور نہایت بڑے وعدے کئے تا کہ اُن کے وسیلہ سے تُم اُس خرابی سے چھوٹ کر جو دُنیا میں بُری خواہش کے سبب سے ہے ذاتِ اِلٰہی میں شریک ہو جاؤ۔''

☆ ابدی زندگی میں شریک

1 یوحنا 5:13-11 ''اور وہ گواہی یہ ہے کہ خُدا نے ہمیں ہمیشہ کی زندگی بخشی اور یہ زندگی اُس کے بیٹے میں ہے۔ جس کے پاس بیٹا ہے اُس کے پاس زندگی ہے اور جس کے پاس خُدا کا بیٹا نہیں اُس کے پاس زندگی بھی نہیں۔''

☆ اُس کی راستبازی میں شریک

2 کرنتھیوں 5:21 ''جو گُناہ سے واقف نہ تھا اُسی کو اُس نے ہمارے واسطے گُناہ ٹھہرایا تا کہ ہم اُس میں ہو کر خُدا کی راست بازی ہو جائیں۔''

☆ اُس کی فرزندیت میں شریک

افسیوں 5:1 ''اور اُس نے اپنی مرضی کے نیک اِرادہ کے موافق ہمیں اپنے لئے پیشتر سے مُقرر کیا کہ یسوع مسیح کے وسیلہ سے اُس کے لے پالک بیٹے ہوں۔''

☆ ہم اُسکی میراث میں شریک ہیں

افسیوں 11:1 ''اُس میں ہم بھی اُس کے اِرادہ کے مُوافق جو اپنی مرضی کی مصلحت سے سب کُچھ کرتا ہے پیشتر سے مُقرر ہو کر میراث بنے۔''

☆ ہم اُس کی بادشاہی اور کہانت میں شریک ہیں

مُکاشِفہ 6:1 ''اور ہم کو ایک بادشاہی بھی اور اپنے خُدا اور باپ کے لئے کاہن بھی بنا دِیا۔ اُس کا جلال اور سلطنت ابدالآباد رہے۔ آمین۔''

اُس کی شبیہ پر ڈھالے جانا

جب کہ ہم بطور نئے مخلوق کے نئے سِرے سے پیدا ہوئے ہیں اور مسیح میں ہماری مُکمل نئی شناخت اور مُقام ہے، پر ابھی تک ہمارے اجسام اور جانیں ہیں جنہیں حیثیت کے اعتبار سے مسیح کی شبیہ پر ڈھلنا ہے۔ شاید ہمارے بدنوں کو شِفا کی ضرورت ہو اور ہماری جانوں کو بحالی کی ضرورت ہو۔

آزاد ہونا

یہ سچائی کا علم ہے جو ہمیں ہماری روحوں اور بدنوں میں آزاد کر سکتا ہے۔

یوحنا نے لِکھا،

یوحنا 32:8 ''اور سچائی سے واقف ہو گے اور سچائی تُم کو آزاد کرے گی۔''

خُدا کے کلام کی سچائی کا علم ہمارے ایمان کے یقین کرنے، بولنے اور وہ سب کُچھ حاصل کرنے کیلئے آزاد کر دے گا جو خُدا نے مسیح یسوع میں بطور نئے مخلوق ہمیں مُہیا کر رکھا ہے۔

ہمارے ذہن نئے کیئے جا رہے ہیں

جب ہم خُدا کا کلام پڑھتے اور اُس پر غور کرتے ہیں تو پاک روح ہماری جانوں کو بحال کر رہا ہے۔ ہمارے ذہن ایمان میں چلنے کیلئے نئے کیئے جا رہے ہیں۔

رومیوں 12:2-1 ''پس اے بھائیو۔ مَیں خُدا کی رحمتیں یاد دِلا کر تُم سے التماس کرتا ہوں کہ اپنے بدن ایسی قُربانی ہونے کے

لئے نذر کرو جو زندہ اور پاک اور خُدا کو پسندیدہ ہو۔ یہی تُمہاری معقول عبادت ہے۔ اور اِس جہان کے ہم شکل نہ بنو بلکہ عقل نئی ہو جانے سے اپنی صورت بدلتے جاؤ تا کہ خُدا کی نیک اور پسندیدہ اور کامل مرضی تجربہ سے معلوم کرتے رہو۔''

ہمارے جذبات بحال کئے جا رہے ہیں

ہماری جان کے جذبات بحال کئے جا رہے ہیں۔

زبور23:3-2 ''وہ مُجھے ہری ہری چراگاہوں میں بٹھاتا ہے۔ وہ مُجھے راحت کے چشموں کے پاس لے جاتا ہے۔ وہ میری جان کو بحال کرتا ہے۔۔۔''

ہماری جانیں اور روحیں وہ تمام فوائد حاصل کرتی ہیں جو ہمیں مسیح میں میسر ہیں۔

زبور103:5-1 ''اَے میری جان! خُداوند کو مُبارک کہہ اور جو کُچھ مُجھ میں ہے اُس کے قدوس نام کو مُبارک کہے۔ اَے میری جان! خُداوند کو مُبارک کہہ اور اُس کی کِسی نعمت کو فراموش نہ کر۔ وہ تیری ساری بدکاری کو بخشتا ہے۔ وہ تُجھے تمام بیماریوں سے شِفا دیتا ہے۔ وہ تیری جان ہلاکت سے بچاتا ہے۔ وہ تیرے سر پر شفقت و رحمت کا تاج رکھتا ہے۔ وہ تُجھے عمر بھر اچھی اچھی چیزوں سے آسودہ کرتا ہے۔ تُو عقاب کی مانند ازسرِنو جوان ہوتا ہے۔''

بطور تجربہ ہمارے فوائد

☆ اِطمینان

خُدا نے ہمیں کامل اِطمینان کی جگہ مُہیا کی ہے۔

یسعیاہ3:26 ''جس کا دِل قائم ہے تُو اُسے سلامت رکھے گا کیونکہ اُس کا توکل تُجھ پر ہے۔''

☆ خوشی

باطنی خوشی یا شادمانی کی جگہ۔

زبور11:16 ''تُو مُجھے زندگی کی راہ دِکھائے گا۔ تیرے حضور میں کامل شادمانی ہے۔ تیرے دہنے ہاتھ میں دائمی خوشی ہے۔''

☆ زور

یسعیاہ31:40 ''لیکن خُداوند کا انتظار کرنے والے ازسرِنو زور حاصل کریں گے۔ وہ عقابوں کی مانند بال و پر سے اُڑیں گے

وہ دوڑیں گے اور نہ تھکیں گے۔ وہ چلیں گے اور ماندہ نہ ہوں گے۔''

☆اِستحکام

اِمثال 10:18 ''خُداوند کا نام مُحکم بُرج ہے۔ صادق اُس میں بھاگ جاتا ہے اور امن میں رہتا ہے۔''

☆قوت

اعمال 8:1 ''لیکن جب روح القدس تُم پر نازل ہوگا تو تُم قوت پاؤ گے اور یروشلیم اور تمام یہودیہ اور سامریہ میں بلکہ زمین کی اِنتہا تک میرے گواہ ہو گے۔''

☆اثر انداز ہونے کی جگہ!

1 یوحنا 5:5-4 ''جو کوئی خُدا سے پیدا ہوا ہے وہ دُنیا پر غالِب آتا ہے اور وہ غلبہ جِس سے دُنیا مغلوب ہوئی ہے ہمارا ایمان ہے۔ دُنیا کا مغلوب کرنے والا کون ہے سِوا اُس شخص کے جِس کا یہ ایمان ہے کہ یسوع خُدا کا بیٹا ہے؟۔''

اِس سے فرق نہیں پڑتا کے حالات کِتنے دشوار ہیں ۔ ۔ ۔ زندگی کی مُشکلات، مُصیبتیں یا دباؤ کِس قدر زیادہ ہیں۔ ہمارے پاس کامل اِطمینان کی جگہ ہوسکتی ہے۔ فلپیوں میں ہم پڑھتے ہیں،

فلپیوں 4:7-6 ''یہ نہیں کہ میں انعام چاہتا ہوں بلکہ ایسا پھل چاہتا ہوں جو تُمہارے حِساب میں زیادہ ہو جائے۔''

غور کریں کہ ہماری دُعائیں اور مُناجاتیں شکر گذاری میں ادا کی جانی چاہئیں ۔

عمل میں داخل ہونا

ذہن یا دِل؟

جو ہمارا ذہن اور دِل یقین رکھتے ہیں اس کے درمیان ایک اہم اِختلاف پایا جاتا ہے۔ اپنے دِل کے ساتھ ہم کئی چیزوں پر ایمان رکھتے ہیں اور اِن میں سے زیادہ تر چیزیں جن پر ہم ایمان رکھتے ہیں ہم نے بائبل سے سیکھی ہیں۔

ایمان رکھنا اچھا ہے۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ بائبل خُدا کے الہام کا کلام ہے۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ یسوع خُدا کا بیٹا ہے۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ دُنیا اُس نے تخلیق کی ہے۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ آدم اور حوا کو اُس نے ہی تخلیق کِیا اور اُس نے اُن سے کہا کہ پوری زمین پر اِختیار رکھو۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ یسوع بیماروں کو شِفا دیتا تھا۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ یسوع نے شاگردوں سے کہا کہ جو کام وہ کرتا ہے وہ بھی کر سکتے ہیں۔

ہم کلام کے طالب علم ہیں اور کئی چیزیں ہیں جن پر ہم یقین رکھتے ہیں۔

کیا یہ ایمان ہے؟

بحر حال، ایمان اُس سے آگے کی بات ہے جو ہم اپنے ذہنوں سے یقین کرتے ہیں۔ ایمان روح القدس کے بھید سے آتا ہے۔ یہ اُس بھید سے ہے جو خُدا کا کلام ہمارے لئے شخصی طور پر بولا گیا ہے اور اس سے ایمان ہمارے روحوں میں اُتر آتا ہے۔ پھر ہی ہم اپنے دل سے یقین کرتے ہیں۔

رومیوں 8:10 ''بلکہ کیا کہتی ہے؟ یہ کہ کلام تیرے نزدیک ہے بلکہ تیرے مُنہ اور تیرے دِل میں ہے۔ یہ وہی ایمان کا کلام ہے جس کی ہم مُنادی کرتے ہیں۔''

کلام ہمارے دِلوں میں بھید کے ذریعہ آتا ہے۔

رومیوں 10:10-9 ''کہ اگر تُو اپنی زُبان سے یسوع کے خُداوند ہونے کا اقرار کرے اور اپنے دِل سے ایمان لائے کہ خُدا نے اُسے مُردوں میں سے جِلایا تو نجات پائے گا۔ کیونکہ راستبازی کے لئے ایمان لانا دِل سے ہوتا ہے اور نجات کے لئے اقرار مُنہ سے کِیا جاتا ہے۔''

ایمان اپنے دِل سے یقین رکھتا ہے نہ کہ محض اپنے ذہن سے۔

جس پر ہم یقین رکھتے ہیں اُسے لینا اور عمل میں لانا ایمان ہے۔ ایمان کا ثبوت تابعداری کا ایک عمل ہے۔ یعقوب رسول نے لکھا،

یعقوب 14:2 ''اَے بھائیو! اگر کوئی کہے کہ مَیں ایمان دار ہوں مگر عمل نہ کرتا ہو تو کیا فائدہ؟ کیا ایسا ایمان اُسے نجات دے سکتا ہے؟''

مُشابہ عمل

ایمان ہمیشہ مُشابہ عمل کے ساتھ ہوتا ہے۔ یعقوب اِسے کام کہتا ہے۔ آپ مندرجہ ذیل آیت کو لفظ کام کے مُتبادل، ''اعمال'' پڑھ سکتے ہیں۔

یعقوب 26:2-17 ''اِسی طرح ایمان بھی اگر اُس کے ساتھ اعمال نہ ہوں تو اپنی ذات سے مُردہ ہے۔ بلکہ کوئی کہہ سکتا ہے کہ تُو تو ایمان دار ہے اور مَیں عمل کرنے والا ہوں۔ تُو اپنا ایمان بغیر اعمال کے تو مُجھے دِکھا اور مَیں اپنا ایمان اعمال سے تُجھے دِکھاؤں گا۔ تُو اِس بات پر ایمان رکھتا ہے کہ خُدا ایک ہی ہے خیر۔ اچھا کرتا ہے۔ شیاطین بھی ایمان رکھتے اور تھرتھراتے ہیں۔ مگر اَے نِکمے آدمی! کیا تُو یہ بھی نہیں جانتا کہ ایمان بغیر اعمال کے بیکار ہے؟ جب ہمارے باپ ابرہام نے اپنے بیٹے اِضحاق کو قُربان گاہ پر قُربان کِیا تو کیا وہ اعمال سے راستباز نہ ٹھہرا؟ پس تُو نے دیکھ لیا کہ ایمان نے اُس کے اعمال کے ساتھ مل کر اثر کِیا اور اعمال سے ایمان کامل ہوا۔ اور یہ نوشتہ پورا ہوا کہ ابرہام خُدا پر ایمان لایا اور یہ اُس کے لئے راستبازی گِنا گیا اور وہ خُدا کا دوست کہلایا۔ پس تُم نے دیکھ لیا کہ انسان صرف ایمان

ہی سے نہیں بلکہ اعمال سے راست باز ٹھہرتا ہے۔‘‘اِسی طرح راحب قاصدوں کو اپنے گھر میں اُتارا اور دوسری راہ سے رُخصت کِیا تو کیا اعمال سے راست باز نہ ٹھہری؟۔غرض جیسے بدن بغیر روح کے مُردہ ہے ویسے ہی ایمان بھی بغیر اعمال کے مُردہ ہے۔‘‘

حقیقی اِمتحان

جو ہم کہتے ہیں کہ ہم یہ یقین رکھتے ہیں تو اگر اُس کے ساتھ مُشابہ عمل نہ ہوں، پھر ہم جان سکتے ہیں کہ جو کُچھ ہمارے پاس ہے وہ محض عقلی علم ہے۔ایمان ہماری روحوں میں بھید سے آتا ہے اور پھر ہم اپنے دِلوں میں اُس پر ایمان رکھتے ہیں۔۔۔ ہمیشہ ایمان کا ایک عمل ہوگا جو اس ایمان کا ثبوت ہوگا کہ ہم وہ حاصل کر چُکے ہیں۔

اپنے راہنماؤں کی پیروی کرنا

یسوع

کلام ایسی مِثالوں سے بھرا ہوا ہے جہاں ایمان اعمال میں داخل ہو جاتا ہے مگر آئیں اپنی سب سے عظیم مِثال۔۔۔یسوع۔۔۔سے شروع کریں۔

☆ جو کُچھ وہ کہتا ہے، اُسے کرو!

یوحنا 2 باب میں ہم یسوع کا پہلا تحریر کردہ معجزہ دیکھتا ہیں۔ یہ کانا ئ گلیل میں ایک شادی کی تقریب میں پانی کو مے میں بدلنا تھا۔

مریم نے خادموں سے کیا کہا؟

’’جو کُچھ وہ کہتا ہے، وہ کرو۔‘‘

اور پھر یسوع نے اُنہیں ہدایات دِیں۔

’’مٹکوں کو پانی سے بھر دو۔‘‘’’اب اِس میں سے کُچھ نِکالو اور اِسے میرِ مجلس کے پاس لے جاؤ۔‘‘

میں سوچتا ہوں کہ پانی کب مے میں بدل گیا۔کیا یہ تب ہوا تھا جب اُنہوں نے مٹکوں کو پانی سے بھرا تھا یا تب جب وہ اُسے میرِ مجلس کے پاس لے گئے؟

تابعداری میں ہدایات چاہے فطرتی عالم میں بیوقوفانا ہی لگ رہی تھیں، اُنہوں نے یسوع کی تابعداری کی اور وہی کِیا جو اُس نے کہا اور معجزہ رونما ہو گیا۔

☆ اپنا ہاتھ آگے بڑھا

جب یسوع نے سوکھے ہاتھ والے شخص کو دیکھا، تو اُس کی ہدایات سادہ تھیں۔ فطرت میں ناممکن مگر ایمان کے لمحہ میں سادہ۔

دیکھو، وہاں ایک آدمی تھا جس کا ہاتھ سوکھا تھا۔

پھر اُس نے اُس آدمی سے کہا،

متی 10,13:12 ''اور دیکھو وہاں ایک آدمی تھا جس کا ہاتھ سوکھا ہوا تھا۔۔۔ تب اُس نے اُس آدمی سے کہا اپنا ہاتھ بڑھا۔ اُس نے ہاتھ بڑھایا اور وہ دوسرے ہاتھ کی مانند درُست ہو گیا۔''

☆ اپنی چارپائی اُٹھا

کُچھ دوست اپنے مفلوج دوست کو شِفا کیلئے یسوع تک نہ لے جا پائے۔ مگر اُنہوں نے یسوع کی شِفایا قوت کے بارے سُن رکھا تھا۔ اُنہوں نے اُس قوت پر اِس قدر یقین رکھا کہ وہ چھت کے اُوپر چلے گئے اور اُسے کھول دِیا اور اپنے دوست کو یسوع کے پاس نیچے لٹکا دِیا۔ یسوع نے کیا کِیا؟

لوقا 20,24,25:5 ''اُس نے اُن کا ایمان دیکھ کر کہا کہ اَے آدمی! تیرے گُناہ معاف ہوئے۔۔۔ میں تُجھ سے کہتا ہوں اُٹھ اور اپنا کھٹولا اُٹھا کر اپنے گھر جا۔ اور وہ اُسی دم اُن کے سامنے اُٹھا اور جس پر پڑا تھا اُسے اُٹھا کر خُدا کی تمجید کرتا ہوا اپنے گھر چلا گیا۔''

یسوع نے اُن کے ایمان کو کیسے دیکھا؟

اُس نے اُن کے اعمال کو دیکھا اور اُن کے اعمال اُن کا ایمان تھا۔

شاگرد

☆ پھر بھی تیرے کہنے پر

آئیں لوقا 4-7:5 کو دیکھیں۔

''جب وہ کلام کر چُکا تو شمعون سے کہا گہرے میں لے چل اور تُم شِکار کے لئے اپنے جال ڈالو۔''

شمعون نے جواب میں کہا ''اَے اُستاد ہم نے رات بھر محنت کی اور کُچھ ہاتھ نہ آیا مگر تیرے کہنے سے جال ڈالتا ہوں۔''

یہ کِیا اور وہ مچھلیوں کا بڑا غول گھیر لائے اور اُن کے جال پھٹنے لگے۔ اور اُنہوں نے اپنے شریکوں کو جو دوسری کشتی پر تھے اِشارہ کِیا کہ آؤ ہماری مدد کرو۔ پس اُنہوں نے آکر دونوں کشتیاں یہاں تک بھر دِیں کہ ڈوبنے لگیں۔

شمعون ماہی گیر تھا اور یسوع بڑھئی رہا تھا۔شمعون چیزوں کو فطرتی نظروں سے دیکھ سکتا تھا اور جال نہ پھینکتا۔اِس ماہی گیری کے معاملے میں اُس کا علم یقینی طور پر یسوع کے علم سے قدرے زیادہ تھا۔مگر اُس نے یسوع کے الفاظ سُنے اور تابعداری میں اُس نے جال پھینکے۔

ایمان یسوع کے الفاظ سُننا اور کرنا دونوں ہی ہیں۔

آج خُدا ہم سے بول رہا ہے۔وہ ہمیں اُن طریقوں کے بارے بتا رہا ہے جن سے خوشحالی اور صحت آتی ہے۔

اعمال کی کتاب کی پہلی شِفا میں ہم شاگردوں کے ایمان میں قدم بڑھانے کے مُتعلق پڑھتے ہیں۔ہم اُنہیں یسوع کے نمونے کی پیروی کرتے دیکھتے ہیں۔

اعمال3:8-6 ''پطرس نے کہا چاندی سونا تو میرے پاس ہے نہیں مگر جو میرے پاس ہے وہ تُجھے دئے دیتا ہوں۔یسوع مسیح ناصری کے نام سے چل پھر۔ اور اُس کا دہنا ہاتھ پکڑ کر اُس کو اُٹھایا اور اُسی دم اُس کے پاؤں اور ٹخنے مضبوط ہو گئے۔ اور وہ کُود کر کھڑا ہو گیا اور چلنے پھرنے لگا اور چلتا اور کُودتا اور خُدا کی حمد کرتا ہوا اُن کے ساتھ ہیکل میں گیا۔''

یریحو کی دیواریں

بنی اسرائیل ابھی مُلکِ موعودہ میں داخل ہوئے تھے اور یریحو کی مضبوط فصیل اُن کے سامنے کھڑی تھی۔

خُدا نے یشوع سے کیا کہا؟

یشوع2:6 ''اور خُداوند نے یشوع سے کہا کہ دیکھ مَیں نے یریحو کو اور اُس کے بادشاہ اور زبردست سورماؤں کو تیرے ہاتھ میں کر دِیا ہے۔''

اب ذرا ٹھہریں۔یہ ایک مضبوط قلعہ تھا۔فوج اندر تھی،دیواریں مضبوط تھیں اور وہ مُحاصرے کے لئے تیار تھے۔لیکن خُدا نے کہا، میں نے یریحو کو تُمہارے ہاتھ میں کر دِیا ہے۔یہ فعل ماضی ہے۔میں پہلے ہی تُمہارے ہاتھوں میں کر چُکا ہوں۔۔۔

اور خُدا نے اُنکو ہدایات دِیں جن کا فطرت میں کوئی مطلب نہیں بنتا۔چھ دِن کے لئے اُنہیں شہر کے گرد چکر لگانے تھے،نرسنگے پھونکنا اور واپس اپنے خیمہ میں چلے جانا تھا۔اور چھٹے دِن اُنہیں شہر کے گِرد سات بار چکر لگانا تھا اور نرسنگے پھونکنا تھا اور پھر دیوار نے گِر جانا تھا۔

اب یشوع کے پاس کرنے کو ایک انتخاب تھا۔کیا وہ خُدا کی ہدایات کی پیروی کرے گا؟ کیا وہ اپنے لئے خُدا کے کلام پر عمل کرے گا اور اپنی فوج کے تمام سورماؤں کو بھی خُدا کے کلام پر عمل کرنے کو کہے گا؟

اُس نے ایسا ہی کِیا اور جیسا کہ ہم جانتے ہیں دیواریں گِر پڑیں۔

کیا خُدا نے ہمیں کلام دِیا ہے، جیسے کہ،

میرا خُدا اپنی دولت کے موافق جلال سے مسیح یسوع میں تُمہاری ہر ایک اِحتیاج رفع کرے گا(فلپیوں19:4)

اگر آپ مالی مُشکلات کا شِکار ہیں تو اُس پر عمل کرنے کیلئے خُدا سے اُس کی ہدایات مانگیں اور پھر جو وہ کہتا ہے وہ کریں۔جو کُچھ اُس نے

ہمارے دِلوں میں کلام کِیا ہے جب ہم اُس پر سچائی سے یقین کریں گے تو پھر ہم تابعداری کے عمل سے اُس کا جواب دیں گے۔

دریائے یردن پر نعمان

نعمان شاہِ ارام کی فوج کا ایک سردار تھا اور اُس کے پاس اسرائیل سے ایک لڑکی غُلام تھی۔ جب اُس نے سُنا کہ اُسے کوڑھ ہے تو اُس نے اُسے اِسرائیل میں الیشع نبی کے بارے میں بتایا؛ جو کہ اُسے کوڑھ سے بھی شِفا بخش سکتا تھا۔ ضرور نعمان کے اندر اُمید جاگ اُٹھی ہوگی کیونکہ اُس نے اسرائیل اور اِلیشع تک جانے تک کا سفر طے کِیا۔ وہ اپنے گھوڑوں، رتھوں اور اپنے خادِموں کے ساتھ آیا تھا اور وہ بڑے احترام کے برتاؤ کی توقع کر رہا تھا۔ مگر کیا ہوا؟

2 سلاطین 5:14-9 ''سو نعمان اپنے گھوڑوں اور رتھوں سمیت آیا اور اِلیشع کے گھر کے دروازہ پر کھڑا ہوا۔ اور الیشع نے ایک قاصد کی معرفت کہلا بھیجا جا اور یردن میں سات بار غوطہ مار تو تیرا جسم پھر بحال ہو جائے گا اور تُو پاک صاف ہو جائے گا۔ پر نعمان ناراض ہو کر چلا گیا اور کہنے لگا مُجھے گُمان تھا کہ وہ نِکل کر ضرور میرے پاس آئے گا اور کھڑا ہو کر خُداوند اپنے خُدا سے دُعا کرے گا اور اُس جگہ کے اُوپر اپنا ہاتھ اِدھر اُدھر ہلا کر کوڑھی کو شِفا دے گا۔ کیا دمشق کے دریا ابانہ اور فرفر اِسرائیل کی سب ندیوں سے بڑھ کر نہیں ہیں؟ کیا مَیں اُن میں نہا کر پاک صاف نہیں ہو سکتا؟ سو وہ مُڑا اور بڑے قہر میں چلا گیا۔ تب اُس کے مُلازم پاس آ کر اُس سے یوں کہنے لگے اَے ہمارے باپ اگر وہ نبی کوئی بڑا کام کرنے کا حُکم تُجھے دیتا تو کیا تُو اُسے نہ کرتا۔ پس جب وہ تُجھ سے کہتا ہے کہ نہا لے اور پاک صاف ہو جا تو کِتنا زیادہ اِسے ماننا چاہیے؟۔ تب اُس نے اُتر کر مردِ خُدا کے کہنے کے مُطابق یردن میں سات غوطے مارے اور اُس کا جسم چھوٹے بچے کے جسم کی مانند ہو گیا اور وہ پاک صاف ہوا۔''

نعمان ایک امیر شخص تھا اور اُس کے لئے یہ آسان نہیں تھا کہ خود کو فروتن کرے اور دریائے یردن میں سات بار غوطہ لگائے۔ اِس کا اُس کیلئے کوئی مطلب نہیں تھا۔ خُدا نے اُس کی توقع کے مُطابق جواب نہیں دِیا تھا اور اُس نے قہر میں گھر جانے کیلئے سفر کا آغاز کِیا، مگر پھر۔۔۔ اُس نے خُدا کی تابعداری کی۔ اُس نے وہ کِیا جو خُدا نے کہا تھا۔ اُس نے یردن میں سات بار غوطہ لگایا اور وہ شِفا یاب ہو گیا۔

ایمان کی اچھی کُشتی لڑو

بائبل مُقدس پیدائش سے مُکاشفہ تک ایسے مرد و زن کے بارے بتاتی ہے جنھوں نے اپنے ایمان پر عمل کِیا۔ یہ ایسے لوگوں کی کہانیاں نہیں ہیں جنھوں کے اُن کی جگہ کسی دوسرے کو ایمان رکھنے کے لئے اِنتظار کِیا۔

ایمان یہ نہیں ہے، ''اوہ جو کُچھ خُدا چاہتا ہے۔۔۔'' ''میں جانتا ہوں کہ میں مُستقبل میں کسی وقت شِفا پا جاؤں گا۔'' ''اگر خُدا چاہتا ہے کہ میں کُچھ کروں تو وہ مُجھے بتا دے گا۔''

ایمان اپنی صورتحال کو اپنی تحویل میں لے لینا ہے۔۔۔ اِس کے لئے تب تک دُعا کرنا جب تک ہم خُدا کی آواز نہ سُن لیں۔۔۔ کلام کی

تلاش کرنا ہے جب تک کہ روح القدس ہماری جواب تک راہنمائی نہ کر دے۔

یعقوب کے اِلفاظ یاد رکھیں،

یعقوب 17:2 Amplified Bible ''اِسی طرح ایمان بھی اگر اُس کے ساتھ اعمال نہ ہوں (اِس کے پیچھے تابعداری کے کام اور عمل) تو اپنی ذات سے وہ مُردہ ہے (بے تاثیر، بے جان)۔

تیمُتھیس ہمیں ایمان کی اچھی کُشتی لڑنے کو کہتا ہے۔(1 تیمُتھیس 12:6)۔

افسیوں میں ہم پڑھتے ہیں کہ، کہ ہمیں خُدا کے سب ہتھیار باندھنیں ہیں تا کہ ہم بُرے دِن میں مُقابلہ کرسکیں اور سب کاموں کو سرانجام دے کر قائم کرسکیں۔

افسیوں 13-16:6 ''اِس واسطے تُم خُدا کے سب ہتھیار بندھ لوتا کہ بُرے دن میں مُقابلہ کرسکو اور سب کاموں کو انجام دے کر قائم رہ سکو۔ پس سچائی سے اپنی کمر کس کر اور راست بازی کا بکتر لگا کر۔ اور پاؤں میں صُلح کی خوشخبری کی تیاری کے جوتے پہن کر۔ اور اُن سب کے ساتھ ایمان کی سِپر لگا کر قائم رہو۔ جس سے تُم اُس شریر کے سب جلتے ہوئے تیروں کو بُجھا سکو۔''

ہم ہر روز اپنی صحت، اپنے روپے پیسے، اپنے خاندانوں اور اپنی قوم کیلئے حالتِ جنگ میں ہیں۔ ایمانداروں کے لئے وقت ہے کہ وہ خُدا کے کلام کو سُنیں۔۔۔ خُدا کے کلام کو بولیں۔۔۔ اور کلام پر ایمان سے عمل کریں۔

سوالاتِ برائے نظرِ ثانی

1۔ایمان رکھنے کے دس فوائد کی فہرست درج کریں۔

2۔ایمان عمل میں ہونے کی بائبلی مِثال پیش کریں اور اِس سے آپکی زندگی کِس طرح مُتاثر ہوئی ہے۔

سبق نمبر 4

ایمان کے چھ بُنیادی عناصر

بذریعہ ایمان خُدا کے وعدوں کو حاصل کرنا

خُدا کا کلام وعدوں سے بھرا ہوا ہے جن کا تعلق ہر ایماندار کے ساتھ ہے۔
بہرحال، اِن وعدوں کے فوائد حاصل کرنے کیلیئے ضروری ہے کہ ہم خُدا کے کلام پر مُنحصر کُچھ خاص شرائط کو پورا کریں۔ ایمان کے چھ بُنیادی عناصر ہیں۔ کئی لوگ جو خُدا کے کلام کے مُطابق پہلے سے ہی خوشحالی اور الٰہی صحت سے بابرکت ہیں وہ بھی غُربت، بیماری، مرض، اور اپنے بدنوں میں درد کے ساتھ جی رہے ہیں کیونکہ ایمان کے چھ عناصر میں سے ہر ایک اُن کی زندگیوں میں حقیقی نہیں ہے۔ ایمان کے اِن چھ بُنیادی عناصر کے ذریعہ ہر ایماندار خُدا کے کلام میں پائے جانے والے وعدوں کو حاصل اور اُن سب کا تجربہ کر سکتے ہیں۔

ایمان کے وہ چھ بُنیای عناصر یہ ہیں:

☆ جانیں کہ کیا ہمارا ہے

☆ باپ سے اُسے مانگیں

☆ یقین رکھیں اور حاصل کریں

☆ ایمان کے اِقرار

☆ اپنے ایمان پر عمل کریں

☆ ایمان پر قائم رہنا

جانیں کہ کیا ہمارا ہے

ایمان رکھنے کیلیئے ضروری ہے کہ ہم خُدا کے کلام سے جانیں کہ کیا ہمارا ہے۔ کلام میں سے چار مُختلف اشخاص نے ہمیں کلام کے اندر سے خُدا کے وعدوں کی تلاش کرنے کی اہمیت بتائی ہے۔

یرمیاہ نبی

یرمیاہ نبی ہمیں بتاتا ہے کہ اُس کی زندگی میں خُدا کے وعدوں کی تلاش کرنا کتنی شادمانی کی اور حیرت انگیز بات تھی۔

یرمیاہ 16:15 ’’تیرا کلام مِلا اور میں نے اُسے نوش کِیا اور تیری باتیں میرے دِل کی خوشی اور خُرمی تھِیں کیونکہ اَے خُداوند

رب الافواج! مَیں تیرے نام سے کہلاتا ہوں۔''

پطرس رسول

ضروری ہے کہ ہم خُدا کے وعدوں کو جانیں اور اُن کی تلاش کریں۔ ہمیں جاننا ہے کہ یہ وعدے کیا ہیں اور ہمیں یہ علم ہونا چاہیے کہ خُدا کے کلام کے ایماندار ہوتے ہوئے ان میں سے ہر ایک وعدے کا تعلق ہم سے ہے۔

2 پطرس 1:4-2 ''خُدا اور ہمارے خُداوند یسوع کی پہچان کے سبب سے فضل اور اِطمینان تُمہیں زیادہ ہوتا رہے۔ کیونکہ اُس کی اِلٰہی قُدرت نے وہ سب چیزیں جو زِندگی اور دِین داری سے مُتعلق ہیں ہمیں اُس کی پہچان کے وسیلہ سے عِنایت کِیں جس نے ہم کو اپنے خاص جلال اور نیکی کے ذریعہ سے بُلایا۔ جن کے باعث اُس نے ہم سے قیمتی اور نہایت بڑے وعدے کئے تاکہ اُن کے وسیلہ سے تُم اُس خرابی سے چھُوٹ کر جو دُنیا میں بُری خواہش کے سبب سے ہے ذاتِ اِلٰہی میں شریک ہو جاؤ۔''

خُدا کے وعدے ''قیمتی اور نہات بڑے'' ہیں۔ ضرور ہے کہ ہم کلام میں سے اِن وعدوں کو دریافت کریں تاکہ ہم جان سکیں کیا کُچھ ہمارا ہے۔

یوحنا رسول

ہمارا ایمان ہمارے علم سے زیادہ نہیں بڑھ سکتا۔

یوحنا 32:8 ''اور سچائی سے وقف ہو گے اور سچائی تُم کو آزاد کرے گی۔''

خُدا کے کلام کے علم کی سچائی جو ہمیں آزاد کر سکتی ہے اور جب ہم خُدا کے کلام کو پڑھتے اور اِس کا مُطالعہ کرتے ہیں تو یہ ہمارے اندر صرف روح القدس سے ہی ظاہر ہو سکتی ہے۔ خُدا کے کلام کی ''سچائی'' تب تک ہمیں آزاد نہیں کر سکتی جب تک ہم اِسے جانتے نہیں۔ حتیٰ کے اگر جو کُچھ ہم پر ظاہر کِیا گیا ہے وہ فطرتی ذہن کے لئے بیوقوفی ہی معلوم ہوتا ہو؛ یہ ''سچائی'' کا علم ہے جو خُدا کے کلام میں پایا جاتا ہے اور یہ ہمیں آزاد کرے گا۔

پولُس رسول

پولُس نے کرنتھیوں کو لکھا:

1 کرنتھیوں 2:16-9 ''بلکہ جیسا لکھا ہے ویسا ہی ہوا کہ جو چیزیں نہ کانوں نے سُنیں نہ آدمی کے دِل میں آئیں۔ وہ سب خُدا نے اپنے مُحبت رکھنے والوں کے لئے تیار کر دِیں۔ لیکن ہم پر خُدا نے اُن کو روح کے وسیلہ ظاہر کِیا کیونکہ روح سب باتیں بلکہ خُدا کی تہہ کی باتیں بھی دریافت کر لیتا ہے۔ کیونکہ اِنسانوں میں سے کون کسی اِنسان کی باتیں جانتا ہے سِوا اِنسان کی اپنی روح کے جو اُس میں ہے؟ اِسی طرح خُدا کے روح کے سِوا کوئی خُدا کی باتیں نہیں جانتا۔ مگر ہم نے نہ دُنیا کی روح بلکہ وہ روح پایا جو خُدا کی طرف سے ہے تاکہ اُن باتوں

کو جانیں جو خُدا نے ہمیں عنایت کی ہیں۔ اور ہم اُن باتوں کو اُن اِلفاظ میں نہیں بیان کرتے جو اِنسانی حِکمت نے ہم کو سِکھائے ہوں بلکہ اُن اِلفاظ میں جو روح نے سِکھائے ہیں اور روحانی باتوں کا روحانی باتوں سے مُقابلہ کرتے ہیں۔ مگر نفسانی آدمی خُدا کے روح کی باتیں قبول نہیں کرتا کیونکہ وہ اُس کے نزدیک بیوقوفی کی باتیں ہیں اور نہ وہ اُنہیں سمجھ سکتا ہے کیونکہ وہ روحانی طور پر پرکھی جاتی ہیں۔ لیکن روحانی شخص سب باتوں کو پرکھ لیتا ہے مگر خود کسی سے پرکھا نہیں جاتا۔ خُداوند کی عقل کو کِس نے جانا کہ اُس کو تعلیم دے سکے؟ مگر ہم میں مسیح کی عقل ہے۔''

مانگیں!

ہمیں خُدا سے مانگنا ہے جو پہلے سے ہی ہمارا ہے۔کئی دُعاؤں کا جواب نہیں مِلتا کیونکہ ہم محض صورتحال کے بارے میں ہی بات کرتے ہیں مگر اِس کے لئے کبھی دُعا نہیں کرتے۔

یعقوب رسول نے لِکھا،

یعقوب 2:4 ''۔۔۔تُمہیں اِس لئے نہیں مِلتا کہ مانگتے نہیں۔''

یسوع نے کہا۔۔۔

متی 7:11-7 ''مانگو تو تُم کو دِیا جائے گا۔ ڈھونڈو تو پاؤ گے۔ دروازہ کھٹکھٹاؤ تو تُمہارے واسطے کھولا جائے گا۔ کیونکہ جو کوئی مانگتا ہے اُسے مِلتا ہے اور جو ڈھونڈتا ہے وہ پاتا ہے اور جو کھٹکھٹاتا ہے اُس کے واسطے کھولا جائے گا۔ تُم میں ایسا کون سا آدمی ہے کہ اگر اُس کا بیٹا اُس سے روٹی مانگے تو وہ اُسے پتھر دے؟۔ یا اگر مچھلی مانگے تو اُسے سانپ دے؟ پس جب کہ تُم بُرے ہو کر اپنے بچوں کو اچھی چیزیں دینا جانتے ہو تو تُمہاری باپ جو آسمان پر ہے اپنے مانگنے والوں کو اچھی چیزیں کیوں نہ دے گا؟۔''

برکات ہماری ہیں

خُدا نے پہلے ہی ہمیں وہ سب دے دِیا ہے جس کی ہمیں فتح مندی، کثرت کی زندگی اور اِس زمین پر صحت میں جینے کیلئے درکار ہے۔ان میں سے ہر ایک برکت کا تعلق ہمارے ساتھ ہے۔وہ پہلے سے ہی آسمان میں موجود ہے۔

افسیوں 3:1 ''ہمارے خُداوند یسوع مسیح کے خُدا اور باپ کی حمد ہو جِسنے ہم کو مسیح میں آسمانی مقاموں پر ہر طرح کی روحانی برکت بخشی۔''

ہم جو کُچھ بھی مانگیں

بہر حال، اِن برکات کو حاصل کرنے کیلئے ہمیں نہ صرف اُنہیں جاننا ہے کہ وہ کیا ہیں بلکہ ہمیں اِنہیں باپ سے مانگنا بھی ہے۔

یوحنا 23b,24:16 ''۔۔۔اگر باپ سے کُچھ مانگو گے تو وہ میرے نام سے تُم کو دے گا۔ اب تک تُم نے میرے نام سے کُچھ نہیں مانگا۔ مانگو تو پاؤ گے تا کہ تُمہاری خوشی پوری ہو جائے۔''

خُدا نے ہم سے وعدہ کِیا ہے کہ ہم جو کچھ بھی سادگی سے مانگیں گے وہ ہم پائیں گے۔ اپنے کلام میں جو کُچھ خُدا نے وعدہ کِیا ہے اُسے مانگنا ایمان کا ایک دوسرا عنصر ہے جو کے خُدا کے کلام میں پائے جانے والے وعدوں کے ظہور کو حاصل کرنے کیلئے نہایت ضروری ہے۔

متی 22:21 ''اور جو کُچھ دُعا میں ایمان کے ساتھ مانگو گے وہ سب تُم کو مِلے گا۔''

''مگر میں نے حاصل نہیں کِیا''

یعقوب بتاتا ہے جب ہم مانگیں اور حاصل نہ کریں تو اُس کی دو وجوہات ہیں۔ پہلی یہ کہ ہم نے اُس کی مرضی کے مُطابق نہیں مانگا۔

یعقوب 3:4 ''تُم مانگتے ہو اور پاتے نہیں اِس لئے کہ بُری نیت سے مانگتے ہو تا کہ اپنی عیش وعشرت میں خرچ کرو۔''

دوسری یہ کہ ضروری ہے کہ ہم ایمان میں مانگیں، جِس میں شک نہ ہو۔

یعقوب 1:8-6 ''مگر ایمان سے مانگے اور کُچھ شک نہ کرے کیونکہ شک کرنے والا سمندر کی لہر کی مانند ہوتا ہے جو ہوا سے بہتی اور اُچھلتی ہے۔ ایسا آدمی یہ نہ سمجھے کہ مُجھے خُداوند سے کُچھ مِلے گا۔ وہ شخص دو دِلا ہے اور اپنی سب باتوں میں بے قیام۔''

یقین رکھیں اور حاصل کریں

خُدا کے وعدوں کو حاصل کرنے کیلئے ہمیں ایمان رکھنا ہے کہ ہم اُنہیں اپنے اندر پا چُکے ہیں۔

یسوع نے کہا یقین رکھو

مرقس 24:11 ''اِس لئے مَیں تُم سے کہتا ہوں کہ جو کُچھ تُم دُعا میں مانگتے ہو یقین کرو کہ تُم کو مِل گیا اور وہ تُم کو مِل جائے گا۔''

کوئی وعدہ حاصل کرنے کیلئے صرف یہ جاننا ضروری نہیں کہ وعدہ کیا ہے اور ہم خُدا سے وہ عدہ مانگ لیں بلکہ ہمیں یہ یقین رکھنا ضروری ہے کہ اُس وعدے کا فائدہ ہمارا ہے اور یہ کہ جس لمحہ ہم نے اُسے مانگا تھا اُسی وقت ہم نے اُسے پا لِیا تھا۔ اِس بات کے قطع نظر کے اِس وعدے کا ثبوت ابھی ہماری زندگیوں میں ظہور پذیر ہوا ہے یا نہیں، ضرور ہے کہ ہم ''یقین رکھیں کہ ہم پا چُکے ہیں۔''، ہمیں یہ بھی ایمان رکھنا ہے کہ جِس لمحہ ایمان میں نے اُس وعدہ کو مانگا تھا تو اُسی لمحے ہم اُسے حاصل کر چُکے ہیں۔ ہم اُس پر یقین نہیں رکھتے جو ہم دیکھتے اور محسوس

کرتے ہیں۔ ہم اُس پر ایمان رکھتے ہیں جو خُدا کا کلام بیان کرتا ہے۔

متی 8:7 ’’ کیونکہ جو کوئی مانگتا ہے اُسے مِلتا ہے۔۔۔‘‘

یوحنا 29:20 ’’یسوع نے اُس سے کہا تُو تو مُجھے دیکھ کر ایمان لایا ہے۔ مُبارک ہیں وہ جو بغیر دیکھے ایمان لائے۔‘‘

عبرانیوں کی کتاب کا مُصنف

عبرانیوں کی کتاب کا مُصنف بتاتا ہے کہ خُدا اُنکو بدلہ دینے والا ہے جو جانفشانی سے اُس کی تلاش کرتے ہیں۔

عبرانیوں 6:11 ’’اور بغیر ایمان کے اُس کو پسند آنا نہ مُمکن ہے۔ اس لئے کہ خُدا کے پاس آنے والے کو ایمان لانا چاہیے کہ وہ موجود ہے اور اپنے طالبوں کو بدلہ دیتا ہے۔‘‘

ایمان کے اِقرار

ضروری ہے کہ ہم خُدا کے کلام پر مُنحصر جِس بات پر ایمان رکھتے ہیں ہم اُسے لفظوں میں ڈھالتے ہوئے اُس کا اقرار کریں۔ پھر ہم جو کُچھ کہیں گے اُسے حاصل کریں گے۔

یسوع نے کہا،

مرقس 23:11 ’’مَیں تُم سے سچ کہتا ہوں کہ جو کوئی اس پہاڑ سے کہے تُو اُکھڑ جا اور سمندر میں جا پڑ اور اپنے دِل میں شک نہ کرے بلکہ یقین کرے کہ جو کہتا ہے وہ ہو جائے گا تو اُس کے لئے وہی ہوگا۔‘‘

ایمان بولتا ہے

پولُس رسول نے لِکھا،

رومیوں 6,8-10:10 ’’مگر جو راست بازی ایمان سے ہے وہ یوں کہتی ہے۔۔۔ بلکہ کیا کہتی ہے؟ یہ کہ کلام تیرے نزدیک ہے بلکہ تیرے مُنہ اور تیرے دِل میں ہے۔ یہ وہی ایمان کا کلام ہے جِس کی مُنادی کرتے ہیں۔‘‘ کہ اگر تُو اپنی زُبان سے یسوع کے خُداوند ہونے کا اقرار کرے اور اپنے دِل سے ایمان لائے کہ خُدا نے اُسے مُردوں میں سے جِلایا تو نجات پائے گا۔ کیونکہ راست بازی کے لئے ایمان لانا دِل سے ہوتا ہے اور نجات کیلئے اقرار مُنہ سے کِیا جاتا ہے۔‘‘

یادرکھیں کہ ہم اُس کا اقرار کر رہے ہیں جس پر ہم یقین رکھتے ہیں اور جو کُچھ ہم حاصل کرنے کا ایمان رکھ رہے ہیں۔ ہمارے الفاظ اہم ہیں کیونکہ یہ وہ ہیں جن پر درحقیقت ہم ایمان رکھ رہے ہیں۔

مُشکلات کو نہ بولیں

ہم صرف ایمان کہ ذریعہ ہی حاصل کر سکتے ہیں۔اگر یہ ایمان ہے تو ہمیں مزید مُشکلات کے بارے بولنے کی ضرورت نہیں، اس کی بجائے ہمیں کلام کو بولنا ہے۔اپنے ایمان کا اقرار کرنے سے ہم ''اپنے ہونٹوں کے پھل سے'' اس کو تخلیق کر رہے ہیں۔عبرانیوں 15:13 ''پس ہم اُس کے وسیلہ سے حمد کی قُربانی یعنی اُن ہونٹوں کا پھل جو اُس کے نام کا اِقرار کرتے ہیں خُدا کے لئے ہر وقت چڑھایا کریں۔''

ایمان کو بولیں

جو کُچھ ہم اپنے دِلوں میں یقین کرتے ہیں ہمیں اُس کا اپنے مُنہ سے اِقرار کرنا ہے۔ یہ ہمارے ذہنوں سے یقین کرنے کا ایک طریقہ ہے، بہر حال جب خُدا کا ''ریھما Rhema'' سُننے سے ایمان آتا ہے تو اب ہم وہ بولتے ہیں جس کا ایمان ہم اپنے دِلوں میں رکھتے ہیں۔
اقرار کرنا ایمان کو بولنا ہے۔ جو کُچھ ہم بولتے ہیں ضروری ہے کہ وہ کلام سے مُتفق ہو نہ کہ ہماری محسوسات یا علامتوں سے۔ یونانی میں ''اقرار'' کیلئے اصلی لفظ کا مطلب ''مُتفق ہونا'' یا وہی بولنا ہے جو خُدا کہتا ہے۔اقرار قبضہ لے کر آتا ہے۔

ہمارے الفاظ تخلیق کرتے ہیں

ہم خُدا کی شبیہ اور مانند تخلیق کئے گئے ہیں۔ خُدا نے اپنے مُنہ سے نکلنے والے اِلفاظ کے ذریعہ تخلیق کِیا۔
عبرانیوں 3:11 ''ایمان ہی سے ہم معلوم کرتے ہیں کہ عالم خُدا کے کہنے سے بنے ہیں۔ یہ نہیں کہ جو کچھ نظر آتا ہے ظاہری چیزوں سے بنا ہو۔''
ہم بھی اپنے مُنہ سے نکلنے والے اِلفاظ کے ذریعہ ''تخلیق'' کر سکتے ہیں۔ جب ہم ایمان میں اپنے مُنہ سے خُدا کا کلام بولتے ہیں تو ایک تخلیقی قوت جاری ہوتی ہے۔

ابراہام کی طرف واپس جاتے ہیں

خُدا نے ابرہام سے وعدہ کِیا، ''میں نے تجُھے کئی قوموں کا باپ بنایا ہے۔'' حتیٰ کے اُس نے اُسکا نام ابرام سے ابرہام میں تبدیل کر دِیا جس کا مطلب ہے کئی قوموں کا باپ۔ بہرحال ابرہام کی کوئی اولاد نہیں تھی اور اُس کی عُمر سو سال تھی۔ فطرت میں یہ نا مُمکن لگتا تھا کہ ابرہام اور سارہ کبھی بھی اولاد پیدا کرنے کے قابل ہو سکیں گے۔

ابرہام نے کبھی اُس کا اقرار نہیں کِیا جو اُس نے فطرت میں دیکھا یا محسوس کِیا۔ وہ ''اُن چیزوں کو ایسے بُلا لیتا ہے گویا وہ پہلے سے موجود ہوں''۔ تمام فطرتی ثبوتوں کے برعکس اُس نے خُدا کا یقین کِیا اور اُس ایمان میں اُس نے وہ کہنا شروع کر دِیا جو خُدا نے کہا تھا۔ وہ شک میں ڈگمگایا نہیں۔ وہ اِس بارے میں مُکمل طور پر قائل تھا کہ جو خُدا نے وعدہ کِیا ہے وہ اُس کی زندگی میں حقیقت بننے والا ہے۔

شاید بعض کہیں، ''کیا ایسا کہنا فریب نہیں ہوگا اگر میں نے ابھی تک اُس شِفا کا ظہور حاصل نہیں کِیا؟'' اِس کا جواب ہے ''نہیں، یہ کہنا فریب ہوگا کہ میں بیمار ہوں جب کہ خُدا کا کلام کہتا ہے کہ میں شِفا پا چُکا ہوں۔''

اپنے ایمان پر عمل کریں

ضروری ہے کہ ہم اپنے ایمان پر عمل کریں۔

اعمال ایمان پر عکس ڈالتے ہیں

ایمان کے ان ہر ایک عناصر کی ترقی ہوتی ہے۔ جب ہم یہ دریافت کر لیتے اور جان لیتے ہیں کہ خُدا نے ہمارے ساتھ کیا وعدہ کِیا ہے، اور ہم نے اسے مانگا ہے، اور ہم نے یقین کر لیا ہے کہ ہم اُس وعدے کو حاصل کر چُکے ہیں، اب ضروری ہے کہ ہم اپنے ایمان پر عمل کریں۔ ہمارے ''تابعداری'' کے ''کام'' یا ''اعمال'' اُس کے ساتھ شریک اور سمجھوتے میں ہونے چاہییں جس پر ہم یقین رکھتے ہیں۔

یعقوب 14:2 ''اَے میرے بھائیو! اگر کوئی کہے کہ مَیں ایمان دار ہوں مگر عمل نہ کرتا ہو تو کیا فائدہ؟ کیا ایسا ایمان اُسے نجات دے سکتا ہے؟''

کلام پر عمل کرنے والے بنیں

ہمیں کلام پر عمل کرنے والے ہونا ہے نہ کہ محض سُننے والے۔

یعقوب 22-25:1 ''پس تُو نے دیکھ لِیا کہ ایمان نے اُس کے اعمال کے ساتھ مِل کر اَثر کِیا اور اعمال سے ایمان کامل ہوا'' اور

یہ نوشتہ ہوا ہوا کہ ابرہام خُدا پر ایمان لایا اور یہ اُس کے لئے راست بازی گِنا گیا اور وہ خُدا کا دوست کہلایا۔ پس تُم نے دیکھ لیا کہ اِنسان صرف ایمان ہی سے نہیں بلکہ اعمال سے راست باز ٹھہرتا ہے۔ اِسی طرح راحب فاحشہ بھی جب اُس نے قاصِدوں کو اپنے گھر میں اُتارا اور دوسری راہ سے رُخصت کِیا تو کیا اعمال سے راست باز نہ ٹھہری؟۔''

ابرہام۔۔۔کلام پر عمل کرنے والا

بل آخر ابرہام نے اپنا وعدہ حاصل کِیا۔ کئی سال کے بعد اصحاق پیدا ہوا۔ ابرہام نے جو بھی ایمان رکھا تھا وہ اُس کے بیٹے اِصحاق کے اندر لِپٹا ہوا تھا اور پھر خُدا نے مزید ایمان مانگا جب اُس نے ابرہام کو کہا کہ وہ اپنے بیٹے اصحاق کو بطور سوختنی قُربانی کے قُربان کر دے۔ یہ ابرہام کیلیئے بہت زیادہ مُشکل تھا، ابرہام نے خُدا کی تابعداری کی اور اصحاق کو قُربان کرنے کیلیئے موریاہ پر لے گیا۔ موریاہ پر پہنچ کر اُس نے اپنے اور اصحاق کے ساتھ آئے نوجوانوں کو ہدایات دِیں۔

پیدائش 5:22 ''تب ابرہام نے اپنے جوانوں سے کہا تُم یہیں گدھے کے پاس ٹھہرو۔ مَیں اور یہ لڑکا دونوں ذرا وہاں تک جاتے ہیں اور سجدہ کر کے پھر تُمہارے پاس لوٹ آئیں گے۔

ابرہام کا عمل یہ ظاہر کرتا ہے کہ اُس کا اِرادہ خُدا کی تابعداری کرنے کا تھا۔ بہر حال، اُس کے الفاظ خُدا اور اُس کے وعدہ کو پورا کرنے پر کامل ایمان کو ظاہر کرتے ہیں، چاہے اُس کا مطلب یہ ہی کیوں نہ ہوتا کہ خُدا اصحاق کو مُردوں میں سے جلا دے گا جب اُس نے یہ کہا، ''ہم تُمہارے پاس واپس لوٹ آئیں گے۔''

ابرہام کے ''کاموں'' یا ''اعمال'' سے۔ اُس نے خُدا کے وعدہ کو پورا کرنے پر کامل ایمان کا اِظہار کِیا۔ ابرہام کی مُکمل تابعداری کے عمل کے درمیان جب اُس نے اصحاق کو قُربان کرنے کیلیئے چھُری پکڑی، خُدا نے اُسے روک دِیا اور مُتبادل قُربانی مُہیا کی۔

پیدائش 22:14-11 ''تب خُداوند کے فِرشتہ نے اُسے آسمان سے پُکارا کہ اَے ابرہام اَے ابرہام! اُس نے کہا مَیں حاضر ہوں۔ پھر اُس نے کہا کہ تُو اپنا ہاتھ لڑکے پر نہ چلا اور نہ اُس سے کُچھ کر کیونکہ مَیں اب جان گیا کہ تُو خُدا سے ڈرتا ہے اِس لئے کہ تُو نے اپنے اِکلوتے بیٹے کو بھی جو تیرا اِکلوتا ہے مُجھ سے دریغ نہ کِیا۔''

ابرہام کی تابعداری کے کام یا اعمال جو کُچھ اُس نے کہا کہ وہ یقین رکھتا ہے اُس کے ساتھ سمجھوتے اور شراکت میں آ گئے۔

یاد رکھیں کہ یعقوب نے کہا،

ایمان بغیر مُشابہ عمل کے اپنی ذات میں مُردہ ہے۔

اگر یہ ایمان ہے تو اِس کے ساتھ تابعداری کے کامل اعمال ہوں گے۔

ایمان کی ثابت قدمی

ابرہام ایمان کے ثابت قدمی کی ایک مِثال ہے۔سالہا سال اُس نے خُدا کے وعدہ کا یقین کِیا۔ضرور اُس نے کئی لوگوں کے طعنوں کو برداشت کِیا ہوگا کیونکہ وہ خود کوکئی قوموں کا باپ کہتا تھا،حتیٰ کے جب اُس کے پاس کوئی بھی بیٹا نہیں تھا۔

ایمان کو مضبوطی سے تھامنا

اور آخر میں ہمیں اُسے ''مضبوطی سے تھامنا'' ہے جس کا خُدا نے ہمیں وعدہ کِیا ہے، جو ہم نے مانگا ہے، جس پر ہم یقین رکھتے ہیں، جس کا اقرار اور جس پر عمل کِیا ہے۔سب چیزیں فی الفور ظہور پذیر نہیں ہوتیں۔ضرور ہے کہ ''ایمان میں ثابت قدمی'' ہو۔

عبرانیوں 23:10 ''اور اپنی اُمید کے اِقرار کو مضبوطی سے تھامے رہیں کیونکہ جس نے وعدہ کِیا ہے وہ سچا ہے۔''

خُدا پر اور اُس کے کلام پر ہمارے کامِل بھروسے کی ثابت قدمی کی بُنیاد ہمارے صبر کی صلاحیت پر مُنحصر ہے۔ Dwight L, Moody نے کہا ''اگر آپکا ایمان آخر میں ناکام ہو جاتا ہے'' تو اِس کا مطلب ہے کہ شروعات میں ہی اِس میں خامی تھی۔

یعقوب نے لِکھا،

یعقوب 2-4:1 ''اَے میرے بھائیو! جب تُم طرح طرح کی آزمایشوں میں پڑو۔ تو اِس کو یہ جان کر کمال خوشی کی بات سمجھنا کہ تُمہارے ایمان کی آزمایش صبر پیدا کرتی ہے۔ اور صبر کو اپنا پورا کام کرنے دو تا کہ تُم پورے اور کامل ہو جاؤ اور تُم میں کسی بات کی کمی نہ رہے۔''

پُر اعتماد رہیں

کئی بار وہ جو لوگ جنہوں نے اپنے بدنوں کی شِفا کیلیئے خُدا کے کلام پر ایمان رکھا ہوتا ہے جب اُن کی شِفا کا فی الفور ظہور واقع نہیں ہوتا تو وہ مایوس ہو جاتے ہیں۔ان میں سے کئی لوگ ''اپنے اعتماد کو پھینک دیتے ہیں'' اِس سوچ کے ساتھ کے کُچھ رونما نہیں ہوا۔ اپنی زندگی میں خُدا کی شِفا یا قُدرت کے ظہور کو حاصل کرنے میں، کُچھ ایسے وقت ہوتے ہیں جب یہ ظہور فی الفور بطور ''معجزہ'' آتا ہے۔اور متعدد ایسے اوقات بھی ہیں جب یہ شِفا کا ظہور بتدریج بطور ''ایک شِفا'' کے آتا ہے۔

خُدا کی قُدرت کے ظہور پر ایمان رکھنا ایک جیسا ہی ہے چاہے ہم اپنی بدنی شِفا، اپنے تعلقات، اپنے روپے پیسے یا ہم کُچھ بھی حاصل کرنے کیلیئے خُدا پر ایمان رکھ رہے ہیں۔ضروری ہے کہ ایمان ثابت قدم رہے حتیٰ کے اگر ہم فی الفور ظہور نہیں بھی دیکھتے۔اگر ظہور فی الفور نہیں بھی ہوتا تو ضروری ہے کہ ہم اپنے ایمان کو ''مضبوطی'' سے تھامے رہیں اور ''اپنے اعتماد کو نہ پھینکیں''۔

عبرانیوں 35-36:10 ''پس اپنی دلیری کو ہاتھ سے نہ دو۔ اِس لئے کہ اُس کا بڑا اجر ہے۔ کیونکہ تُمہیں صبر کرنا ضرور ہے تا کہ خُدا کی مرضی پوری کر کے وعدہ کی ہوئی چیز حاصل کرو۔''

مُستعد رہیں

عبرانیوں کے مُصنف نے کہا،

عبرانیوں 12:6-11 ''اور ہم اِس بات کے آرزومند ہیں کہ تُم میں سے ہر شخص پوری اُمید کے واسطے آخر تک اِسی طرح کوشش ظاہر کرتا رہے۔ تاکہ تُم سُست نہ ہو جاؤ بلکہ اُن کی مانند بنو جو ایمان اور تحمل کے باعث وعدوں کے وارِث ہوتے ہیں۔''

جب اُس چیز کا فی الفور ظہور نہیں ہوتا جسے حاصل کرنے کیلئے ہم خُدا پر ایمان رکھ رہے تھے تو ضروری ہے کہ ہم مضبوط رہیں اور اشتیاق سے ایمان کی ثابت قدمی میں انتظار کرتے رہیں۔

پولُس رسول نے لِکھا،

رومیوں 25:8 ''لیکن جس چیز کو نہیں دیکھتے اگر ہم اُس کی اُمید کریں تو صبر سے اُس کی راہ دیکھتے ہیں۔

داؤد نے کہا،

زبور 14:27 ''خُداوند کی آس رکھ۔ مضبوط ہو اور تیرا دِل قوی ہو۔ ہاں خُداوند ہی کی آس رکھ۔

یسعیاہ نے ہمیں عقاب سے تشبیہ دی،

یسعیاہ 31:40 ''لیکن خُداوند کا انتظار کرنے والے ازسرِنو زور حاصل کریں گے۔ وہ عقابوں کی مانند بال و پر سے اُڑیں گے اور دوڑیں گے اور نہ تھکیں گے۔ وہ چلیں گے اور ماندہ نہ ہوں گے۔''

نتیجے میں

جب ایمان کے ان چھ عناصر میں سے ہر ایک ہماری زندگی کا حِصہ بن جاتا ہے تو ہم ایمان سے ایمان میں داخل ہو جاتے ہیں اور خُدا کے وعدے ہماری زندگیوں میں زیادہ سے زیادہ حقیقت بن جاتے ہیں۔

رومیوں 17:1 ''اِس واسطے کہ اُس میں خُدا کی راستبازی ایمان سے اور ایمان کے لئے ظاہر ہوتی ہے جیسا لِکھا ہے کہ راستباز ایمان سے جیتا رہے گا۔''

سوالات برائے نظرِ ثانی

1۔اپنے الفاظ میں تحریر کریں کہ ایمان کے چھ بُنیادی عناصر کیا ہیں۔

2۔''ایمان میں ثابت قدمی'' سے ہماری کیا مُراد ہے؟

سبق نمبر 5

ہمیشہ بڑھنے والا ایمان

اندازہ کے مُوافق ایمان

پولُس نے لِکھا،

خُدا نے ہر ایک کو اندازہ کے موافق ایمان دِیا ہے (رومیوں 12:3)

New International Version میں ہم پڑھتے ہیں،

''میں اُس فضل کی وجہ سے جو مُجھ کو مِلا ہے تُم میں سے ہر ایک سے کہتا ہوں۔ جیسا سمجھنا چاہیے اُس سے زیادہ کوئی خود کو نہ سمجھے، بلکہ اعتدال کے ساتھ اپنے آپ کو ویسا ہی سمجھے، اُس اندازہ کے ایمان کے ساتھ جو خُدا نے تُم کو دِیا ہے۔''

ہم جانتے ہیں کہ اُس نے ہم میں سے ہر ایک کو یسوع کو اپنا شخصی نجات دہندہ اور خُداوند قبول کرنے کیلئے جو ایمان درکار ہے وہ دِیا ہے، کیونکہ بائبل کہتی ہے،

افسیوں 8:2 ''کیونکہ تُم کو ایمان کے وسیلہ سے فضل ہی سے نجات مِلی ہے اور یہ تُمہاری طرف سے نہیں۔ خُدا کی بخشش ہے۔''

رائی کے دانہ کا ایمان

یسوع نے کہا کہ اگر ہمارے اندر چھوٹے سے رائی کے دانے جیسا ایمان ہوگا تو ہمارے لئے کُچھ بھی نامُمکن نہیں۔ رائی کا بیج مُنفرد ہے کیونکہ شروعات میں یہ چھوٹا سا ہوتا ہے مگر یہ بڑھ کر بہت بڑا درخت بن جاتا ہے۔

یسوع نے ہمیں کہا،

متی 31-32:13 ''اور اُس نے ایک اور تمثیل اُن کے سامنے پیش کر کے کہا کہ آسمان کی بادشاہی اُس رائی کے دانے کی مانند ہے جِسے کسی آدمی نے لے کر اپنے کھیت میں بو دِیا۔ وہ سب بیجوں سے چھوٹا تو ہے مگر جب بڑھتا ہے تو سب ترکاریوں سے بڑا اور ایسا درخت ہو جاتا ہے کہ ہوا کے پرندے آ کر اُس کی ڈالیوں پر بسیرا کرتے ہیں۔''

اِس سے قطع نظر کے آج ہمارا ایمان کِتنا چھوٹا ہے، یہ بڑھ سکتا ہے اور بڑھ سکتا ہے اور زندگی کے موسموں کے ذریعہ تب تک بڑھ سکتا ہے جب تک یہ ایک درخت بن کر دوسروں کو مضبوطی فراہم نہ کرے۔

جب ہم اِن صفحات کا مُطالعہ کرتے ہیں تو ہماری دُعا یہ ہونی چاہیے، ''خُداوند تیرے مُتعلق میرے علم کو بڑھا اور اپنے کلام کے متعلق میرے علم کو بڑھا۔ میری روح کو حاصل کرنے دے اور میرے ایمان کو مضبوط سے مضبوط ہونے دے۔''

ایمان خُدا کی طرف سے آتا ہے۔ اُس نے ہر ایک کو اندازہ کے موافق ایمان دِیا ہے۔ مگر یہ اہم ہے کہ ہمارا ''اندازہ کے موافق'' ایمان، ایک رائی کے دانہ کی مانند، ہمیشہ بڑھنے والے ایمان کی طرح مُسلسل بڑھتا جائے۔

جب ہم زندگی کے حالات سے گُذرتے ہیں اور اپنی زندگی کی ہر صورتحال کو دعاؤں میں خُداوند کے سُپرد کرتے ہیں، تو کلام کی تلاش کریں اور حالات کے مُطابق ردِعمل کرنے کی بجائے ایمان میں ردِعمل کریں۔ وہ ہمیں اور زیادہ ایمان دیتا ہے۔ ہمارے ''رائی کے دانہ'' والا ایمان ایک بڑے درخت کی مانند بڑھ سکتا ہے جو دوسروں کو آرام پہنچاتا ہے۔

عبرانیوں میں ہم پڑھتے ہیں،

عبرانیوں 2:12 ''اور ایمان کے بانی کامِل کرنے والے یسوع کو تکتے رہیں۔۔۔''

اس کے سِوا اور کوئی اور حقیقی ایمان نہیں ہے جو ہم یسوع سے حاصل کرتے ہیں۔ یسوع نہ محض ہمارے ایمان کا بانی (مُصنف) اور ایمان دینے والا ہے بلکہ وہ ہمارے ایمان کو مُکمل کرنے والا بھی ہے۔

مُکمل کرنے کا عمل، یسوع کے ہماری زندگیوں میں کام کرنا، یہ ایک آہستہ آہستہ ہونے والا عمل ہے، جب ہم زندگی کی آزمایشوں میں سے گُزرتے ہیں۔ ہر آزمایش کے ساتھ یا تو ہم فطرت میں خوف، مایوسی اور غُصے کے ساتھ ردِعمل کر سکتے ہیں اور یا ہم خُدا اور اُس کے کلام کے وعدوں میں ایمان کے ساتھ ردِعمل کر سکتے ہیں۔ ایمان کی ہر نئی فتح کے ساتھ ہمارے ایمان کے پٹھے مضبوط سے مضبوط ہوتے چلے جاتے ہیں۔ ہم ایمان سے ایمان، ہمیشہ بڑھتے ایمان میں داخل ہو جاتے ہیں اور یہ وہ ایمان ہے جو خُدا کو خوش کرتا ہے۔

یسوع سے اور زیادہ ایمان مانگیں

مرقس میں یسوع نے شاگردوں سے پوچھا، ''تُمہارے اندر ایمان کیوں نہیں ہے؟'' لوقا میں، اُس نے پوچھا، ''تُمہارا ایمان کہاں ہے؟'' ضرور وہ آج بھی اپنے ایمانداروں کے بدن سے یہی پوچھ رہا ہے۔ تُمہارا مضبوط پہاڑوں کے ہٹانے والا ایمان کہاں ہے؟

آئیں مرقس 9 باب میں ایک بدروح گرفتہ لڑکے کی رہائی کو دیکھتے ہیں۔

مرقس 9:27-19 ''اُس نے جواب میں اُن سے کہا اَے بے اعتقاد قوم مَیں کب تک تُمہارے ساتھ رہوں گا؟ کب تک تُمہاری برداشت کروں گا؟ اُسے میرے پاس لاؤ۔ پس وہ اُسے اُس کے پاس لائے اور جب اُس نے اُسے دیکھا تو فی الفور روح نے اُسے مروڑا اور وہ زمین پر گرا اور کف بھر لا کر لوٹنے لگا۔ اُس نے اُس کے باپ سے پوچھا یہ اِس کو کتنی مُدت سے ہے؟ اُس نے کہا بچپن ہی سے۔ اور اُس نے اکثر اُسے آگ اور پانی میں ڈالا تا کہ اُسے ہلاک کرے لیکن اگر تُو کُچھ کر سکتا ہے تو ہم پر ترس کھا کر ہماری مدد کر۔ یسوع نے اُس سے کہا کیا! اگر تُو کر سکتا ہے! جو اِعتقاد رکھتا ہے اُس کے لئے سب کُچھ ہو سکتا ہے۔ اُس لڑکے کے باپ نے فی الفور چِلا کر کہا مَیں اعتقاد رکھتا ہوں۔ تُو میری بے اعتقادی کا علاج کر۔ جب یسوع نے دیکھا کہ لوگ دوڑ دوڑ کر جمع ہو رہے ہیں تو اُس ناپاک روح کو جھڑک

کر اُس سے کہا اَے گونگی بہری روح! مَیں تجھے حُکم کرتا ہوں ۔ اِس میں سے نِکل آ اور اِس میں پھر کبھی داخل نہ ہو۔ وہ چِلا کر نکل آئی اور وہ مُردہ سا ہو گیا ایسا کہ اکثروں نے کہا کہ وہ مر گیا۔ مگر یسوع نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُسے اُٹھایا اور وہ اُٹھ کھڑا ہوا۔''

لڑکے کے باپ کی ایمانداری پر غور کریں ۔ اُس نے یسوع کے دھوکہ دینے کی کوشش نہیں کی ۔ وہ چاہتا تھا کہ اُس کا بیٹا آزاد ہو جائے ، اور وہ چِلایا، ''میرے اندر ایمان ہے! مہربانی سے اور ایمان کے لئے میری مدد کر۔'' آج یہ ہماری دُعا ہونی چاہیے۔ خُداوند، اور زیادہ ایمان ہونے کیلئے میری مدد کر۔

ہمارے ایمان کو بڑھا

لوقا میں شاگردوں نے دُعا کی ، ''خُداوند ہمارا ایمان بڑھا۔''

لوقا 5:17 ''اِس پر رسولوں نے خُداوند سے کہا ہمارے ایمان کو بڑھا۔''

جب ہم اعمال اور خطوط میں سے پڑھتے ہیں تو ہم بڑھتے ہوئے ایمان کی متعدد مثالیں دیکھتے ہیں ۔ خُداوند کی طرف سے اپنے بڑھتے ہوئے ایمان کے ساتھ شاگردوں نے عظیم کارنامے سرانجام دیئے۔

تُمہارا ایمان کہاں ہے؟

یسوع نے طوفان کو تھما دِیا

شاگردوں نے دُنیا کے سب سے بڑے اُستاد سے تعلیم پائی تھی ۔ اور پھر بھی جب مُشکلات آئیں تو وہ خوف میں ردِعمل کرتے ہوئے یسوع کے پاس بھاگے آئے۔

لوقا 8:25-22 ''پھر ایک دن ایسا ہوا کہ وہ اور اُس کے شاگرد کشتی میں سوار ہوئے اور اُس نے اُن سے کہا آؤ جھیل کے پار چلیں ۔ پس وہ روانہ ہوئے۔ مگر جب کشتی چلی جاتی تھی تو وہ سو گیا اور جھیل پر بڑی آندھی آئی اور کشتی پانی سے بھری جاتی تھی اور وہ خطرہ میں تھے۔ اُنہوں نے پاس آ کر اُسے جگایا اور کہا کہ صاحب صاحب ہم ہلاک ہوئے جاتے ہیں! اُس نے اُٹھ کر ہوا کو اور پانی کے زور شور کو جِھڑکا اور دونوں تھم گئے اور امن ہو گیا۔ اُس نے اُن سے کہا تُمہارا ایمان کہاں گیا؟ وہ ڈر گئے اور تعجب کر کے آپس میں کہنے لگے کہ یہ کون ہے؟ یہ تو ہوا اور پانی کو حُکم دیتا ہے اور وہ اُس کی مانتے ہیں۔''

اُنکی زندگیاں بچا لی گئیں تھیں ، اور پھر بھی شاگرد اس بات سے خوف زدہ تھے کہ ہوا اور پانی نے بھی یسوع کی تابعداری کی تھی ۔ یسوع کا جواب کیا تھا؟ ''تُمہارا ایمان کہاں ہے؟''

ہم بھی یہ کر سکتے ہیں

یسوع کے سوال میں ایک اشارہ ہے، ''میں نے ایمان سے طوفان کو تھمایا۔ تُم نے ایسا کیوں نہ کِیا؟''
شاگردوں نے طوفان میں خوف، شک اور بے اعتقادی میں عمل کِیا۔ یسوع نے ایمان میں عمل کِیا۔ جب یسوع نے پوچھا، ''تُمہارا ایمان کہاں ہے؛'' وہ اُنہیں بتا رہا تھا کہ اگر وہ ایمان میں عمل کرتے تو وہ طوفان کو تھما سکتا تھے۔
یسوع نے اِس سچائی کو بڑا واضع کر دِیا جب اُس نے اپنے شاگردوں کو یہ بتایا،
یوحنا 12:14 ''مَیں تُم سے سچ کہتا ہوں کہ جو مُجھ پر ایمان رکھتا ہے یہ کام جو مَیں کرتا ہوں وہ بھی کرے گا بلکہ اِن سے بھی بڑے کام کرے گا کیونکہ مَیں باپ کے پاس جاتا ہوں۔''

☆ حقیقی ایمان

ایمان خُدا کو جاننے اور خاص حالات میں اُس کی مرضی کو جاننے سے آتا ہے۔
اس صورتحال میں خُدا کی مرضی کیا تھی؟
یسوع نے کہا تھا، ''آؤ جھیل کے اُس پار چلیں۔'' مگر اُنہوں جانا ہی نہیں تھا کہ یسوع کون تھا۔ اُنہوں نے معجزات دیکھتے تھے مگر جو قُدرت اُس کے اندر تھی اُسے وہ ابھی تک سمجھ نہیں پائے تھے۔ اِبنِ آدم نے کہا تھا، ''آؤ اُس پار چلیں،'' اور خُدا کی قُدرت ان اِلفاظوں میں تھی۔
اُس دن یسوع نے اپنے شاگردوں سے پوچھا تھا کہ، ''تُمہارا ایمان کہاں ہے؟'' آج وہ ہم میں سے بھی کئی لوگوں سے یہ سوال پوچھ رہا ہے۔
اُن کے پاس خُدا کی مرضی تھی جو اُن پر ظاہر کی گئی تھی، ''پار جاؤ،'' مگر جب آزمایش آئی تو وہ چِلا اُٹھے، ''ہم ہلاک ہوئے جاتے ہیں!''
آج ہمارے پاس خُدا کا لِکھا کلام موجود ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ خُدا کی کیا مرضی ہے اور پھر بھی کئی لوگ ہلاک ہو رہے ہیں۔
ہوسیع نے لِکھا،
ہوسیع 6:4 ''میرے لوگ عدمِ معرفت سے ہلاک ہوئے۔ چونکہ تو نے معرفت کو رد کِیا اِس لئے مَیں بھی تُجھ کو رد کروں گا تاکہ تُو میرے حضور کاہن نہ ہو اور چونکہ تُو اپنے خُدا کی شریعت کو بھول گیا ہے اِس لئے مَیں بھی تیری اولاد کو بھول جاؤں گا۔''
اپنے ایمان کو تعمیر کرنے کیلیئے ضروری ہے کہ ہم اُس کے کلام کا علم حاصل کریں۔ پھر ہم اُس کلام پر یقین، غور و فِکر اور عمل کریں۔
حقیقی ایمان کی بُنیاد ہمیشہ خُدا کو جاننے اور ہماری صورتحال میں اُس کی مرضی کو جاننے پر ہے۔

☆ ہمارے مُنہ میں ہے

شاگرد چِلا اُٹھے، ''اُستاد، اُستاد، ہم ہلاک ہوئے جاتے ہیں!'' فطرتی عالم میں ہر کوئی ہی اُن سے مُتفق ہوتا۔

غور کریں کہ یسوع اُن کے ساتھ مُتفق نہ تھا۔ وہ دلیری سے حرکت میں آیا، کھڑا ہوا، ایمان میں عمل کِیا اور ہوا اور لہروں کو جھڑکا۔ شاگرد خوف میں چِلائے۔ ایمان میں کوئی خوف نہیں ہوتا۔ خوف براہ راست ایمان کے مُخالِف ہے۔ خوف براہ راست ایمان سے دُور جا رہا ہے۔ جہاں خوف حُکمرانی کرتا ہے وہاں ایمان فعال نہیں ہو سکتا۔

یسوع اِختیار میں اُٹھا اور روحانی عالم میں بولا۔

جب ہمارا ایمان ہوتا ہے تو ہم اُسے بولتے ہیں۔ ایمان ہمارے مُنہ میں ہے۔ ایمان ہماری روحوں میں آتا ہے مگر یہ ہمارے مُنہ میں ہوتا ہے۔

رومیوں 8:10 ''بلکہ کیا کہتی ہے؟ یہ کہ کلام تیرے نزدیک ہے بلکہ تیرے مُنہ اور تیرے دل میں ہے۔۔۔''

ہمارے ذہنوں میں جنگ

خُدا کا دِیا ہوا کمپیوٹر

جب خُدا نے نسلِ انسانی کو تخلیق کِیا، تو خُدا نے ہمیں حیرت انگیز جبلی کمپیوٹر عطا کِیا۔ یہ ہمارا ذہن ہے۔ یہ ایک پیچیدہ اور حیرت انگیز اوزار ہے۔ ہم نے سے کئی لوگوں نے اِس اوزار کو نظر انداز کِیا ہے۔ ہم نے اِسے ایسے ہی سمجھ رکھا ہے اور یہ کیسے کام کرتا ہے اِس کی سمجھ حاصل کرنے کیلئے ہم نے وقت نہیں نِکالا۔

کمپیوٹر، جِسے ہم میں سے زیادہ تر لوگ اس سے واقف ہیں، یہ تقریباً ہر جگہ ہی ہیں۔ اِن میں سے کُچھ کمپیوٹر پیچیدہ ریاضی کی مُشکلات کیلئے اِستعمال کئے جاتے ہیں۔ بعض تصویروں اور گرافِکس کو نِکھار سکتے ہیں اور کیٹالاگز (catalogs)، کِتاب کا کور اور پوسٹر بنا سکتے ہیں۔ بعض پیچیدہ انیمیشن (animations) کرتے ہیں۔ پھر بھی بعض ماہرِ تعمیرات گھروں، شوپنگ سینٹروں اور بڑی آفس کی عمارتوں کے نقشے بنانے کیلئے استعمال کرتے ہیں۔ بُنیادی طور پر تمام کمپیوٹر ایک طرح کام کرتے ہیں۔ یہ وہ پروگرام ہیں جنھیں انسٹال کِیا جاتا ہے اور یہ فرق پیدا کرتے ہیں۔

☆ گندگی اندر۔۔۔گندگی باہر

ہم اپنے کمپیوٹر کے بارے جو پہلی چیز سیکھتے ہیں وہ یہ کہ اگر ہم غلط معلومات ڈالیں گے تو ہمیں نتیجہ میں بھی غلط معلومات فراہم ہوں گی۔

ہمارے انسانی کمپیوٹر، ہمارے ذہن، ہماری پیدائش کے لمحہ سے ہی معلومات حاصل کرنا شروع کر دیتے ہیں۔۔۔ اچھی چیزیں، بُری چیزیں، چیزیں جو ہم سُنتے، دیکھتے، سونگھتے، چھوتے یا دیکھتے ہیں۔ ہم اپنے اردگرد کے لوگوں، کِتابوں اور ٹیلی وژن سے سیکھتے ہیں۔ ہم جس چیز کے ساتھ رابطے میں آتے ہیں وہ ہمارے کمپیوٹروں میں چلا جاتا ہے۔

بہتوں کو اُنکے تجربات اور دوسروں کے اِلفاظوں سے سیکھایا گیا کہ وہ نا کام ہیں۔۔۔اور یہ کہ وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔''تم کبھی بھی کُچھ ٹھیک نہیں کر سکتے!'' شاید یہ اُنہیں غُصے میں کہا گیا ہو۔افسوسناک سچائی یہ ہے کہ اگر ایک بار اِسے قبول کر لیا جائے تو اُن کے ذہن اُس نقطہ سے اُسے سچ بنالیں گے۔وہ خود کو شِکست دے دیں گے۔وہ کبھی کامیاب نہیں ہوں گے۔

بہتوں کو یہ سیکھایا گیا کہ وہ دوسروں کی مانند ذہین نہیں ہیں۔''تُم کیسے اِتنے بیوقوف ہو سکتے ہو!'' یہ کُچھ ایسا ہے جِسے شاید اُنہوں نے بار بار سُنا ہو۔اور جب یہ تصویر اُن کے ذہنوں میں چھپ جاتی ہے تو وہ اپنے اردگرد کے لوگوں کی مانند ذہین نہیں نظر آئیں گے۔صلاحیت تو موجود ہے مگر اُنکے ذہن منفی تصویریں دِکھائیں گے اور یہ اُن کی حقیقت بن جائے گا۔

ہمیں سیکھائی گئی بُری تصویروں کی فہرست نہ ختم ہونے والی ہے۔ہم موٹے ہیں۔ہم بدصورت ہیں۔ہم دوست نہیں بنا سکتے۔ہمیں کوئی بھی پسند نہیں کرتا۔یہ تمام چیزیں، یہ تمام منفی عمل، جنہیں ہم نے سالہا سال حاصل کِیا ہے، تب تک نہایت اہم ہیں جب تک ہم یہ سمجھنا شروع نہیں کر دیتے کہ ہمارے ذہن کیسے کام کرتے ہیں۔۔۔جب ہم یہ سمجھنا شروع کر دیتے ہیں کہ ہمیں خُدا کا ذہن دِیا گیا ہے۔

ہمیں ویسا شخص نہیں بننا جیسا منفی الفاظ اور اعمال نے ہمیں بنانا چاہا ہے۔خُدا نے ہم میں سے ہر ایک کو اپنی شخصیت پر اِختیار دِیا ہے کہ ہمیں کیا بننا ہے۔

اپنے ہدف کے میکنزم (Mechanism) کو مرتب کرنا

ہمارے پاس خُدا کا دِیا گیا ہدف کا میکنزم ہے۔ہم جو ہدف ٹھہرائیں گے ہمارا ذہن اُنہیں حاصل کرے گا، چاہے یہ ہدف منفی ہوں یا مُثبت۔سب سے زیادہ ضروری یہ کہ ہم ٹھہرائے گئے اہداف کو پہچانیں جو ہمیں شِکست دیں گے اور اُنہیں تبدیل کریں گے! ہمیں نئے روح کی راہنمائی میں اہداف ٹھہرانے ہیں۔

☆غور و فِکر

کُچھ غور و فِکر کرنے میں یہ محسوس کرتے ہوئے خوف کا شِکار رہیں کہ یہ دوسرے مذاہب کا حِصہ ہے۔مگر غور و فِکر ہمارے ذہن کا ایک طاقتور اوزار ہے اور ہمیں خُدا کے کلام پر دھیان گیان کرنے کا حُکم دِیا گیا ہے۔۔۔نہ کہ ہمارے اپنے اہداف یا خوابوں پر بلکہ دِن رات اُس کے کلام پر۔خُدا کے کلام پر دھیان گیان کرنا ہمیں اپنی زندگی کے اہداف ٹھہرانے میں مدد دے گا۔

زبوروں میں ہم مُبارک شخص کے بارے میں پڑھتے ہیں

زبور 2:1 ''بلکہ خُداوند کی شریعت میں اُس کی خوشنودی ہے اور اُسی کی شریعت پر دِن رات اُس کا دھیان رہتا ہے۔''

اور یشوع میں ہم پڑھتے ہیں،

یشوع 8:1 ''شریعت کی یہ کتاب تیرے مُنہ سے نہ ہٹے بلکہ تُجھے دِن اور رات اِسی کا دھیان ہوتا کہ جو کُچھ اِس میں لِکھا

ہے اُس سب پر تُو اِحتیاط کر کے عمل کر سکے کیونکہ تب ہی تُجھے اِقبال مندی کی راہ نصیب ہو گی اور تُو خوب کامیاب ہو گا۔''
جب ہم خُدا کے کلام پر دھیان گیان کرتے ہیں تو یہ ہمارا حصہ بن جاتا ہے اور اور کُچھ لِکھا ہے ہم اِس پر ''عمل کرنا'' شروع کر دیتے ہیں۔

☆تصورات

تصور کرنا دھیان گیان کرنے جیسا ہی ہے۔ جب ہم خُدا کے کلام پر دھیان گیان کرتے ہیں تو ہمیں تصور کرنے یا خود کو ایسا کرتے دیکھنے کی ضرورت ہے۔

پیدائش 11 باب میں خُدا ایک اپنی مرضی کے مغرور لوگوں کے بارے میں بات کر رہا تھا جب اُس نے کہا،

پیدائش 6:11 ''۔۔۔وہ جو یہ کرنے لگے ہیں تو اب کُچھ بھی جِس کا وہ اِرادہ کریں اُن سے باقی نہ چھوٹے گا۔''

خُدا نے کہا اگر وہ تصور کر سکتے تو وہ اِسے کر بھی سکتے تھے۔ اب اِسے مثبت سمت کی جانب پلٹ کر دیکھیں۔ یسوع نے کہا جو کام وہ کرتا ہے ہم بھی کر سکتے ہیں۔ تو ہمیں اناجیل پڑھتے ہوئے یہ تصور کرنے کی ضرورت ہے کہ ہم وہ کر رہے ہیں جو یسوع نے کِیا۔ یسوع نے بیماروں کو شِفا بخشی۔ یسوع نے مُردوں کو زندہ کِیا۔ یسوع نے طوفان تھما دیا۔ یسوع نے بڑی بھیڑ کو کھلایا۔

جیسے ہم خُدا کے کلام پر دھیان گیان کرتے ہیں اور خود کو ایسا کرنے کا تصور کرتے ہیں، جب ہم اِسے اپنے ہاتھ سے ہونے کا تصور کرتے ہیں تو ہمارا ایمان بڑھے گا اور ہم مافوق الفطرت میں چلیں گے، ایمان کا عالم جو خُدا اپنے ایمانداروں کے لئے خواہش رکھتا ہے۔

مُثبت سوچوں اور اقراروں کی قُدرت پر کتابیں لکھی گئی ہیں اور وہ سچ ہیں۔ بعض کہتے ہیں ''ہمیں وہ مِلتا ہے جو ہم کہتے ہیں'' اور کرتے ہیں۔ یہ فطرتی ذہن کے قوانین ہیں۔ ہمارا ذہن اسی طریقے سے کام کرتا ہے۔ یہ اپنے ذہن کو مُثبت اہداف پر مرتب کرنے کا عمل ہے، مگر اس سے بڑھ کر بھی ایک قدم ہے۔

اپنے ذہن کو نیا بنانا

خُدا کے کلام کی قُدرت سے ذہن نیا ہو جاتا ہے۔ روح القدس کی راہنمائی سے اپنے ذہن کے اہداف کو مرتب کِیا جاتا ہے۔

پولُس رسول نے لِکھا،

رومیوں 2:12 ''اور اِس جہان کے ہم شکل نہ بنو بلکہ عقل نئی ہو جانے سے اپنی صورت بدلتے جاؤ تا کہ خُدا کی نیک اور پسندیدہ اور کامل مرضی تجربہ سے معلوم کرتے رہو۔''

☆معقول ترتیب بنانا

بنی نوع انسان تہری شخصیت ہے۔ ہم روح (دِل) ہیں، اور جان (ذہن) اور بدن (جسم) رکھتے ہیں۔ ذہن اور جذبات روح پر حُکمرانی کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور یہ ایک خطرناک چیز ہے۔

ہمارا ذہن حیرت انگیز اوزار ہے جسے خُدا نے معلومات ذخیرہ کرنے کے لئے تخلیق کِیا ہے۔ یہ کِسی بھی ایجاد کردہ کمپیوٹر سے افضل ہے مگر ذہن روحانی شخصیت پر حُکمرانی کرنے کیلئے تخلیق نہیں کِیا گیا تھا۔ ذہن صحیح یا غلط معلومات فراہم کرسکتا ہے۔ ہماری روح کی شخصیت آسمانی مُقاموں میں مسیح کے ساتھ بیٹھی ہے۔

افسیوں 5-6:2 ''جب قصوروں کے سبب سے مُردہ ہی تھے تو ہم کو مسیح کے ساتھ زندہ کِیا۔ (تُم کو فضل ہی سے نجات مِلی ہے)۔ اور مسیح یسوع میں شامل کرکے اُس کے ساتھ جلایا اور آسمانی مُقاموں پر اُس کے ساتھ بِٹھایا۔''

سلیمان نے لِکھا کہ ہمیں اپنے فہم پر تکیہ نہیں کرنا اُس کی بجائے ہمیں پورے دِل کے ساتھ خُداوند پر بھروسہ کرنا ہے، (اِمثال 5:3)۔

☆تھوڑی سچائی۔۔۔تھوڑا دھوکہ

جب ہم روح میں چلنے کی کوشش کریں گے تو شاید ہمیں جنگ کا سامنا کرنا پڑے۔ بہتوں کیلئے، ہمارے ذہن قابو میں رکھنے کیلئے استعمال کئے جائیں۔ شاید ہم نے پوری زندگی خُدا کے کلام کے مُطالعہ میں گذاری ہو۔ شاید ہماری نوٹ بُک ہمارے مُطالعہ اور نتائج کے ساتھ بھری پڑی ہوں۔ شاید ہم نے عقائد کی قبولیت سے پیشگی بھی خُدا کے کلام کا مُطالعہ کِیا ہو۔ شاید ہم اپنے یقین کو ثابت کرنے کیلئے مُطالعہ میں بہت وقت گُزارہ ہو۔

شاید ہمیں نہایت پڑھے لِکھے مردوزن نے سیکھایا ہو کہ روح القدس کی نعمتیں ختم ہو چُکی ہیں۔۔۔اور یہ کہ وہ کِسی مُختلف صورت کیلئے تھیں۔ شاید ہمیں یہ سیکھایا گیا ہو کہ الٰہی شِفا ہمارے دور کیلئے نہیں تھی۔۔۔ یہ کہ غیر زُبانوں میں بولنے کی نعمت، غیر زُبانوں کے ترجُمے کی نعمت، حِکمت کا کلام، علمیت کا کلام اور معجزات کی قُدرت کی نعمتیں آج کے لئے نہیں ہیں۔

بہرحال جب خُدا کے ساتھ ہماری حقیقی مُلاقات ہوتی ہے اور روح کی چیزیں ہمارے لئے حقیقی بن جاتی ہیں تو ضروری ہے کہ ہمارے ذہن نئے ہوجائیں۔ ہمیں واپس جاکر ہر صحیفے کو پڑھنا ہے، اور اپنے شخصی خیالات کو ایک جانب رکھنا ہے اور خُدا کو اُس کے کلام کو ظاہر کرنے کا موقع دینا ہے۔

کئی مابعدالطبیعاتی اور سائنسی سوچ کے مذاہب سے آئے ہیں۔ بعض ایسے گھرانوں سے آئے ہیں جہاں خُدا کے کلام کا تمسخر اُڑایا گیا تھا اور جہاں اعلیٰ ترین علم کو ایک چوکی پر رکھ کے اُس کی پرستش کی جاتی تھی۔

ضروری ہے کہ ہم سب اُس نقطہ پر آجائیں جہاں ہم پولُس کے ساتھ مِل کر یہ کہہ سکیں،

رومیوں 3-4:3 ''اگر بعض بے وفا نکلے تو کیا ہوا؟ کیا اُن کی بے وفائی خُدا کی وفاداری کو باطِل کرسکتی ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ خُدا سچا ٹھہرے اور ہر ایک آدمی جھوٹا۔۔۔''

ہمیں دانستہ طور پر اُن چیزوں کو نِکال دینا چاہیے جو ہمیں خُدا کے کلام کے مُتضاد سِکھائی گئی تھیں۔

☆ سوچوں کو غلام بنانا

ہماری سوچیں کہاں سے آتی ہیں؟ اِس کا جواب آسان ہے، ''ہر طرف سے۔'' ہم پر ہماری پانچ حِسوں سے۔۔۔ ہمارے ساتھیوں۔۔۔ ٹیلی وژن سے۔۔۔ کتابوں سے۔۔۔ ہمارے ماضی سے۔۔۔ مسلسل سوچوں کی گولہ باری ہوتی رہتی ہے۔

دو طرح کی سوچیں ہوتی ہیں۔ ایک وہ جن کا آغاز خُدا کے کلام سے ہوتا ہے، اچھی تعلیم، یا خود خُدا کی طرف سے اور ایک وہ سوچیں ہوتی ہیں جن کا تعلق شیطان کی بادشاہی سے ہوتا ہے۔

پولُس نے لِکھا کہ ہمیں،

2 کرنتھیوں 5:10 ''چُنانچہ ہم تصورات اور ہر ایک اونچی چیز کو جو خُدا کی پہچان کے برخلاف سر اُٹھائے ہوئے ہے ڈھا دیتے ہیں اور ہر ایک خیال کو قید کر کے مسیح کا فرمانبردار بنا دیتے ہیں۔''

یہ آیت پڑھنے میں بہت آسان ہے اس کے برعکس اِسے مشق میں لانا مُشکل ہے۔ پولُس نے لِکھا کہ ہمیں ہر ایک سوچ کو مسیح کی غُلامی میں لانا ہے۔ اس کا مطلب یہ کہ ہر بار جب ہم اپنے اندر روح کو بُجھا ہوا محسوس کریں تو ہمیں ہر جھوٹے اِلفاظ یا سوچ کی تردید کرنی ہے جسے ہم نے ابھی حاصل کِیا ہے۔

جتنا زیادہ وقت ہم خُدا کے ساتھ، اُس کے کلام میں اور دُعا میں گُزاریں گے ہماری سوچوں کی ابتدا اُتنی ہی اُس سے ہوگی اور ہم اُتنے ہی اپنے ایمان میں مضبوط ہوتے جائیں گے۔ ہمارے ذہن فطرت سے مافوق الفطرت میں تبدیل ہو جائیں گے۔

اِمثال میں ہم سیکھتے ہیں،

امثال 7:23 ''کیونکہ جیسے اُس کے دِل کے اندیشے ہیں وہ ویسا ہی ہے۔۔۔''

☆ کُچھ مِثالیں

جب ہمیں نئے طریقے، نئی معلومات، نئے پروگرام سیکھنے کا چیلنج درپیش ہو تو ہم کہہ سکے ہیں، ''مسیح میں مَیں سب کُچھ کر سکتا ہوں جو مُجھے طاقت بخشتا ہے۔''

جب ہمیں یا ہمارے کسی دوست کو شِفا کی ضرورت ہو تو ہم کہہ سکتے ہیں، ''یسوع نے کہا، 'ہم بیماروں کو چنگا کر سکتے ہیں۔' یسوع نے کہا، اپنے ہاتھ بیماروں پر رکھتو گے تو وہ چنگے ہو جائیں گے۔' یسوع نے کہا۔۔۔''

جب خِدمت میں ہم خوف کا شِکار رہوں تو کہہ سکتے ہیں، ''خُداوند کا روح مُجھ پر ہے۔ اس لئے کہ اُس نے مُجھے غریبوں کو خوشخبری دینے کے لئے مسح کِیا۔ اُس نے مُجھے بھیجا ہے کہ قیدیوں کو رہائی اور اندھوں کو بینائی پانے کی خبر سُناؤں۔ کُچلے ہوؤں کو آزاد کروں۔''

جب ماضی کی شِکست کے مناظر ہمارے ذہنوں میں آئیں تو ہم کہہ سکتے ہیں، ''ہاں میں اُس دِن ہارا تھا، مگر میں ناکام نہیں ہوں۔ میں یسوع میں نیا مخلوق ہوں۔ میرے اندر روح القدس کی قوت ہے۔''

روزمرہ کی بُنیاد پر ہم ویسا شخص بننے کیلئے اپنے ذہنوں کی تجدید کر سکتے ہیں جیسا شخص ہونے کیلئے خُدا نے ہمیں تخلیق کِیا ہے۔ پرانے نمونے چھوڑتے ہوئے، خُدا کے کلام کی قُدرت اور روح القدس سے اپنے ذہنوں کی تجدید کرتے ہوئے، ہمارے ذہن ہمارے غیر معمولی اتحادی بن سکتے ہیں جو ہمیں ایمان کے نمونوں میں چلنے میں مدد فراہم کر سکتے ہیں۔

نتیجے میں

جب ہم رومیوں کو پڑھتے ہیں تو ہم میں سے ہر ایک کو اندازہ کو موافق ایمان دِیا گیا ہے۔ جب اِس ایمان کو استعمال کرتے ہیں تو یہ بڑھے گا۔ ہم اپنے اِرد گرد دیکھتے ہیں اور سوچتے ہیں کہ اِس شخص یا اُس شخص کے اندر واقعی ہی ایمان ہے۔ مگر ایمان کا یہ درجہ اُنہیں مافوق الفطرت طریقے سے نہیں دِیا۔ یہ جانفشانی اور ہمیشہ بڑھنے والے ایمان کے وسیلہ سے آیا ہے جب کہ اُنہوں نے زندگی میں طوفانوں اور آزمایشوں کا مُقابلہ کِیا ہے۔

جب ہم اولمپکس (کھیلوں کا مُقابلہ) میں مرد وزن کو دوڑتے، بانس سے کودتے(Pole vault)، سکیٹ(Skate)، اور دوسری کوئی بھی باکمال چیزیں کرتے دیکھتے ہیں تو ہم تعجب کرتے ہیں کہ وہ یہ کام سرانجام دے سکتے ہیں۔ لیکن اگر ہم اُن کے ماضی کو جاننے کیلئے وقت نِکالیں تو ہمیں پتا چلے گا کہ اُنہوں نے مُنظّم مشق کرنے اَور مشقق کرنے اور زیادہ مشق کرنے میں گھنٹے، دِن، مہینے اور سال صرف کئے ہیں۔ بچے ہوتے ہوئے اُنہوں بھی اُسی طرح کرنے میں شروعات کی تھی جیسے اُنکے ِگرد دوسرے سینکڑوں بچے کر رہے تھے۔ لیکن اُن کے اندر بڑھنے کی خواہش تھی۔۔۔ کسی ایک خاص چیز میں بہترین ہونے کی خواہش۔ اور یہ خواہش اُنہیں دوسروں سے قدرے آگے لے گئی۔

جب یسوع کے یہ اِلفاظ جو اُس نے کہے، ''جو کام میں کرتا ہوں تُم بھی کرو گے'' ہمارے لئے حقیقی بن جاتے ہیں تو ہم اناجیل کو نئے طریقے سے پڑھنا شروع کر دیتے ہیں۔ جب بھی ہم اُن معجزات کو پڑھتے ہیں جو یسوع نے کئے، ہم کہیں گے، ''میں بھی یہ کر سکتا ہوں۔ میں اس بیمار کو شِفا دے سکتا ہوں۔ میں طوفان کو تھما سکتا ہوں۔ میں مُردوں کو زندہ کر سکتا ہوں۔'' یسوع کے الفاظ ہمارے لئے چیلنج بن جائیں گے اور خُدا ہمیں ہمارے ایمان کی مشق کرنے کیلئے ہمارے اِرد گرد مواقع دِکھانا شروع کر دے گا۔ ہم اپنے ایمان کی مشق کرنا شروع کر دیں گے اور ہمارا ایمان بڑھے گا، اَور بڑھے گا اور بڑھتا جائے گا۔

سوالات برائے نظرِ ثانی

1۔ یسوع نے کیوں رائی کے دانہ کے ایمان کو پسند کیا اور آج یہ کیسے آپ کیلئے حوصلہ افزا ہے؟

2۔ ہمارے ذہنوں کی تجدید کا ہمارے ایمان کے ساتھ کیا تعلق ہے؟

سبق نمبر 6

اپنے ایمان کو مضبوط کرنا

جب ایمان کمزور معلوم ہوتا ہے

اگر ہمارا ایمان کمزور معلوم ہوتو اِس کی ایک وجہ ہے۔ جب ہم مندرجہ ذیل فہرست کو دیکھتے ہیں تو یہ اہم ہے کہ ہم خُدا سے مانگیں کہ وہ ہمیں حکمت دے۔ شیطان بھائیوں پر اِلزام لگانے والا ہے اور ہمیں کبھی بھی خود پر بھاری الزام عائد نہیں کرنا۔

خُدا کے ساتھ ہمارا رشتہ

خُدا کے ساتھ ہمارا شخصی رشتہ کیسا ہے؟ کیا ہم بھلے کام کرنے میں زیادہ ہی مصروف ہو گئے ہیں، حتیٰ کے خِدمت کرنے میں کہ ہم نے اُس کے ساتھ اپنا قریبی شتہ کھو دِیا ہے؟

ایک کہاوت ہے، ''زیادہ مصروفیت ہماری جانوں میں بانجھ پن کو لے کر آ سکتی ہے۔''

کیا ہم نے اپنی ترجیحات کو بدل دِیا ہے؟ کیا ہم نے اِس انداز سے سوچنا شروع کر دِیا ہے کہ ہم خُدا کیلئے سب کُچھ کر سکتے ہیں اور ہم اپنی ہی نظروں میں اہم بنتے جا رہے ہیں؟

یقینی طور پر پولُس رسول ایک مصروف شخص تھا مگر اُس نے لِکھا،

رومیوں 3b:12 ''۔۔۔اُس سے زیادہ کوئی اپنے آپ کو نہ سمجھے بلکہ جیسا خُدا نے ہر ایک کو اندازہ کے موافق ایمان تقسیم کِیا ہے اعتدال کے ساتھ اپنے آپ کو ویسا ہی سمجھے۔''

ہمیں خود کو اِس طرح ناپنا ہے کہ خُدا کون ہے اور وہ ہمارے لئے کیا کر سکتا ہے، نہ کہ اس طرح کہ ہم کون ہیں اور ہم اُس کیلئے کیا کر سکتے ہیں۔

خاندان کے ساتھ رشتہ

ہمیں اپنے شریکِ حیات اور خاندان کے ساتھ اپنے رشتے کو دیکھنا۔ کیا ہم نے رنجش کو آنے کا موقع دِیا ہے؟

افسیوں 4:32-31 ''ہر طرح کی کی تلخ مزاجی اور قہر اور غُصہ اور شور و غل اور بدگوئی ہر قِسم کی بدخواہی سمیت تُم سے دور کی جائیں۔ اور ایک دوسرے پر مہربان اور نرم دِل ہو اور جس طرح خُدا نے مسیح میں تُمہارے قصور معاف کئے ہیں تُم بھی ایک دوسرے کے قصور معاف

کروں۔''

دوستوں کے ساتھ تعلقات

کیا ہم ایسے لوگوں کے ساتھ گھرے ہیں جو ایمان میں مضبوط ہیں؟ ایسے لوگ جو کُچھ بھی کرنے سے پہلے خُدا کو آگے رکھتے ہیں؟ یا کیا ہم نے دوسروں کو ہمارے اوپر شک اور بے اعتقادی ڈالنے کی اِجازت دی ہے؟

ہمارا تعلق کن لوگوں کے ساتھ ہونا چاہیے داؤد نے اُس بارے میں لِکھا،

زبور 1:3-1 ''مُبارک ہے وہ آدمی جو شریروں کی صلاح پر نہیں چلتا اور خطا کاروں کی راہ میں کھڑا نہیں ہوتا اور ٹھٹھا بازوں کی مجلس میں نہیں بیٹھتا۔ بلکہ خُداوند کی شریعت پر دِن رات اُس کا دھیان رہتا ہے۔ وہ اُس درخت کی مانند ہوگا جو پانی کی ندیوں کے پاس لگایا گیا ہے۔ جو اپنے وقت پر پھلتا ہے اور جس کا پتا بھی نہیں مُرجھاتا۔ سو جو کُچھ وہ کرے بارور ہوگا۔''

ایک گُناہ آلودہ طرزِ زندگی

ہم ایک ایسے دور میں رہتے جہاں گُناہ آلودہ طرزِ زندگی کو نظر انداز کِیا جا رہا ہے۔ مردوزن سمجھتے ہیں کہ وہ یسوع کے پیروکار ہیں مگر وہ کلام ِ تنبیہ کو نظر انداز کر رہے ہیں۔ خاص طور پر تب گُناہ کی روشوں میں پھسل جانا آسان ہے جب وہ لوگ یہ کام کر رہے ہوں جو ہمارے رفیق ہیں۔ ہم اپنے ذہنوں سے لاکھ وجوہات پیش کر سکتے ہیں کہ خُدا اس کی پرواہ نہیں کرتا اور ہر قسم کے بہانے بنا سکتے ہیں مگر ہماری روحیں قائل نہیں ہیں۔ امثال میں ہم پڑھتے ہیں،

اِمثال 2:21 ''اِنسان کی ہر ایک روِش اُس کی نظر میں راست ہے پر خُداوند دِلوں کو جانچتا ہے۔''

اگر ہماری زندگی میں گُناہ ہے چاہے ہم نے خود کو اپنے ذہن کے علاقے میں جِتنا بھی قائل کِیا ہے کہ خُدا کے سامنے یہ دُرست ہے، پھر بھی ہم ایمان نہیں رکھ سکتے کیونکہ ہماری روحیں قائل نہیں ہیں۔

گُناہ کو سامنے رکھتے ہوئے ہم ماضی کے گُناہوں کی بات نہیں کر رہے جو پہلے سے معاف کئے جا چُکے ہیں۔ ہم حال کے گُناہوں کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔ شیطان کوشش کرے گا کہ ہم ماضی کے گُناہوں پر نظر کریں۔ وہ بھائیوں پر الزام لگانے والا ہے۔ اگر خُدا کہتا ہے کہ ہم معاف کئے گئے ہیں تو ہم معاف کئے جا چُکے ہیں۔ ہمیں ہر اُس چیز میں جانے اور دوبارہ معافی مانگنے کی ضرورت نہیں ہے جو کبھی واقع ہوئی تھی۔

یسعیاہ 43:25-24 ''تُو نے روپیہ سے میرے لئے اگر کو نہیں خریدا اور تُو نے مُجھے اپنے ذبیحوں کی چربی سے سیر نہیں کِیا لیکن تُو نے اپنے گُناہوں سے مُجھے زیر بار کِیا اور اپنی خطاؤں سے مُجھے بیزار کر دِیا۔ مَیں ہی وہ ہوں جو اپنے نام کی خاطر تیرے گُناہوں کو مِٹاتا ہوں اور مَیں تیری خطاؤں کو یاد نہیں رکھوں گا۔''

یہ خُدا کا منصوبہ نہیں ہے کہ ہم بار بار ماضی میں جائیں اور اُس پر اپنی خطاؤں کا بوجھ ڈالیں۔ اگر آپ جانتے ہیں کہ آپکی زندگی میں کوئی مسئلہ ہے تو اپنے شریکِ حیات سے نہ پوچھیں کہ کہیں آپکی زندگی میں کوئی گُناہ تو نہیں۔ اپنے دوست سے نہ پوچھیں۔ خُدا سے کہیں کہ وہ آپکے لئے واضع کرے کہ آپکی زندگی میں ایسا کچھ تو نہیں جِسے آپ صیحح ثابت کر رہے ہیں مگر وہ چاہتا ہے کہ آپ اُسے دُور کریں، اور پھر اُس کی سُننے کی توقع میں کان دھریں۔

اگر کوئی گُناہ ہے تو ہم کیا کریں؟

1 یوحنا 9:1 ''اگر گُناہوں کا اِقرار کریں تو وہ ہمارے گُناہوں کے معاف کرنے اور ہمیں ساری ناراستی سے پاک کرنے میں سچا اور عادِل ہے۔''

نامعافی

یسوع نے کہا،

مرقس 11:26-24 ''اِس لئے مَیں تُم سے کہتا ہوں کہ جو کُچھ تُم دُعا میں مانگتے ہو یقین کرو کہ تُم کو مِل گیا اور وہ تُم کو مِل جائے گا۔ اور جب کبھی تُم کھڑے ہوئے دُعا کرتے ہو اگر تُمہیں کسی سے کُچھ شِکایت ہو تو اُسے معاف کرو تاکہ تُمہارا باپ بھی جو آسمان پر ہے تُمہارے گُناہ معاف کرے۔ (اور اگر تُم معاف نہ کرو گے تو تُمہارا باپ جو آسمان پر ہے تُمہارے گُناہ بھی معاف نہ کرے گا)۔''

معاف کرنا ایسی چیز نہیں ہے کہ ہم بہانا کریں کہ کُچھ رونما نہیں ہوا۔ معاف کرنے کیلئے ہمیں تسلیم کرنا ہے کہ یہ ہوا تھا اور پھر اُس شخص کو اس سے جڑی صورتحال کو مُکمل حواس میں معاف کرنے کا فیصلہ کرنا ہے۔

کیا آپکو یاد ہے جب پطرس یسوع سے معافی کے بارے پوچھ رہا تھا؟

متی 18:22-21 ''اُس وقت پطرس نے پاس آکر اُس سے کہا اَے خُداوند اگر میرا بھائی میرا گُناہ کرتا رہے تو مَیں کِتنی دفعہ اُسے معاف کروں؟ کیا سات بار تک؟ یسوع نے اُس سے کہا مَیں تُجھ سے یہ نہیں کہتا کہ سات بار بلکہ سات دفعہ کے ستر بار تک۔''

اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم ہر واقع کو لِکھیں اور ستر بار کی گُنتی کریں اور معاف کریں۔ وہ جانتا تھا کہ اگر ہم نے ستر بار معاف کِیا تو ہم معاف کرنے کا ایک نمونہ تعمیر کر لیں گے۔

ہمیں سیکھنا ہے کہ ہم جلد معاف کرنے والے ہوں۔ بطور ایماندار ہمیں وقتاً فوقتاً در کِیا، دھوکا دِیا اور زخمی کِیا جائے گا۔ اپنے اور خُدا کے درمیان رشتہ کو ہموار رکھنے کیلئے ہمارا ردِعمل یہ ہونا چاہیے کہ ہم جلدی معاف کریں۔

غور کرنے کیلئے سوالات

جب ہم کسی خاص چیز کیلئے خُدا پر یقین کر رہے ہوں اور ہمیں احساس ہو کہ ہمارا ایمان کمزور ہو گیا ہے

ہمیں یقین دہانی کرنی ہے کہ ہمارے ایمان کی بُنیاد خُدا کے کلام پر ہے۔ چار سوالات ہیں جو ہمیں خود سے پوچھنے ہیں۔

☆ میری صورتحال کیلئے خُدا کا کلام کیا کہتا ہے؟

یہ عام کلام نہیں ہونا ہوسکتا۔ ضرور ہے کہ یہ خاص کلام ہو۔ میں کِن آیات پر اپنے ایمان کی بُنیاد رکھ رہا ہوں؟ یہ اسطرح نہیں ہوسکتا کہ، ''کسی جگہ وہ آیت نہیں تھی جو یہ کہتی ہے۔۔۔'' ضرور یہ، ''خُدا کا کلام کہتا ہے۔۔۔''

☆ کیا میں یقین رکھتا ہوں کہ اُس کا کلام شک کے سایہ کی دسترس سے زیادہ سچا ہے؟

یعقوب 1:8-6 ''مگر ایمان سے مانگے اور کُچھ شک نہ کرے کیونکہ شک کرنے والا سُمندر کی لہر کی مانند ہوتا ہے جو ہوا سے بہتی اور اُچھلتی ہے۔ ایسا آدمی یہ نہ سمجھے کہ مُجھے خُداوند سے کُچھ مِلے گا۔ وہ شخص دو دِلا ہے اور اپنی سب باتوں میں بے قیام۔''

☆ کیا میں جانتا ہوں کہ اس سے قطع نظر کہ جو کُچھ میں دیکھتا، یا محسوس کرتا یا جو کُچھ دوسرے کہتے ہیں، خُدا کا کلام سچا ہے؟

رومیوں 4:3 ''ہرگز نہیں۔ بلکہ خُدا سچا ٹھہرے اور ہر ایک آدمی جھوٹا۔ چُنانچہ لِکھا ہے کہ تُو اپنی باتوں میں راست باز ٹھہرے اور اپنے مُقدمہ میں فتح پائے۔''

☆ کیا میں خُدا پر بھروسہ کرسکتا ہوں کہ وہ میرے لئے کلام پورا کرے؟

یسوع نے ہم سے وعدہ کِیا ہے،

متی 22:21 ''اور جو کُچھ دُعا میں ایمان کے ساتھ مانگو گے وہ سب تُم کو مِلے گا۔''

اور اس میں ہم سب شامل ہیں۔

ایمان میں مضبوط ہونا

یوایل میں ہم پڑھتے ہیں،

یوایل 10b:3 ''۔۔۔کمزور کہے کہ مَیں زورآور ہوں۔''

پولُس رسول نے لِکھا،

2 کرنتھیوں 10:12 ''اِس لئے میں مسیح کی خاطر کمزوری میں۔ بے عزتی میں۔ احتیاج میں۔ ستائے جانے میں۔ تنگی میں خوش ہوں کیونکہ جب مَیں کمزور ہوتا ہوں اُسی وقت زورآور ہوتا ہوں۔''

یسوع میں ہم اپنی ہر کمزوری کی جگہ کو قوت کی جگہ میں مُنتقل کر سکتے ہیں۔

کلام میں وقت گذاریں

ہم اپنے ایمان کی تعمیر اُس کے کلام میں وقت گذارنے سے کر سکتے ہیں، خاص طور پر اُس کے

وعدوں میں۔ اُس کے وعدے پڑھنے اور اپنے لئے حقیقی بنانے کے وسیلہ سے۔
ایمان خُدا کا کلام سُنتے رہنے سے آتا ہے، تو اگر ہمارا ایمان کمزور ہے تو ہمیں خُدا کا کلام سنتے رہنے میں وقت گذارنا ہے۔
فلپیوں میں ہم پڑھتے ہیں،
غرض اَے بھائیو!
جتنی باتیں سچ ہیں
جتنی باتیں شرافت کی ہیں
جتنی باتیں واجب ہیں
اور جتنی باتیں پاک ہیں
اور جتنی باتیں پسندیدہ ہیں
اور جتنی باتیں دِلکش ہیں،
غرض جو نیکی اور تعریف کی باتیں ہیں اُن پر غور کِیا کرو۔
اور جو باتیں تُم نے مُجھ سے سیکھِیں اور حاصل کِیں اور سُنیں اور مُجھ میں دیکھِیں اُن پر عمل کِیا کرو تو خُدا جو اِطمینان کا چشمہ ہے تُمہارے ساتھ رہے گا۔'' (فلپیوں 4:9-8)

سورما بنیں

جب ہمیں نا مُمکن لگ رہی صورتحال کا سامنا ہو تو دُنیا آپ سے کہے گی کہ یا تو آپ ''فرار'' ہو جائیں یا ''لڑیں۔'' ڈٹے رہنے اور لڑنے کا عمل ہمارے ایمان کو مضبوط کرے گا۔ یہ وہ وقت ہے جب ایماندار خود کو قائم کریں اور لڑنا شروع کریں۔
پولُس نے افسیوں 6:14-13 میں لِکھا،
''اِس واسطے تُم خُدا کے سب ہتھیار باندھ لو تا کہ بُرے دِن میں مُقابلہ کر سکو اور سب کاموں کے انجام دے کر قائم رہ سکو۔۔۔''
اگر کوئی جنگ نہ ہو تو ہمیں ہتھیاروں کی ضرورت نہیں ہوتی۔
پہلے تِیمُتھیُس میں ہم پڑھتے ہیں،
1 تِیمُتھیُس 6:12 ''اِیمان کی اچھی کُشتی لڑ۔ اُس ہمیشہ کی زندگی پر قبضہ کر لے جس کے لئے تُو بُلایا گیا تھا اور بہت سے گواہوں کے سامنے اچھا اقرار کِیا تھا۔''
پولُس رسول نے ''اچھی کُشتی'' کا حوالہ دِیا ہے۔ اچھی کُشتی تب ہی ہو سکتی ہے جب ہم جیتتے ہیں اور ہم یہ کُشتی صرف ایمان ہی سے جیت سکتے ہیں۔ ہماری لڑائی خون اور گوشت سے نہیں بلکہ روحانی تاریکی کی قوتوں کے ساتھ ہے۔

پولُس ہمیں یاد دِلاتا ہے،

افسیوں 12:6 ''کیونکہ ہمیں خون اور گوشت سے کُشتی نہیں کرنا ہے بلکہ حکومت والوں اور اِختیار والوں اور اِس دُنیا کی تارِیکی کے حاکِموں اور شرارت کی اُن روحانی فوجوں سے جو آسمانی مقاموں میں ہیں۔''

یعقوب رسول نے لِکھا،

یعقوب 7:4 ''پس خُدا کے تابع ہو جاؤ اور اِبلیس کا مُقابلہ کرو تو وہ تُم سے بھاگ جائے گا۔''

ہم اپنے ایمان کے روحانی ہتھیاروں کو ہی استعمال کرتے ہوئے جیت سکتے ہیں۔ایمان دُشمن کے ہر مضبوط قلعے پر جیت حاصل کرسکتا ہے،

2 کرنتھیوں 4:10 ''اِس لئے کہ ہماری لڑائی کے ہتھیار جِسمانی نہیں بلکہ خُدا کے نزدیک قلعوں کو ڈھا دینے کے قابل ہیں۔''

دُشمن کو جانیں

ایمان کا حقیقی دُشمن کون ہے؟ ہم ہیں۔۔۔ جب ہم خود کو خوف کا شِکار ہونے کا موقع دیتے ہیں۔۔۔ جب ہم اپنے ذہنوں کو روح کے خِلاف جنگ کرنے کا موقع دیتے ہیں۔۔۔ جب ہم اپنے خیالات کو فطرتی خیالات ہونے کا موقع دیتے ہیں بجائے کے ہم اُنہیں خُدا کے کلام پر مرکوز کریں۔

بلکل پطرس کی طرح جب وہ پانی پر چل رہا تھا، جب ہم فطرت میں اپنے اردگرد کی صورتحال کو دیکھتے ہیں اور اپنی نگاہوں کو روحانی عالم سے ہٹا لیتے ہیں تو ہم اپنے خود کے ایمان کے دُشمن بن جاتے ہیں۔

یہ وقت ہے کہ ہم 2 کرنتھیوں 10:5-3 کو حقیقی معنی میں لیں۔

پولُس رسول نے لِکھا،

''کیونکہ ہم اگرچہ جِسم میں زندگی گذارتے ہیں مگر جِسم کے طور پر لڑتے نہیں۔ اِس لئے کہ ہماری لڑائی کے ہتھیار جِسمانی نہیں بلکہ خُدا کے نزدیک قلعوں کے ڈھا دینے کے قابل ہیں۔ چُنانچہ ہم تصورات اور ہر ایک اونچی چیز کو جو خُدا کی پہچان کے برخلاف سر اُٹھائے ہوئے ہے ڈھا دیتے ہیں اور ہر ایک خیال کو قید کر کے مسیح کا فرمانبردار بنا دیتے ہیں۔''

خُدا کی تعریف کریں

اپنے جوابات کے آنے سے پہلے ہمیں خُدا کی تعریف کرنا ہے۔یہ حقیقی ایمان ہے۔ہمیں توقع کی شادمانی کے وقت میں ہونا ہے۔

بائبل کی کُچھ سب سے زیادہ پُر جوش کہانیوں میں سے ایک کہانی جو ہمیں ہمارا جواب آنے سے پہلے خُدا کی تعریف کرنے کے فوائد پہنچاتی

ہے وہ 2 تواریخ میں پائی جاتی ہے۔ تین بادشاہوں نے اِکٹھ کِیا اور یہوسفط بادشاہ اور بنی اسرائیل کے خلاف آئے۔ ہم پڑھتے ہیں،

2 تواریخ 20:22-15 ''اور وہ کہنے لگا اَے تمام یہوداہ اور یروشلیم کے باشِندو اور اَے بادشاہ یہوسفط تُم سب سُنو۔ خُداوند تُم کو یوں فرماتا ہے کہ تُم اِس بڑے انبوہ کی وجہ سے نہ تو ڈرو اور نہ گھبراؤ کیونکہ یہ جنگ تُمہاری نہیں بلکہ خُدا کی ہے۔ تُم کل اُن کا سامنا کرنے کو جانا۔ دیکھو وہ صِیص کی چڑھائی سے آ رہے ہیں اور دشتِ یروئیل کے سامنے وادی کے سِرے پر تُم کو ملیں گے۔ تُم کو اِس جگہ میں لڑنا نہیں پڑے گا۔ اَے یہوداہ اور یروشلیم! تُم قطار باندھ کر چُپ چاپ کھڑے رہنا اور خُداوند کی نجات جو تُمہارے ساتھ ہے دیکھنا۔ خوف نہ کرو اور ہراسان نہ ہو۔ کل اُن کے مُقابلہ کو نِکلنا کیونکہ خُداوند تُمہارے ساتھ ہے۔ اور یہوسفط سرنگون ہو کر زمین تک جُھکا اور تمام یہوداہ اور یروشلیم کے رہنے والوں نے خُداوند کے آگے گر کر اُس کو سجدہ کِیا۔ اور بنی قہات اور بنی قورح کے لاوی بُلند آواز سے خُداوند اِسرائیل کے خُدا کی حمد کرنے کو کھڑے ہو گئے۔ اور وہ صبح سویرے اُٹھ کر دشتِ تقوع میں نِکل گئے اور اُن کے چلتے وقت یہوسفط نے کھڑے ہو کر کہا اَے یہوداہ اور یروشلیم کے باشِندو! میری سُنو۔ خُداوند اپنے خُدا پر ایمان رکھو تو تُم قائم کئے جاؤ گے۔ اُس کے نبیوں کا یقین کرو تو کامیاب ہو گے۔ اور جب اُس نے قوم سے مشورہ کر لیا تو اُن لوگوں کو مُقرر کِیا جو لشکر کے آگے آگے چلتے ہوئے خُداوند کے لئے گائیں اور حُسنِ تقدس کے ساتھ اُس کی حمد کریں اور کہیں کہ خُداوند کی شُکر گُذاری کرو کیونکہ اُس کی رحمت ابد تک ہے۔ جب وہ گانے اور حمد کرنے لگے تو خُداوند نے بنی عمون اور موآب اور کوہِ شعیر کے باشندوں پر جو یہوداہ پر چڑھے آ رہے تھے کمین والوں کو بِٹھا دِیا۔ سو وہ مارے گئے۔''

غور کریں بنی اِسرائیل اپنی مُشکل کے جواب آنے سے پہلے ہی شادمان اور بُلند آواز سے نعرے لگانا شروع ہو گئے۔ اُنہوں نے پھر شیطان کو بُرا بھلا نہیں کہا۔ اُنہوں نے خُدا کی مِنت کرنا جاری نہیں رکھا کہ وہ اُن کیلئے کام کرے۔ اُنہوں نے ستایش کرنا شروع کِیا اور اُس نے اُن کیلئے فتح بھیجی۔ اگر ہم کہانی جاری رکھیں تو ہمیں پتا چلے گا کہ اُن کے دشمنوں نے درحقیقت خود کو ہی برباد کر لیا اور اِسرائیل کو تو لڑائی بھی نہ کرنا پڑی!

جنگ روحانی عالم میں تھی۔ جنگ اُن کے ذہنوں میں تھی اور جب اُنہوں نے خُدا کی ستایش کرنا شروع کی تو اُس نے اُنے دُشمنوں کو برباد کر دِیا۔

ایمان سے بھری زندگی کی خصوصیات

ایک مُکمل طرزِ زندگی

ایمان کی زندگی جینا ایک مُکمل طرزِ زندگی ہے۔ اس کیلئے کوئی سادہ فارمولا نہیں ہے۔ کامیابی کے لئے کوئی سات، آٹھ یا دس اقدام نہیں ہیں۔ یہ روز بہ روز خُدا اور اُس کے کلام پر یقین کرنے کا تعین کرنا ہے۔

یہ پولُس رسول کے ساتھ مِل کر کہنا ہے کہ،

2 کرنتھیوں 10:5-3 ''کیونکہ ہم اگرچہ جسم کی زندگی گذارتے ہیں مگر جسم کے طور پر لڑتے نہیں۔ اِس لئے کہ ہماری لڑائی کے ہتھیار جسمانی نہیں بلکہ خُدا کے نزدیک قلعوں کو ڈھا دینے کے قابل ہیں۔ چُنانچہ ہم تصورات اور ہر ایک اونچی چیز کو جو خُدا کی پہچان کے برخِلاف سر اُٹھائے ہوئے ہے ڈھا دیتے ہیں اور ہر ایک خیال کو قید کر کے مسیح کا فرمانبردار بنا دیتے ہیں۔''

جِس ایمان کا ہم مُطالعہ کر رہے ہیں وہ شخصی ایمان ہے۔۔۔ایک مُسلسل مُستحکم ایمان۔۔۔ایک روز بہ روز قِسم کا ایمان۔

1 پطرس میں ہم پڑھتے ہیں،

1 پطرس 5:7-6 ''پس خُدا کے قوی ہاتھ کے نیچے فرتنی سے رہو تا کہ وہ تمُہیں وقت پر سربُلند کرے۔ اور اپنی ساری فِکر اُسی پر ڈال دو کیونکہ اُس کو تُمہاری فِکر ہے۔ تُم ہوشیار اور بیدار رہو۔ تُمہارا مُخالف اِبلیس گرجنے والے شیرِ ببر کی طرح ڈھونڈتا پِھرتا ہے کہ کِس کو پھاڑ کھائے۔''

خروج میں ہم دیکھتے ہیں،

خروج 14:14-13 ''تب موسیٰ نے لوگوں سے کہا ڈرو مت۔ چُپ چاپ کھڑے ہو کر خُداوند کی نجات کے کام کو دیکھو جو وہ آج تُمہارے لئے کرے گا کیونکہ جِن مصریوں کو تُم آج دیکھتے ہو اُن کو پھر کبھی ابد تک نہ دیکھو گے۔ خُداوند تُمہاری طرف سے جنگ کرے گا اور تُم خاموش رہو گے۔''

اپنے خود کے کاموں کو پورا کرنا

عبرانیوں کا مُصنف ہمیں ایمان کی زندگی کی خصوصیات میں سے ایک خاصیت فراہم کرتا ہے۔

عبرانیوں 4:10 ''کیونکہ جو اُس کے آرام میں داخل ہوا اُس نے بھی خُدا کی طرح اپنے کاموں کو پورا کر کے آرام کِیا۔''

جب ہم ایمان کی زندگی جی رہے ہیں تو ہم مزید اپنے کاموں پر بھروسہ نہیں کریں گے۔ ہم انسان کے بنائے پروگرامز اور ہر اُس چیز کو ایک جانب رکھ دیں گے جو دِکھاوے کی ریاکاری کا حِصہ ہے۔ ہم مزید اپنے بدن کے پُرجوش زور میں کام نہیں کریں گے۔

ہم خُدا کی سُنیں گے اور وہ کام کریں گے وہ اُس کی خواہش ہے کہ ہم کریں۔

یسوع نے کہا،

یوحنا 5:19 ''پس یسوع نے اُن سے کہا میَں تُم سے سچ کہتا ہوں کہ بیٹا آپ سے کُچھ نہیں کر سکتا سِوا اُس کے جو باپ کو کرتے دیکھتا ہے کیونکہ جِن کاموں کو وہ کرتا ہے اُنہیں بیٹا بھی اُسی طرح کرتا ہے۔''

داخل ہونے میں جانفشانی کریں

ایمان کی زندگی ایک محنت کی زندگی ہے۔

عبرانیوں 11:4 ''پس آؤ ہم اُس آرام میں داخل ہونے کی کوشش کریں تا کہ اُن کی طرح نافرمانی کر کے کوئی شخص گر نہ پڑے۔''

یہ وہ زندگی نہیں جس میں ہم بیٹھے رہتے ہیں اور کُچھ نہیں کرتے۔ ہمیں خود کو بروئے کار لانا ہے، محنت کرنی ہے، مقصد حاصل کرنے کیلئے آخر میں مُشترکہ محنت کرنا ہے۔

پطرس کے اِلفاظ ذہن میں آتے ہیں۔

1 پطرس 5:9-8 ''تُم ہوشیار اور بیدار رہو۔ تُمہارا مُخالف اِبلیس گرجنے والے شیرِ ببر کی طرح ڈھونڈتا پھرتا ہے کہ کِس کو پھاڑ کھائے۔ تُم ایمان میں مضبوط ہو کر اور یہ جان کر اُس کا مُقابلہ کرو کہ تُمہارے بھائی جو دُنیا میں ہیں ایسے ہی دُکھ اُٹھا رہے ہیں۔''

کلام کو سمجھیں

ایمان کی زندگی کی بُنیاد مضبوطی سے خُدا کے کلام پر ہونی چاہیے۔

عبرانیوں 12:4 ''کیونکہ خُدا کا کلام زندہ اور موثر اور ہر ایک دو دھاری تلوار سے زیادہ تیز ہے اور جان اور روح اور بند بند اور گودے کو جُدا کر کے گُذر جاتا ہے اور دِل کے خیالوں اور ارادوں کو جانچتا ہے۔''

ہمیں خُدا کے کلام کو جاننا ہے اور اِسے موقع دینا ہے کہ یہ ہمیں ہمارے حقیقی مقاصد دِکھائے۔ اِس اقتباس میں ہمیں خُدا کے کلام کے بارے میں متعدد چیزیں بتائی گئی ہیں۔

☆ یہ زندہ ہے۔

☆ یہ موثر ہے۔

☆ یہ تیز ہے اور ہمیں روح اور جان کے درمیان فرق دِکھا سکتا ہے۔

☆ یہ ہمارے مقاصد کو واضح کرتا ہے۔

یہ خُدا کے پورے کلام کا علم ہے جو ہماری زندگی میں توازن لاتا ہے۔

یسوع کو بطور اپنے سردار کاہن کے جانیں

عبرانیوں 4:15-13 ''اور اُس سے مخلوقات کی کوئی چیز چھپی نہیں بلکہ جس سے ہم کو کام ہے اُس کی نظروں میں سب چیزیں کُھلی اور بے پردہ ہیں۔ پس جب ہمارا ایک ایسا بڑا سردار کاہن ہے جو آسمانوں سے گُذر گیا یعنی خُدا کا بیٹا یسوع تو آؤ ہم اپنے اِقرار پر قائم رہیں۔ کیونکہ ہمارا سردار کاہن نہیں جو ہماری کمزوریوں میں ہمارا ہمدرد نہ ہو سکے بلکہ وہ سب باتوں میں ہماری طرح آزمایا گیا تو بھی بے گُناہ

رہا۔''

یسوع مُجھے اور آپکو حقیقی طور پر جانتا ہے۔ وہ ہماری ناکامیوں کو جانتا ہے اور ہماری فتوحات سے واقف ہے۔ اور کیونکہ یسوع اس زمین پر بطورِ انسان رہا اس لئے وہ ہماری طرح ہی آزمایا گیا۔ ہمارا خُدا ہم سے دور نہیں، نہ ہی ہم سے اور ہماری آزمایشوں سے مُکمل الگ ہے۔ رومیوں میں ہم پڑھتے ہیں،

رومیوں 8:39-35,38-34 ''۔۔۔ مسیح یسوع وہ ہے جو مر گیا بلکہ مُردوں میں سے جی بھی اُٹھا اور خُدا کی دہنی طرف ہے اور ہماری شفاعت بھی کرتا ہے۔ کون ہم کو مسیح کی مُحبت سے جُدا کرے گا؟ مُصیبت تا تنگی یا ظُلم یا کال یا ننگا پن یا خطرہ یا تلوار؟ کیونکہ مُجھ کو یقین ہے کہ خُدا کی جو مُحبت ہمارے خُداوند مسیح یسوع میں ہے اُس سے ہم کو نہ موت جُدا کر سکے گی نہ زِندگی۔ نہ فِرشتے نہ حکومتیں۔ نہ حال کی نہ اِستقبال کی چیزیں۔ نہ قُدرت نہ بُلندی نہ پستی نہ کوئی اور مخلوق۔''

اُس کی حضوری میں دلیری سے آئیں

عبرانیوں 4:16 ''پس آؤ ہم فضل کے تخت کے پاس دلیری سے چلیں تا کہ ہم پر رحم ہو اور وہ فضل حاصل کریں جو ضرورت کے وقت ہماری مدد کرے۔''

جب ہم ایمان کی زندگی گُزار رہے ہیں، جب ہم اُس کے دیے ہوئے مافوق الفطرت اِطمینان میں چل رہے ہیں، جب ہم اُس کے کلام کو جانتے اور اُس کے ساتھ تعلق میں ہیں تو ہم ضرورت کے وقت دلیری سے اُس کی حضوری میں آسکتے ہیں۔

سوالاتِ برائے نظرِ ثانی

1۔ایمان میں مضبوط بننے کے چار اقدام کون سے ہیں؟

2۔ایمان سے بھری زندگی کی خصوصیات کون سی ہیں؟

سبق نمبر 7

ایمان کے دُشمن

تعرف

جب ایمان کے موضوع کی بات آتی ہے تو ہر کوئی خود کو ایک کبھی نہ ختم ہونے والی جدو جہد میں دیکھتا ہے۔ وہ ایک ایسی ایمان والی زندگی جینا چاہتے ہیں جو خُدا کو خوش کرتی ہے لیکن اُسی لمحے وہ خود کو مُسلسل شک اور بے اعتقادی سے جنگ کرتے پاتے ہیں۔

اُس گونگے اور بہرے لڑکے کے باپ کی طرح، وہ بُلند آواز سے چِلا رہے تھے

مرقس 24:9 ''۔۔۔تُو میری بے اعتقادی کا علاج کر۔''

ایمان کا راستہ دشمنوں سے بھرا ہوا معلوم ہوتا ہے اور کوئی محسوس کرتا ہے کہ خُدا پر حقیقی یقین رکھنے کیلئے مُسلسل جنگ کی ضرورت ہے۔ یاد کریں کہ عبرانیوں کے مُصنف نے ہمیں بتایا ہے کہ ہمیں ''ایمان کی اچھی کُشتی لڑنا ہے۔'' ان دشمنوں کے ساتھ جنگ ایک ''اچھی کُشتی'' ہو سکتی ہے کیونکہ اگر ہم ہمت نہ ہاریں، اگر ہم خُدا کے کلام پر غور و فکر کرتے رہیں اور اپنے ایمان کے ''پٹھوں'' کو تعمیر کرتے رہیں تو ہم رکاوٹ عبور کرتے ہوئے ایمان کی زندگی میں پُر جوش فتح حاصل کرلیں گے۔

ہمارے جذبات اور ہمارے اعمال کے علاقوں میں کئی دُشمن موجود ہیں۔ اِن دشمنوں کو جاننا اور یہ دریافت کرنا کہ اِنہیں کیسے شِکست دی جائے فتح میں رہنے کی ایک خاص کُنجی ہے۔

ہمارے ایمان کے دُشمن کئی راستوں سے داخل ہوتے ہیں۔ جب روح القدس ہماری زندگیوں میں اُن میں سے کُچھ دُشمنوں کو ظاہر کرتا ہے تو ہمیں اپنے گُناہوں کا اقرار کرنا اور معافی حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔

پھر ہمیں اپنے ذہن میں اِن مُشکلات کے علاقوں کے خلاف کلام کے بھید کے ذریعہ مضبوط قلعے تعمیر کرنے ہیں۔

ایمان کے جس پہلے دُشمن کا ہم جائزہ لیں گے اُس کا تعلق جذبات کے عالم سے ہے۔ ہمیں اپنے جذبات کو خُدا کے کلام کے مُطابق لانا ضروری ہے۔

اپنے جذبات کو خُدا کے کلام کے ساتھ مِلانا

خوف

اگر ہم خوف کو ٹھہرنے کا موقع دیں گے تو یہ ہمیں خُدا کی مرضی کو پورا کرنے سے روکے گا۔

یہ ہمیں وہ ایمان رکھنے سے روکے گا جو خُدا کی مرضی کو پورا کرتا ہے۔ خوف کیلئے یونانی لفظ کا مطلب ہے ''دُشمن سے خوف زدہ ہونا، ڈر میں

رہنا، دہشت اور بھاگنا۔''

ہم ایک ہی وقت ایمان اور خوف میں نہیں چل سکتے۔

ایمان اور خوف دونوں معلومات پر تعمیر ہوتے ہیں۔ ایمان ہمارے خُدا کے کلام کے علم پر تعمیر ہوتا ہے۔ خوف ہماری فطرتی حِسوں سے معلومات حاصل کرنے سے آتا ہے، بُری خبروں سے اور دُشمن کی جانب سے دھمکانے سے۔

☆حل

ہم خُدا کے کلام میں یہ جملہ ''خوف نہ کر'' سو سے زائد مرتبہ دیکھتے ہیں۔

جب خوف داخل ہونے کی کوشش کرے تو ہمیں پولُس رسول کے ساتھ مُتفق ہونا ہے جب اُس نے یہ لکھا،

2 تیمُتھیس 7:1 ''کیونکہ خُدا نے ہمیں دہشت کی روح نہیں بلکہ قُدرت اور مُحبت اور تربیت کی روح دی ہے۔''

ہمیں خوف کی تاثیر سے مُقابلہ کرنا ہے اور اُسے یسوع کے نام سے جانے کا حُکم دینا ہے۔

عبرانیوں 6:13 ''اِس واسطے ہم دلیری کے ساتھ کہتے ہیں کہ خُداوند میرا مددگار ہے۔ مَیں خوف نہ کروں گا۔ اِنسان میرا کیا کرے گا؟۔''

یسعیاہ 14:54 ''تُو راستبازی سے پایدار ہو جائے گی۔ تُو ظُلم سے دُور رہے گی کیونکہ تو بے خوف ہو گی اور دہشت سے دُور رہے گی کیونکہ وہ تیرے قریب نہ آئے گی۔''

زبور 11:56 ''میرا توکل خُدا پر ہے۔ مَیں ڈرنے کا نہیں۔ اِنسان میرا کیا کر سکتا ہے؟۔''

اور ضروری ہے کہ ہم اُس کی مُحبت میں قائم رہیں۔

1 یوحنا 18:4 ''مُحبت میں خوف نہیں ہوتا بلکہ کامل مُحبت خوف کو دور کر دیتی ہے۔۔۔''

نااہلی کے احساسات

شرم، جرم اور نااہلی کے احساسات ہمارے ایمان کے خاص دُشمن ہیں۔ بہتیرے دُشمن کی جانب سے مُسلسل اِلزامات کی سوچوں سے دوچار ہیں۔

مُکاشفہ 10:12 ''۔۔۔ کیونکہ ہمارے بھائیوں پر اِلزام لگانے والا جو رات دن ہمارے خُدا کے آگے اُن پر اِلزام لگایا کرتا ہے گرا دِیا گیا۔''

☆حل

دُشمن کی جانب سے الزامات سوچیں اور تصورات ہیں اور اُنہیں نکالا اور رد کِیا جانا ضروری ہے۔

2 کرنتھیوں 5:10 ''چُنانچہ ہم تصورات اور ہر ایک اونچی چیز کو جو خُدا کی پہچان کے برخلاف سر اُٹھائے ہوئے ہے ڈھا دیتے ہیں اور ہر ایک خیال کو قید کر کے مسیح کا فرمانبردار بنا دیتے ہیں۔''

ہم یسوع مسیح کی خود کی راستبازی سے راستباز کئے گئے ہیں۔

2 کرنتھیوں 21:5 ''جو گُناہ سے واقف نہ تھا اُسی کو اُس نے ہمارے واسطے گُناہ ٹھہرایا تاکہ ہم اُس میں ہو کر خُدا کی راست بازی ہو جائیں۔''

رومیوں 1:8 ''پس اب جو مسیح یسوع میں ہیں اُن پر سزا کا حُکم نہیں۔''

اب ہمیں ایمان کی مُکمل یقین دہانی کا تجربہ کرنا ہے۔

عبرانیوں 22:10 ''تو آؤ ہم سچے دِل اور پورے ایمان کے ساتھ اور دِل کے اِلزام کو دور کرنے کے لئے دِلوں پر چھینٹے لے کر اور بدن کو صاف پانی سے دُھلوا کر خُدا کے پاس چلیں۔''

خود کو خُدا کے کلام سے لبریز کرنے سے، خاص طور پر اوپر بیان کردہ آیت جیسی آیت سے ہم نااہلی کے احساس پر غالب آئیں گے۔ جب تک ہم نااہلی کے احساس کو موقع دیں گے تب تک ہمارا ایمان مضبوط نہیں ہو سکتا۔

اعمال کو خُدا کے کلام کے ساتھ مِلانا

معاف کرنے میں ناکامی

مرقس کی انجیر کے درخت کی کہانی اور یسوع کے پہاڑوں کو ہٹانے والے ایمان کی تعلیم بیان کرنے کے فوراً بعد وہ یسوع کے اِن الفاظ کو تحریر کرتا ہے

مرقس 11:25-24 ''اِس لئے مَیں تُم سے کہتا ہوں ک جو کُچھ دُعا میں مانگتے ہو یقین کرو کہ تُم کو مِل گیا اور وہ تُم کو مِل جائے گا۔ اور جب کبھی تم کھڑے ہوئے دُعا کرتے ہو اگر تُمھیں کسی سے کُچھ شِکایت ہو تو اُسے معاف کرو تا کہ تُمھارا باپ بھی جو آسمان پر ہے تُمھارے گُناہ معاف کرے۔''

اگر ہم اپنے دِلوں میں کڑواہٹ، حسد، رنج اور نا معافی تھامیں رکھیں گے تو ہم ہمیشہ شک اور بے اعتقادی میں رہیں گے۔ دوسروں کو معاف نہ کرنا ہمیں خُدا سے جُدا کرتا ہے اور خُدا سے جُدا کوئی بھی ایمان نہیں ہے۔

☆حل

متی 6:15-14 ''اِس لئے کہ اگر تُم آدمیوں کے قصور معاف کرو گے تو تُمھارا آسمانی باپ بھی تُمھارے قصور معاف کرے گا۔ اور

اگر تُم آدمیوں کے قصور معاف نہ کرو گے تو تُمہارا باپ بھی تُمہارے قصور معاف نہ کرے گا۔''
نامعافی کے ہر علاقے کا جواب معاف کرنا ہی ہے۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ ایسا نہیں ہے کہ کوئی شخص معافی کے لائق ہے یا نہیں یا حتیٰ کے اُنہوں نے معافی مانگی ہے یا نہیں۔ معاف کرنا ہماری مرضی کا ایک عمل ہے۔ ہم معاف کرنے کا انتخاب کرتے ہیں اور تابعداری کا یہ عمل ہمیں آزاد کرے گا۔
کلسیوں 13:3 ''اگر کسی کو ایک دوسرے کی شکایت ہو تو ایک دوسرے کی برداشت کرے اور ایک دوسرے کے قصور معاف کرے۔ جیسے خُداوند نے تُمہارے قصور معاف کئے ویسے ہی تُم بھی کرو۔''

ٹھوکر کھانا

جب یسوع کشتی پر سو رہا تھا اور طوفان آ گیا، شاگردوں نے اُسے جگایا اور کہا، ''اُستاد، تُجھے پرواہ نہیں کہ ہم ہلاک ہوئے جاتے ہیں؟''
مرقس 4:38-37 ''تب آندھی چلی اور لہریں کشتی پر یہاں تک آئیں کہ کشتی پانی سے بھری جاتی تھی۔ اور وہ خود پیچھے کی طرف گدی پر سو رہا تھا۔ پس اُنہوں نے اُسے جگا کر کہا اے اُستاد کیا تُجھے فِکر نہیں کہ ہم ہلاک ہوئے جاتے ہیں؟۔''
اُنہوں نے ٹھوکر کھائی اور یسوع پر الزام لگایا کہ وہ ہلاک ہوئے جاتے ہیں اور یسوع کو اُنکی فکر نہیں۔
بہت سارے لوگ دُعا کرتے ہیں اور ایسا لگتا ہے کہ شاید خُدا کو اس کی پراہ نہیں۔ وہ صورتحال کو بدل سکتا تھا پر اُس نے نہیں کی اور اس سبب سے وہ ٹھوکر کھاتے ہیں۔ ابھی تک کئی ایسے لوگ ہیں جو شاگردوں کے ساتھ مل کر یہ کہہ رہے ہیں کہ، ''خُدا، کیا تُجھے میری صورتحال کی شدت کی پرواہ نہیں ہے؟''

☆حل

زندگی کی آزمایشوں کی تپش ایمان میں بڑھنے کے مواقع ہیں۔
1 پطرس 4:13-12 ''اَے پیارو! جو مُصیبت کی آگ تُمہاری آزمایش کے لئے تُم میں بھڑکی ہے یہ سمجھ کر اُس سے تعجب نہ کرو کہ یہ ایک انوکھی بات ہم پر واقع ہوئی ہے۔ بلکہ مسیح کے دُکھوں میں جوں جوں شریک ہو خوشی کرو تا کہ اُس کے جلال کے ظہور کے وقت بھی نہایت خوش وخُرم ہو۔''
مذہبی راہنماؤں نے یسوع کی تعلیمات سے ٹھوکر کھائی اور اِسی ٹھوکر کو تھامے رکھنے کی وجہ سے وہ یسوع پر یقین نہ کر پائے اور اُن سب چیزوں کو کھو دیا جو وہ اُن کے لئے لے کر آیا تھا۔
متی 13:57-54 ''اور اپنے وطن میں آ کر اُن کے عبادت خانہ میں اُن کو ایسی تعلیم دینے لگا کہ وہ حیران ہو کر کہنے لگے کہ اِس

میں یہ حِکمت اور معجزے کہاں سے آئے ؟ ۵۵ کیا یہ بڑھئی کا بیٹا نہیں؟ اور اِس کی ماں کا نام مریم اور اِس کے بھائی کا نام یعقوب اور یوسف اور شمعون اور یہوداہ نہیں؟ اور کیا اِس کی سب بہنیں ہمارے ہاں نہیں؟ پھر یہ سب کچھ اِس میں کہاں سے آیا؟ ۵۷ اور اُنہوں نے اُس کے سبب سے ٹھوکر کھائی۔ مگر یسوع نے اُن سے کہا کہ نبی اپنے وطن اور اپنے گھر کے سِوا اور کہیں بے عزت نہیں ہوتا۔''

کسی کے بھی خلاف رنجش رکھنا ہمیں خُدا کے معجزات حاصل کرنے سے روکے رکھے گا۔

ایک بار پھر، جواب یہ ہے کہ ہم معاف کریں اور کسی بھی قسم کی رنجش تھامے رکھنے سے انکار کر دیں۔

دِل کی سختی

دوسروں یا خُدا کیلئے خود کو بند کرنا، بدگُمان یا شکی ہونا دِل کی سختی کی علامات ہیں۔ دل کی سختی نا معافی کی وجہ سے آتی ہے۔

مرقس میں یسوع نے اُنہیں اُن کی بے اعتقادی کے سبب جِھڑکا اور اِسے دل کی سختی کے ساتھ جوڑا۔

مرقس 14:16 ''پھر وہ اُن گیارہ کو بھی جب کھانا کھانے بیٹھے تھے دِکھائی دِیا اور اُس نے اُن کی بے اعتقادی اور سخت دِلی پر اُن کو ملامت کی کیونکہ جنہوں نے اُس کے جی اُٹھنے کے بعد اُسے دیکھا تھا اُنہوں نے اُن کا یقین نہ کِیا۔''

ہر شخص کے پاس دُکھی ہونے، رد کئے جانے اور ٹھوکر کھانے کی وجہ رہی ہے۔ ہم نے کئی بار یہ سُنا ہے، ''میں نے دُعا کی اور کُچھ بھی رونما نہیں ہوا۔'' ایسا شخص اپنے جذبات کے تحفظ کیلئے اپنے گرد دیواریں تعمیر کر لیتا ہے تا کہ دوبارہ چوٹ نہ کھائے۔

☆حل

مگر جو دیواریں ہم اپنی محافظت کیلئے تعمیر کرتے ہیں یہ وہ دیواریں بھی ہیں جو ہمیں خُدا اور دوسروں سے جُدا کرتی ہیں۔ جواب یہ ہے کہ ہمیں ان دیواروں کو گِرا دینا ہے اور خُدا کو موقع دینا ہے کہ وہ ہمارے دلوں کو نرم کرے۔

حزقی ایل 31:18 ''اُن تمام گناہوں کو جن سے تُم گنہگار ہوئے دور کرو اور اپنے لئے نیا دِل اور نئی روح پیدا کرو۔۔۔''

زبور نویس نے دُعا کی،

زبور 10:51 ''اے خُدا! میرے اندر پاک دل پیدا کر اور میرے باطن میں از سرِ نو مُستقیم روح ڈال۔''

نافرمانی

سیموئیل نبی اور ساؤل بادشاہ کے درمیان ایک مُقابلہ تھا۔ خُدا کی تابعداری کرنے کی بجائے ساؤل نے وہ کِیا جو لوگ چاہتے تھے۔

☆ساؤل کی

خُدا نے سیموئیل نبی کے ذریعہ ساؤل سے کہا کہ وہ اوپر جائے اور عمالیقیوں کو اور جو کُچھ اُن کے پاس ہے اُسے مُکمل طور پر برباد کر دے۔ اِس کی بجائے اُس نے عمالیقیوں کو تو برباد کِیا مگر لُوٹ کا سامان ساتھ لے آئے اور بادشاہ کو قیدی بنالائے۔ جب سیموئیل نے اس کے متعلق اُس سے پوچھا تو ساؤل نے جواب دِیا، لوگوں نے لُوٹ کا مال ساتھ لِیا تاکہ ہم اُسے تُمہارے خُدا کے حضور قُربانی کے طور پر پیش کر سکیں۔

1 سیموئیل 15:21-20 ''ساؤل نے سموئیل سے کہا مَیں نے تو خُداوند کا حُکم مانا اور جس راہ پر خُداوند نے مُجھے بھیجا چلا اور عمالیق کے بادشاہ اجاج کو لے آیا ہوں اور عمالیقیوں کے نیست کر دِیا۔ پر لوگ لُوٹ کے مال میں سے بھیڑ بکریاں اور گائے بیل یعنی اچھی اچھی چیزیں جن کو نیست کرنا تھا لے آئے تاکہ جلجال میں خُداوند تیرے خُدا کے حضور قُربانی کریں۔''

1 سیموئیل 15:22,24 ''۔۔۔دیکھ فرمانبرداری قُربانی سے اور بات ماننا مینڈھوں کی چربی سے بہتر ہے۔ ساؤل نے سموئیل سے کہا مَیں نے گُناہ کِیا کہ مَیں نے خُداوند کے فرمان کو اور تیری باتوں کو ٹال دِیا ہے کیونکہ مَیں لوگوں سے ڈرا اور اُن کی بات سُنی۔''

جب اُس نے اپنی نافرمانی کا سامنا کِیا تو ساؤل نے اپنے اعمال کا اِلزام دوسروں پر دھر دِیا اور پھر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ اُس نے یہ کام اچھی نیت سے کِیا تھا۔۔۔ ''ہم نے اِسے قُربانی کے لئے رکھا تھا۔'' آخر میں اُس نے اپنے خُدا کا اِنکار کِیا۔ آیت 21 میں اُس کے ''تیرے خُدا'' کے لفظوں پر غور کریں۔

اُس نے نافرمانی جاری رکھی اور اِس سے داؤد کو اُس کی جگہ بادشاہ ہونے کیلئے مسح کر دِیا گیا اور ساؤل کی موت ہوگئی۔

☆بنی اسرائیل کی

جب دس جاسوس بُری خبر کے ساتھ واپس لوٹے تو بنی اسرائیل نے خُدا کی قُدرت پر یقین کرنے سے انکار کر دِیا۔ اُنہوں نے اُن آفتوں کو جو مصر پر نازل ہوئی تھیں، لال سمندر کے دو حصے ہونے اور دِن میں مافوق الفطرت سائے، رات میں روشنی، پانی اور کھانے کا تجربہ کر رکھا تھا۔ حتیٰ کے اُن کے کپڑے بھی نہ پھٹے تھے۔ مگر اُنہوں نے خُدا اور موسیٰ کے خلاف تنقید کرنا شروع کر دی۔ وہ لاعلمی کا عُذر پیش نہیں کر سکتے تھے۔ وہ جانتے تھے کہ خُدا نے کہا ہے، ''سرزمین حاصل کرلو۔'' وہ اپنے لئے اُس کے بڑے معجزات کے کاموں سے واقف تھے مگر پھر بھی اُنہوں نے انکار کر دِیا۔

عبرانیوں میں ہم یہ دیکھتے ہیں،

عبرانیوں 6:4 ''۔۔۔اور جن کو پہلے خوشخبری سُنائی گئی تھی وہ نافرمانی کے سبب سے داخل نہ ہوئے۔''

خُدا کی راہنمائی میں نہ چلنے کے اپنی مرضی کے فیصلے کی وجہ سے وہ تمام بیابان میں مر گئے۔

☆حل

ہم اپنی زندگیوں کے ایک علاقے میں خُدا کی نافرمانی کرتے ہوئے دوسرے علاقوں میں ایمان میں نہیں جی سکتے۔ہم نافرمانی کا عُذر پیش نہیں کر سکتے۔ ہم دوسروں پر الزام نہیں لگا سکتے۔ نافرمانی کا محض ایک ہی جواب ہے کہ ہم اپنے گناہوں کا اقرار کریں تا کہ خُدا اُنہیں معاف کر سکے۔(1یوحنا 9:1)۔

آئیں بنی اِسرائیل کی نئی پشت کی مانند فیصلہ کریں اور کہیں،

یشوع 24:24 ''۔۔۔ہم خُداوند اپنے خُدا کی پرستش کریں گے اور اُسی کی بات مانیں گے۔''

شک اور بے اعتقادی

شک اور بے اعتقادی کافی حد تک ایک جیسے ہیں اور یہ دونوں ہمارے ایمان کے سب سے زیادہ مضبوط دُشمن ہیں۔شک کو غیر فیصلہ کُن یا کسی چیز کے بارے شکی ہونے سے بیان کِیا گیا ہے؛ غیر ایمانی کا رجحان؛ غیر امکان کے طور پر: یقین کی کمی جو اکثر بے استقلالی کی طرف لے جاتی ہے۔شک کا مطلب وخوف سے بھرے، پریشان، یا شکی ہونا ہے۔

بے اعتقادی یقین کرنے میں ناکامی ہے یا ایمان کا فقدان ہے۔

☆خُدا کے کلام کی لاعلمی

بے اعتقادی کی سب سے عام وجہ یہ ہے کہ کسی بھی موضوع پر خُدا کا کلام کیا کہتا ہے سے لاعلمی ہے۔

یہ اُن کی غلط تعلیم کی وجہ سے بھی ہوسکتا ہے جن کی ہم بہت زیادہ عزت کرتے تھے۔

ہوسیع نے لِکھا،

ہوسیع 6:4 ''میرے لوگ عدم معرفت سے ہلاک ہوئے۔۔۔''

جب یوحنا رسول نے ''دوسرے شاگرد'' کے کھلی قبر پر آنے کے متعلق لِکھا تو ہمیں بتایا گیا کہ ''اُس نے دیکھا اور یقین کِیا۔''

یوحنا 20:9-8 ''اِس پر دوسرا شاگرد بھی جو پہلے قبر پر آیا تھا اندر گیا اور اُس نے دیکھ کر یقین کِیا۔ کیونکہ وہ اب تک اُس نوشتہ کو نہ جانتے تھے جس کے مُطابق اُس کا مُردوں میں سے جی اُٹھنا ضرور تھا۔''

یقین کرنے سے پہلے اُسے دیکھنا پڑا کیونکہ وہ کلام سے واقف نہیں تھا۔اگر ہمیں یقین کرنا ہے تو یہ ضروری ہے کہ ہم کلام کو جانیں۔

☆اپنی فطرتی حِسوں کی پیروی

اِسی باب میں آگے توما وہاں پر آیا جہاں باقی دوسرے شاگرد جمع تھے۔

یوحنا25:20 ''پس باقی شاگرد اُس سے کہنے لگے کہ ہم نے خُداوند کو دیکھا ہے مگر اُس نے اُن سے کہا جب تک مَیں اُس کے ہاتھوں میں میخوں کے سوراخ نہ دیکھ لوں اور میخوں کے سوراخوں میں اپنی اُنگلی نہ ڈال لوں اور اپنا ہاتھ اُس کی پسلی میں نہ ڈال لوں ہرگز یقین نہ کروں گا۔''

جب یسوع آیا تو وہ توما سے مخاطب ہوا۔

یوحنا20:29-27 ''پھر اُس نے توما سے کہا اپنی اُنگلی پاس لا کر میرے ہاتھوں کو دیکھ اور اپنا ہاتھ پاس لا کر میری پسلی میں ڈال اور بے اعتقاد نہ ہو بلکہ اعتقاد رکھ۔ توما نے جواب میں اُس سے کہا اَے میرے خُداوند! اَے میرے خُدا! یسوع نے اُس سے کہا تُو تو مُجھے دیکھ کر ایمان لایا ہے۔ مُبارک ہیں وہ جو بغیر دیکھے ایمان لائے۔''

یسوع آج ہم سے بھی یہی کہتا۔ ''بے اعتقاد نہ ہو بلکہ اعتقاد رکھ۔ مُبارک ہیں وہ جو بغیر دیکھے ایمان لائے۔''

توما نے کہا، ''جب تک میں دیکھوں گا نہیں۔۔۔ میں یقین نہ کروں گا۔'' بے اعتقادی اپنی عقل کے علم پر بھروسہ کرنے کا نتیجہ ہے۔ جو کہ ہم کلام کو جانے بغیر دیکھ سکتے ہیں۔ ایمان صرف خُدا کے کلام کو جاننے سے ہی آتا ہے۔

☆دل کی سختی

یسوع نے شاگردوں کی بے اعتقادی اور دل کی سختی کو ڈانٹا۔

متی13:58-57 '' اور اُنہوں نے اُس کے سبب سے ٹھوکر کھائی۔ مگر یسوع نے اُن سے کہا کہ نبی اپنے وطن اور اپنے گھر کے سِوا اور کہیں بے عِزت نہیں ہوتا۔ اور اُس نے اُن کی بے اعتقادی کے سبب سے وہاں بُہت سے معجزے نہ دِکھائے۔''

جب پطرس یسوع کی طرف پانی پر چل رہا تھا تو اُس نے اپنی آنکھیں یسوع سے ہٹالیں۔ جب اُس نے اپنے ِگرد کے حالات دیکھے تو وہ ڈر گیا اور ڈوبنے لگا۔ جب وہ ڈوبنے لگا تو یسوع نے اُسے تھام لِیا۔

متی31:14 ''یسوع نے فوراً ہاتھ بڑھا کے اُسے پکڑ لیا اور اُس سے کہا اَے کم اعتقاد تُو نے کیوں شک ِکیا؟۔''

جب ہم اپنی آنکھیں یسوع سے ہٹا لیتے کر فطرتی حالات پر لگا لیتے ہیں۔۔۔ جسے ہم اپنی فطرتی آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں تو شک آجاتا ہے۔

یسوع نے کہا، ''ایمان رکھو اور شک نہ کرو۔''

متی21:22-18 ''اور جب صبح کو پھر شہر کو جا رہا تھا اُسے بھوک لگی۔ اور راہ کے کنارے انجیر کا ایک درخت کر اُس کے پاس گیا اور پتوں کے سِوا اُس میں کُچھ نہ پا کر اُس سے کہا کہ آیندہ تُجھ میں کبھی پھل نہ لگے اور انجیر کا درخت اُسی دم سوکھ گیا۔ شاگردوں نے یہ دیکھ کر تعجب ِکیا اور کہا یہ انجیر کا درخت کیونکر ایک دم میں سوکھ گیا! یسوع نے جواب میں اُن سے کہا مَیں تُم سے سچ کہتا ہوں کہ اگر ایمان رکھو

اور شک نہ کرو جو اِنجیر کے درخت کے ساتھ ہوا بلکہ اگر اِس پہاڑ سے بھی کہو گے کہ تُو اُکھڑ جا اور سمندر میں جا پڑ تو یوں ہی ہو جائے گا۔ اور جو کُچھ دُعا میں ایمان کے ساتھ مانگو گے وہ سب تُم کو مِلے گا۔''

ایک بار پھر مرقس میں، یسوع نے اپنے دِلوں میں شک نہ کرنے کی اہمیت پر زور دِیا۔

مرقس 23:11 ''مَیں تُم سے سچ کہتا ہوں کہ جو کوئی اِس پہاڑ سے کہے تُو اُکھڑ جا اور سمندر میں جا پڑ اور اپنے دِل میں شک نہ کرے بلکہ یقین کرے کہ جو کہتا ہے وہ ہو جائے گا تو اُس کے لئے وہی ہو گا۔''

مُتبادل کو قبول کرنا

ایک شخص جو جعلی طریقے سے پیسہ بناتا ہے وہ کوشش کرتا ہے کہ اُس کا پیسہ جتنا ہو سکے اُتنا ہی اصلی لگے۔ شیطان ہمیں دھوکہ دینے میں کافی حد تک کامیاب رہا ہے کہ ہم حقیقی ایمان کے مُتبادل چیزوں کو قبول کر لیں۔

☆ اُمید

عبرانیوں کی کتاب کے مُصنف نے لِکھا،

عبرانیوں 1:11 ''اور بغیر ایمان کے اُس کو پسند آنا مُمکن نہیں۔ اِس لئے کہ خُدا کے پاس آنے والے کو ایمان لانا چاہیے کہ وہ موجود ہے اور اپنے طالِبوں کو بدلہ دیتا ہے۔''

ہم نے اُمید کو پہلے کافی تفصیل میں دیکھا تھا مگر یہاں ضروری ہے کہ ہم اسے ایمان کے دُشمن کے طور پر پہچانیں۔ اپنے جوابات حاصل کرنے کیلئے ضروری ہے کہ ہم اپنی اُمید کو ایمان میں تبدیل کریں۔ ضروری ہے کہ ہم اپنی اُمید میں یہ یقین رکھنے کو کہ ہم مُستقبل میں کسی وقت اپنی دُعاؤں کا جواب پائیں گے، اس یقین سے تبدیل کر دیں کہ یہ ابھی ہی ہو گا۔

یسوع نے کہا،

مرقس 24:11 ''اِس لئے مَیں تُم سے کہتا ہوں کہ جو کُچھ تُم دُعا میں مانگتے ہو یقین کرو کہ تُم کو مِل گیا اور وہ تُم کو مِل جائے گا۔''

اُس نے کہا یقین کر۔۔۔ نہ کہ اُمید۔۔۔ تاکہ تُم اُنہیں حاصل کرو۔

☆ ذہنی معاہدہ

ذہن ایک حیرت انگیز اوزار ہے لیکن یہ ایمان رکھنے میں ایک رُکاوٹ بھی ہو سکتا ہے۔ فطرتی ذہن روحانی عالم کی چیزوں کی سمجھ حاصل نہیں کر سکتا۔ ذہن خُدا کے کلام کو سمجھنے کی کوشش تو کر سکتا ہے مگر ذہن کو روح کے تابع ہونا ضروری ہے۔

فطرتی ذہن خُدا کے بھیدوں کا ادراک حاصل نہیں کر سکتا۔

1 کرنتھیوں 14:2 ''مگر نفسانی آدمی خُدا کے روح کی باتیں قبول نہیں کرتا کیونکہ وہ اُس کے نزدیک بیوقوفی کی باتیں ہیں اور نہ وہ اُنہیں سمجھ سکتا ہے کیونکہ وہ روحانی طور پر پرکھی جاتی ہیں۔''

دوطرح کی چیزیں ہیں جن پر ہم ایمان رکھ سکتے ہیں۔فطرتی انسانی حقائق یا وہ سچائی جو خُدا کے کلام میں ظاہر کی گئی ہے۔ہمارے پاس بھید کی سچائی، روحانی سچائی ہے یا جسمانی چیزیں جو ہم فطرتی عقل سے سمجھتے ہیں۔

ذہنی معاہدہ اپنے ذہن سے ایمان رکھنے کی کوشش کرنا ہے۔یہ کام نہیں کرتا۔ضروری ہے کہ ایمان ہماری روحوں میں آئے۔غیر تجدید شدہ ذہن روح کی چیزوں کے خلاف جنگ کریں گے۔ضروری ہے کہ ہمارے ذہن خُدا کے بھید سے نئے کئے جائیں۔

رومیوں 2:12 ''اور اِس جہان کے ہم شکل نہ بنو بلکہ عقل نئی ہو جانے سے اپنی صورت بدلتے جاؤ تا کہ خُدا کی نیک اور پسندیدہ اور کامِل مرضی تجربہ سے معلوم کرتے رہو۔''

☆ایمان یا مفروضہ

خُدا کا کلام جو کچھ بھی وعدہ کرتا ہے ہمارے پاس اُس پر مُکمل یقین کرنے کا پورا حق ہے۔مگر جب ہم اُس سے باہر جاتے ہیں تو ہوسکتا ہے کہ ہم مفروضے میں کام کر رہے ہیں۔webster لغت مفروضے کے معنی اس طرح بیان کرتی ہے ''کسی بھی چیز کو لینا اور سچائی کو فرض کر لینا، یا کسی چیز کو جانچے یا ثابت کئے بغیر مان لینا، یا اِمکان کی مضبوطی پر، یقینی طور پر مان لینا، اندازہ لگانا، فرض کر لینا، تصور کرنا۔''

شاید خُدا آپ سے بات کرے۔شاید وہ آپکو کلام دے اور آپکو اُس کلام یا رویا کے پورا ہونے پر یقین کرنے کا چیلنج دِیا جائے۔یہ مفروضہ نہیں ہے۔

بہرحال ہم جو بھی کلام یا رویا حاصل کرتے ہیں ہمیں احتیاط سے اُس کو جانچنے کی ضرورت ہے۔کیا یہ خُدا کے کلام کے ساتھ سو فیصد مُتفق ہے؟ ہماری ترغیب کیا ہے؟ کیا یہ خودنُمائی کا کلام ہے؟ کیا یہ جسمانی شخصی خواہش کو پورا کرتا ہے؟ ہمارے پاس خطرے کے جھنڈے ہیں آئیں رومیوں 3:12 کو ایک بار پھر دیکھیں، اس بار Message Bible Version کو استعمال کرتے ہوئے دیکھتے ہیں

''۔۔۔جیسا کہ سمجھنا چاہیے اُس سے زیادہ کوئی اپنے آپ کو نہ سمجھے بلکہ جیسا خُدا نے ہر ایک کو اندازہ کے موافق ایمان تقسیم کِیا ہے اِعتدال کے ساتھ اپنے آپ کے ویسا ہے سمجھے۔''

اپنے شخصی دُشمنوں کو شِکست دینا

یسوع نے دو کُنجیوں کے بارے سیکھایا ہے کہ کیسے ہم اپنے ایمان کے دُشمنوں کا مُقابلہ کر سکتے ہیں۔

روزہ

روزہ، جب یہ خُدا کی طرف سے انتخاب کیا جاتا ہے تو یہ وہ وقت ہوسکتا ہے جب ہم اپنے روحانی شعور کے عالم میں آزادی سے داخل ہونے کیلئے اپنے فطرتی علم اور خواہشات کا اِنکار کردیں۔

دُعا

دُعا، خُدا کے کلام کو پڑھنے اور غوروفِکر کرنے کے ساتھ وہ وقت ہے جب ہم خُدا کی بہترین آواز سُن سکتے ہیں۔
جب شاگردوں نے یسوع سے پوچھا کہ وہ اُس لڑکے سے بدروح نکالنے میں کامیاب کیوں نہ ہوسکے جو مرگی کے مرض میں مُبتلا تھا، یسوع نے کہا کیونکہ اپنی بے اعتقادی کی وجہ سے۔
تو یسوع نے اُن سے کہا،
متی 20:17 ''اپنے ایمان کی کمی کے سبب سے۔۔۔''
اگلی آیت میں اُس نے دُعا (خُدا کے ساتھ شراکت) اور روزہ کی اہمیت پر زور دِیا ہے کہ ہماری زندگیوں میں بے اعتقادی کے سامنا کرنے کیلئے وہ اہم کُنجیاں ہیں۔
آیت 21 ''لیکن یہ قسم دُعا کے سِوا اور کسی طرح نہیں نِکل سکتی۔''
ہم بنی اِسرائیل کی طرح ''وعدہ کی سرزمین'' کو کھو نہیں سکتے وہ تمام منزلیں اور برکات جو خُدا نے ہماری زندگیوں کے لئے رکھی ہیں۔
ایک بار پھر عبرانیوں کے مُصنف نے روح القدس کے وسیلہ سے کہا،
عبرانیوں 12,19:3 ''اَے بھائیو! خبردار! تُم میں سے کِسی کا ایسا بُرا اور بے ایمان دِل نہ ہو جو زِندہ خُدا سے پھِر جائے۔ غرض ہم دیکھتے ہیں کہ وہ بے ایمانی کے سبب سے داخل نہ ہوسکے۔''

ایمان کی ترقی

تقریباً ہر شخص ہی دوڑ سکتا ہے مگر میراتھن (Marathon) میں دوڑنے سے پہلے اُنہیں باقائدہ دوڑنے کا طریقہ سیکھنا ہوگا۔ اُنہیں درستی سے سانس لینا سیکھنا ہوگا۔ اُنہیں ایک مخصوص عرصہ اپنی قوت تعمیر کرنا ہوگی۔ اس کے لئے ہر روز گھنٹوں دوڑنا ہوگا، زیادہ گھنٹوں کیلئے بلکہ اور زیادہ گھنٹوں کیلئے، تب تک جب تک اُن کے جسم تعمیر نہیں ہوجاتے اور وہ میراتھن کیلئے تیار نہیں ہوجاتے ہیں۔
خُدا جانتا ہے کہ ہمارے ایمان کا درجہ کیا ہے۔ وہ تب تک ہم سے ہمارے گھر چھوڑ کر بیرونِ مُلک جانے کو نہیں کہے گا جب تک وہ ہماری راہنمائی نہ کرے اور ہم اپنے ہی ہمسائیوں اور خاندانوں میں جانے میں اُس کی تابعداری کریں۔

☆ یروشلیم۔۔۔یہودیہ۔۔۔سامریہ

یہ دلچسپ ہے جو یسوع نے کہا،

اعمال 8:1 ’’لیکن جب روح القدس تُم پر نازل ہوگا تو تُم قوت پاؤ گے اور یروشلیم اور تمام یہودیہ اور سامریہ میں بلکہ زمین کی اِنتہا تک میرے گواہ ہوگے۔‘‘

اس عبارت میں آگے بڑھنے کا عمل پایا جاتا ہے۔

یروشلیم ہمارے گھر کی نمائندگی کرتا ہے۔

یہوداہ ہمارے اثر والا علاقہ ہے۔۔۔ ہمارا اسکول، ہمارا کام، ہمارے ہمسائے۔

سامریہ خاص طور پر بڑا دلچسپ ہے کیونکہ یہودی لوگوں اور سامریوں کے درمیان دُشمنی پائی جاتی تھی۔ سامری مِلی جُلی نسل تھے اور یہودی خود کو اُن سے معتبر سمجھتے تھے۔ سامریہ جانا حلیمی والا تجربہ ہوتا۔ بہرحال جب اُنہوں نے وہاں جا کر خِدمت کی تو وہاں پوری دُنیا کیلئے دروازے کھُل گئے۔

ہمیں وہیں سے شروع کرنا ہے جس ایمان کے درجے پر ہم موجود ہیں۔ اور پھر خُدا کی آواز سُنتا ہے اور وہی کرنا ہے جو وہ کہتا ہے۔

داؤد اس بات کی اہمیت بتاتا ہے کہ ہمیں اُن کے بارے احتیاط سے رہنا ہے جو ہماری زندگیوں پر اثر رکھتے ہیں۔

☆ زبور 1-3:1 ’’مُبارک ہے وہ آدمی جو شریروں کی صلاح پر نہیں چلتا اور خطاکاروں کی راہ میں کھڑا نہیں ہوتا اور ٹھٹھابازوں کی مجلِس میں نہیں بیٹھتا۔ بلکہ خُداوند کی شریعت میں اُس کی خوشنودی ہے اور اُسی کی شریعت پر دِن رات اُس کا دھیان رہتا ہے۔ وہ اُس درخت کی مانند ہوگا جو پانی کی ندیوں کے پاس لگایا گیا ہے۔ جو اپنے وقت پر پھلتا ہے اور جس کا پتا بھی نہیں مُرجھاتا۔ سو جو کُچھ وہ کرے بارور ہوگا۔‘‘

اس عبارت میں آگے بڑھنے کے عمل پر غور کریں۔ پہلے ایک شخص شریروں کے ساتھ چلتا ہے، پھر وہ رُکتا اور اُن کے ساتھ کھڑا ہو جاتا ہے اور پھر آخرکار وہ اُن کے ساتھ بیٹھ جاتا ہے۔

ایمان میں چلنا ہمارے اور اُن لوگوں کے درمیان جو فطرتی عالم میں کام کر رہے ہیں قُدرتی جُدائی ڈال دے گا۔ ہم پھر بھی اُن کے ساتھ رابطہ رکھیں گے۔ ہم پھر بھی اُن کی فِکر کریں گے اور اُن کی مدد کریں گے۔ مگر ہم مزید اُن کے نظریات سے مُتفق نہ ہوں گے اور اُن کی طرزِ زندگی میں شامل نہ ہوں گے۔ اِس کی بجائے ہماری زندگیاں ایمان اور تابعداری کی زندگیاں ہوں گی۔

سوالات برائے نظرِ ثانی

1۔اپنے تین ''دُشمنوں'' کوتحریر کریں جوآپ کے ایمان کے خلاف رہیں ہیں اور یہ کہ کیسے آپ نے اُن کا حل پایا ہے۔

سبق نمبر 8

آؤ، پانی پر چلیں

تعرف

ایک بہت قوت والا گیت ہے، آؤ میرے ساتھ پانی پر چلو۔ پطرس پانی پر چلا۔ اُس نے شک کو آنے دِیا۔ وہ ناکام ہوا مگر پھر اُس نے پُکارا "خُداوند مُجھے بچا۔" اور فی الفور یسوع نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور اُسے بچا لیا۔ پطرس دوبارہ پانی پر چل رہا تھا اور حالانکہ کلام یہ بیان نہیں کرتا کہ ایسا ہوا تھا، مُجھے یہ تصور کرنا اچھا لگتا ہے کہ یسوع اور پطرس پانی پر کشتی کر رِگرد چل رہے تھے۔ مُجھے یقین ہے کہ ایک بار جب پطرس کو احساس ہو گیا کہ وہ پانی پر چل سکتا ہے تو وہ رُکنا نہیں چاہتا ہوگا۔

خُدا بڑا وفادار ہے! جب ہم ایمان سے قدم بڑھاتے ہیں تو وہ ہمارے ساتھ چلنے کو موجود ہے۔ مرقس نے لِکھا،

مرقس 16:20-19 "غرض خُداوند یسوع اُن سے کلام کرنے کے بعد اُٹھایا گیا اور اخُدا کی دہنی طرف بیٹھ گیا اور خُدا کی دہنی طرف بیٹھ گیا۔ پھر اُنہوں نے نِکل کر ہر جگہ مُنادی کی اور خُداوند اُن کے ساتھ کام کرتا رہا اور کلام کو اُن معجزوں کے وسیلہ سے جو ساتھ ساتھ ہوتے تھے ثابت کرتا رہا۔ آمین۔"

پولُس رسول نے لِکھا،

افسیوں 1:19-17 "کہ ہمارے خُداوند یسوع مسیح کا خُدا جو جلال کا باپ ہے تُمہیں اپنی پہچان میں حِکمت اور مُکاشفہ کی روح بخشے۔ اور تُمہارے دِل کی آنکھیں روشن ہو جائیں تاکہ تُم کو معلوم ہو کہ اُس کے بُلانے سے کیسی کُچھ اُمید ہے اور اُس کی میراث کے جلال کی دولت مقدسوں میں کیسی کُچھ ہے۔ اور ہم ایمان لانے والوں کے لئے اُس کی بڑی قُدرت کیا ہی بے حد ہے۔ اُس کی بڑی قوت کی تاثیر کے موافق۔"

یہ ہم سب کے لئے وقت ہے کہ ہم ایمان کو جاری کریں، مافوق الفطرت پانیوں پر قدم رکھیں اور ہمارے گِردوُنیا کو خُدا کی غیر معمولی عظمت دِکھائیں۔

پانی پر چلنا

متی 14:33-22 "اور اُس نے فوراً شاگردوں کو مجبور کیا کہ کشتی میں سوار ہو کر اُس سے پہلے پار چلے جائیں جب تک وہ لوگوں کو رُخصت کرے۔ اور لوگوں کو رُخصت کر کے تنہا دُعا کرنے کے لئے پہاڑ پر چڑھ گیا اور جب شام ہوئی تو وہاں اکیلا تھا۔ مگر کشتی اُس وقت جھیل کے بیچ میں تھی اور لہروں سے ڈگمگا رہی تھی کیونکہ ہوا مُخالف تھی۔ اور وہ رات کے چوتھے پہر جھیل پر چلتا ہوا اُن کے پاس آیا۔ شاگرد

اُسے جھیل پر چلتے ہوئے دیکھ کر گھبرا گئے اور کہنے لگے کہ بھوت ہے اور ڈر کر چلا اُٹھے۔ یسوع نے فوراً اُن سے کہا خاطر جمع رکھو۔ میں۔ ڈرو مت۔

ہ

یسوع نے کہا کہ آ

''پطرس نے اُسے جواب میں کہا اَے خُداوند اگر تُو ہے تو مُجھے حُکم دے کہ پانی پر چل کر تیرے پاس آؤں۔

اُس نے کہا آ۔ پطرس کشتی سے اُتر کر یسوع کے پاس جانے کے لئے پانی پر چلنے لگا۔ مگر جب ہوا دیکھی تو ڈر گیا اور جب ڈوبنے لگا تو چلا کر کہا اَے خُداوند مُجھے بچا!۔ یسوع نے فوراً ہاتھ بڑھا کر اُسے پکڑ لیا اور اُس سے کہا اَے کم اعتقاد تُو نے کیوں شک کِیا؟۔ اور جب وہ کشتی پر چڑھ آئے تو ہوا تھم گئی۔ اور جو کشتی پر تھے اُنہوں نے اُسے سجدہ کر کے کہا یقیناً تُو خُدا کا بیٹا ہے۔

ایمان کی کیسی شاندار مِثال ہے۔ پطرس یقینی طور پر اپنے ایمان کو عمل میں لے کر آیا۔ اُس نے یسوع کو کہتے سُنا، ''آ'' اور وہ کشتی سے باہر نِکل آیا اور یسوع کی جانب آنا شروع کِیا۔ وہ پانی پر چل رہا تھا۔

پھر کیا ہوا؟ اُس نے اپنی نظریں یسوع سے ہٹا لیں۔ اُس نے لہروں کو دیکھا، اُس نے ہوا کو محسوس کِیا اور مافوق الفطرت عالم سے فطرتی عالم میں داخل ہو گیا۔ وہ ڈوبنے لگا مگر اُس نے ایک دُرست کام کِیا۔ وہ چِلایا، ''یسوع مُجھے بچا۔''

یسوع نے اُس کا ہاتھ تھاما اور کہا، '' اے کم اعتقاد تُو نے شک کیوں کِیا؟'' '' شک '' کیلئے استعمال ہونے والا یونانی لفظ ڈِسٹازو Distazo ہے جس کا مطلب دو راستوں میں کھڑا ہونا ہے۔ پطرس کا روح کہہ رہا تھا، ''میں پانی پر چل سکتا ہوں!'' ذہن کہہ رہا تھا، ''تُم ڈوبنے جا رہے ہو!''

پطرس کی روح ڈگمگا رہی تھی۔ وہ دو ذہنوں والا تھا۔ یسوع نے اُسے ڈانٹا۔ ''تُم نے شک کیوں کِیا؟'' پطرس کو شک نہیں کرنا تھا۔ اُس کے پاس انتخاب تھا۔

یہ کہانی ہمارے لئے بڑی شاندار مِثال ہے۔ ہم پطرس کے ساتھ شناخت کئے جا سکتے ہیں۔ وہ یقینی طور پر کامل نہیں تھا۔ پطرس کی طرح، شاید ہم بھی اس قابل ہوں کہ مضبوط ایمان کے وقت ''کشتی سے باہر آ جائیں''، مگر یہ ضروری ہے کہ ہم اپنے ایمان میں ڈگمگا نہ جائیں، فرق نہیں پڑتا کے حالات کیسے معلوم ہوتے ہوں، ہم وہ کرنا جاری رکھیں جو کُچھ یسوع نے ہمیں کرنے کو کہا ہے۔ یہ اِس بات کی بھی مِثال ہے کہ ہم ناکامی کے خوف سے مفلوج نہ ہو جائیں۔

ایک دلیرانہ۔۔۔خُدا کی مانند ایمان رکھنا

بہت سے مسیحی نیم گرم روحانی موجودگی میں مُطمئن ہو چُکے ہیں۔ ایمان کی کمی کے ساتھ وہ دستبردار ہو چُکے ہیں اور وہ جدوجہد کی زندگی میں یہ کہتے ہوئے ایک مظلوم کی طرح جی رہے ہیں، ''جو ہوگا سو ہوگا۔''

وہ یہ نہیں سمجھتے کہ ہم اُس کے ساتھ حُکمرانی اور بادشاہی کرنے کو پیدا کیئے گئے تھے۔۔۔ یہ کہ اُنہیں پوری زمین اور جو کچھ اس کے اندر ہے اُس پر اِختیار دِیا گیا تھا۔ یسوع نے کہا اگر ہمارے پاس صِرف رائی کے دانے جیسا ایمان ہوگا تو پہاڑوں کو بھی ہماری تابعداری کرنا پڑے گی۔

غلط تعلیم کی وجہ سے اور کیونکہ کلیسیاؤں اور اُن کی زندگیوں میں اچھائی اور بُرائی دونوں کو اِجازت دی گئی ہے اِسی وجہ سے لودیکیہ کی روح نے ہمارے دور کی زیادہ کلیسیاؤں کو اپنے حصار میں لے رکھا ہے۔

مُکاشفہ میں ہم پڑھتے ہیں،

مُکاشفہ 3:16-14 ''اور لودیکیہ کی کلیسیا کے فرشتہ کو یہ لِکھ کہ جو آمین اور سچا اور برحق گواہ اور خُدا کی خلقت کا مَبدا ہے وہ یہ فرماتا ہے کہ: مَیں تیرے کاموں کو جانتا ہوں کہ نہ تُو سرد ہے نہ گرم۔ کاش کہ تُو سرد یا گرم ہوتا: پس چونکہ تُو نہ گرم ہے نہ سرد بلکہ نیم گرم ہے اِس لئے مَیں تُجھے اپنے مُنہ سے نِکال پھینکنے کو ہوں:''

کئی لوگ وفاداری سے رُگر جا گھر جاتے ہیں پر وہ کبھی یہ توقع نہیں کرتے کہ خُدا اُن کی زندگیوں میں مُداخلت کرے۔ وہ کبھی اپنی فطرتی کشتیوں سے باہر نہیں آتے اور مافوق الفطرت پانیوں پر نہیں چلتے۔

ہمیں سیکھنا ہے کہ ہم کیسے اپنے ایمان میں جارحانہ بن سکتے ہیں۔

خُدا کی مانند ایمان پہاڑوں کو ہٹا دیتا ہے

یسوع نے اپنے شاگِردوں کو سیکھایا کہ وہ خُدا جیسا ایمان رکھیں اور آج یہی وہ مُجھ اور آپ سے چاہتا ہے کہ ہم اسی ایمان میں کام کریں۔

مرقس میں ہم یسوع کی زندگی میں ایک واقعہ کے بارے پڑھتے ہیں۔ وہ انجیر کے درخت میں پھل ڈھونڈنے آیا اور جب اُس نے کُچھ نہ پایا۔

تو اُس کے جواب میں یسوع نے اُس سے کہا،

مرقس 14:11 ''اُس نے اُس سے کہا آیندہ کوئی تُجھ سے کبھی پھل نہ کھائے اور اُس کے شاگردوں نے سُنا:''

مرقس جاری رکھتا ہے،

مرقس 11:24-20 ''پھر صُبح کو جب وہ اُدھر سے گذرے تو اُس انجیر کے درخت کو جڑ تک سوکھا ہوا دیکھا: پطرس کو وہ بات یاد آئی اور اُس سے کہنے لگا اَے ربی! دیکھ یہ انجیر کا درخت جِس پر تُو نے لعنت کی تھی سُوکھ گیا ہے: یسوع نے جواب میں اُن سے کہا خُدا پر ایمان رکھو: مَیں تُم سے سچ کہتا ہوں کہ جو کوئی اِس پہاڑ سے کہے تُو اُکھڑ جا اور سمندر سے میں جا پڑ اور اپنے دِل میں شک نہ کرے بلکہ یقین کرے کہ جو کہتا ہے وہ ہو جائے گا تو اُس کیلئے وہی ہوگا: اِس لئے مَیں تُم سے کہتا ہوں کہ جو کُچھ تُم دعا میں مانگتے ہو یقین کرو کہ تُم کو مِل گیا اور وہ تُم

کو مِل جائے گا۔"

ہم اِس مِثال سے خُدا کی مانند ایمان ہونے کے مُتعلق کئی چیزیں اخذ کر سکتے ہیں۔

☆یسوع نے خاص طور پر بولا۔۔۔"آیندہ کوئی تُجھ سے کبھی پھل نہ کھائے۔"

☆اُس نے اپنے ایمان کو با آوازِ بُلند بولا۔۔۔شا گردوں نے اُس کو سُنا۔

☆اُسی شام وہ اُس درخت کے پاس آئے، وہ ویسا ہی نظر آ رہا تھا۔ہم اس لئے جانتے ہیں کیونکہ کسی نے اُس پر بیان نہیں دِیا مگر یسوع نے شک نہ کِیا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ کیا ہونے جا رہا ہے۔

☆درخت سے بولنے کے چوبیس گھنٹے بعد، وہ سوکھ چُکا تھا۔جس لمحہ اُس نے کلام کِیا تھا اُس کی جڑوں میں موت شروع ہو چُکی تھی۔اِسے ایسا نظر آنے میں وقت درکار تھا۔

جو کُچھ اُس نے کِیا تھا جب شاگردوں نے اس پر تعجب کِیا تو یسوع نے انجیر کے درخت پر کوئی بیان نہیں دِیا۔اس کی بجائے اُس نے اُنہیں ایمان پر تعلیم دی۔اُس نے اُن کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ خُدا پر ایمان رکھیں، اُسے گلے لگا لیں اور معجزات کریں۔

غور کریں کہ یسوع یہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ اُس کے احترام میں پیچھے کھڑے رہیں رہیں؛ وہ چاہتا تھا کہ معجزات کرنے میں وہ اُس کے ساتھ شامل ہوں۔

خُدا کی مانند ایمان کی مِثالیں

داؤد اور جولیت

پُرانا عہد نامہ ایسی شخصی مِثالوں سے بھرا ہوا ہے جنھوں نے خُدا کی مانند ایمان میں عمل کِیا۔داؤد کے بارے کیا خیال ہے کہ جب وہ اپنی بھیڑوں کی دیکھ بھال کر کے آیا اور اِسرائیل کی پوری فوج ایک شخص کی وجہ سے رُکی ہوئی تھی؟ کوئی شک نہیں کہ وہ شخص ایک جبار تھا اور فطرت میں بہت ہولناک ،مگر داؤد کے ایمان سے بھرے الفاظ سُنیں۔

☆داؤد ایمان میں بولا

جب اُس نے جولیت کا دھاڑنا سُنا اور دیکھا کہ اسرائیل کی فوجیں کس قدر خوف زدہ ہیں، تو اُس نے کیا کہا؟

1 سیموئیل 26:17 "۔۔۔کیونکہ یہ نامختون فِلستی ہوتا کون ہے کہ وہ زِندہ خُدا کی فوجوں کی فضیحت کرے؟۔"

☆اُس کے بھائی اُس کے خلاف تھے

دُشمن خوفناک تھا مگر داؤد نے فطرت میں ردِعمل کرنے سے انکار کر دِیا۔اُس نے خوف زدہ

ہونے سے انکار کر دِیا۔ پھر داؤد کے بھائی اُس کے خلاف ہو گئے۔ آخر کار اُن کے پاس وجہ تھی، وہ اِس صورتحال کو داؤد سے زیادہ سمجھتے تھے۔۔۔ اور علاوہ ازیں، جبکہ وہ اُس گروہ کا حِصہ تھے جو خوف کا شِکار تھا، اُنہوں نے اُس سے خوف زدہ نہ ہونے پر برہمی کا اظہار کِیا۔ اُنہوں اُس کے ایمان پر ناراضگی کا اِظہار کِیا۔

1 سیموئیل 28:17 ''اور اُس کے سب سے بڑے بھائی الیاب نے اُس کی باتوں کو جو وہ لوگوں سے کرتا تھا سُنا اور الیاب کا غُصہ داؤد پر بھڑکا اور وہ کہنے لگا تُو یہاں کیوں آیا ہے اور وہ تھوڑی سی بھیڑ بکریاں تُو نے جنگل میں کِس کے پاس چھوڑِیں؟ مَیں تیرے گھمنڈ اور تیرے دِل کی شرارت سے واقف ہوں۔ تُو لڑائی دیکھنے آیا ہے۔''

داؤد ایمان میں بول رہا تھا مگر اس کے بھائیوں نے اُسے غلط سمجھا اور اُس پر غرور میں بولنے اور دِل کی شیخی کا اِلزام لگایا۔ اُس کا خاندان اُس کے خلاف تھا مگر داؤد ڈر کا نہیں۔

☆ساؤل بادشاہ اُس کے خلاف تھا

وہ ساؤل بادشاہ کے سامنا لایا گیا اور اُس نے ساؤل سے کہا،

1 سیموئیل 17:33-32 ''اور داؤد نے ساؤل سے کہا کہ اُس شخص کے سبب سے کِسی کا دِل نہ گھبرائے۔ تیرا خادم جا کر اُس فِلستی سے لڑے گا۔ ساؤل نے داؤد سے کہا کہ تُو اِس قابل نہیں کہ اُس فِلستی سے لڑنے کو اُس کے سامنے جائے کیونکہ تُو محض لڑکا ہے اور وہ اپنے بچپن سے جنگی مرد ہے۔''

ساؤل نے داؤد سے کہا کہ وہ ابھی چھوٹا ہے اور جنگ میں تربیت یافتہ نہیں ہے۔

☆وہ ایمان میں کھڑا ہوا

داؤد کا ایمان بہت مضبوط تھا اُس نے بادشاہ سے کہا کہ وہ اُسے جولیت کے مُقابل جانے دے۔ اگر وہ ناکام ہو جاتا تو اس کا مطلب تھا کہ اسرائیل کی پوری قوم شِکست کھا جاتی اور غُلامی میں چلی جاتی۔ مگر داؤد ایمان میں ثابت قدم رہا اور اُس نے اپنے ایمان کا اقرار اسرائیلیوں اور فلستیوں کے سامنے کِیا، اور جب داؤد نے اقرار کِیا تو جولیت مارا گیا۔

1 سیموئیل 17:47-45 ''اور داؤد نے اُس فِلستی سے کہا تُو تلوار بھالا اور برچھی لئے ہوئے میرے پاس آتا ہے پر مَیں رب الافواج کے نام سے جو اِسرائیل کا خُدا ہے جِس کی تُو نے فضیحت کی ہے تیرے پاس آیتا ہوں۔ اور آج ہی کے دِن خُداوند تُجھ کو میرے ہاتھ میں کر دے گا اور مَیں تُجھ کو مار کر تیرا سر تُجھ پر سے اُتار لوں گا اور مَیں آج کے دِن فلستیوں کے لشکر کی لاشیں ہوائی پرندوں اور زمین کے جنگلی جانوروں کو دُوں گا تا کہ دُنیا جان لے کہ اِسرائیل میں ایک خُدا ہے۔ اور یہ ساری جماعت جان لے کہ خُداوند تلوار اور بھالے کے ذریعہ سے نہیں بچاتا اِس لئے کہ جنگ تو خُداوند کی ہے اور وہی تُم کو ہمارے ہاتھ میں کر دے گا۔''

ہم اِس واقعہ سے کیا سیکھ سکتے ہیں؟

☆ خُدا کی مانند ایمان نہ رُکنے والا ہے۔

☆ خاندان اور دوست شاید نہ سمجھ سکیں۔

☆ قیادت شاید نہ سمجھ سکے۔

مگر داؤد خُدا کو جانتا تھا۔ اُس نے اپنے ایمان کو تب تعمیر کِیا تھا جب وہ اپنی بھیڑوں کی دیکھ بھال کرتا تھا اور شیر اور ریچھ سے اُن کو محفوظ رکھتا تھا۔ داؤد وہ شخص تھا جِسے خُدا نے تیار کِیا تھا۔ وہ خُدا کی مانند ایمان میں چلا اور فلستی شِکست کھا گئے تھے۔

جولیت شِکست کھا چُکا تھا مگر یہ آخری بار نہیں تھا کہ ہم نے فلستیوں کے بارے سُنا۔ بارہا اُنہوں نے اپنی طاقت کو دوبارہ حاصل کِیا اور خُدا کے لوگوں کے خلاف آئے۔

داؤد بعل پراضیم میں

کئی سال بعد جب داؤد کو تیسری بار مسح کِیا گیا اور اب وہ پورے اسرائیل کا بادشاہ تھا تو فلستیوں نے سُنا اور وہ داؤد کے خلاف چڑھ آئے۔ اسرائیل کی قوم کے خلاف نہیں۔۔۔ داؤد کے خلاف۔ وہ اُس کے مسح، اُس کی طاقت سے واقف تھے اور وہ اُسے تباہ کرنے نِکلے تھے۔

ہم 2 سیموئیل میں پڑھتے ہیں،

''جب فلستیوں نے سُنا کہ اُنہوں نے داؤد کو مسح کر کے اِسرائیل کا بادشاہ بنایا ہے تو سب فِلستی داؤد کی تلاش میں چڑھ آئے اور داؤد کو خبر ہوئی۔ سو وہ قلعہ میں چلا گیا۔ اور فلستی آ کر رفایم کی وادی میں پھیل گئے۔

دا اُد جانتا تھا کہ کیا کرنا ہے۔۔۔ اُس نے خُدا کی تلاش کی۔ جنگ میں جانے کی یہ اُس کی خواہش تھی مگر وہ تب تک نہیں گیا جب تک اُس نے خُدا کی سُن نہ لی۔

تب داؤد نے خُداوند سے پوچھا کیا مَیں فلستیوں کے مُقابلہ کو جاؤں؟ کیا تُو اُن کو میرے ہاتھ میں کر دے گا؟ خُداند نے داؤد سے کہا کہ جا کیونکہ مَیں ضرور فلستیوں کو تیرے ہاتھ میں کر دُوں گا۔ سو داؤد بعل پراضیم میں آیا اور وہاں داؤد نے اُن کو مارا اور کہنے لگا کہ خُداوند نے میرے دُشمنوں کو میرے سامنے توڑ ڈالا جیسے پانی ٹوٹ کر بہہ نِکلتا ہے۔ اِس لئے اُس نے اُس جگہ کا نام بعل پراضیم رکھا۔''

2 سیموئیل 5:20-17۔

بعل پراضیم کا مطلب ہے ''خُداوند جو رُکاوٹوں کو توڑتا ہے!'' داؤد ایک سورما تھا اور وہ رُکاوٹوں کے توڑنے والے خُدا سے واقف تھا۔ اُس کے پاس مضبوط اور جارحانہ ایمان تھا اور وہ اپنے دُشمنوں کے خلاف جنگ کرنے سے خوف زدہ نہیں تھا۔

شاید دُشمن ہماری طرف تمام اطراف سے آ رہے ہوں۔ غربت کی تاثیر، ذہنی دباؤ اور حوصلہ شِکنی، یہ وہ چیزیں ہیں جو ہمارے ذہن کے

خلاف جنگ کرتی ہیں۔۔۔شک اور بے اعتقادی، بیماری اور درد کی تاثیریں، یہ ہماری زندگیوں میں فلستی ہیں۔
ہمارے لئے جارحانہ ہونے کا وقت ہے۔ یہ وقت ہے کہ اب ہم اپنی خود کی زندگیوں میں رُکاوٹوں کو توڑنے والے خدا کو پہچانیں!

کالب اور یشوع

کالب اور یشوع جاسوسوں میں سے دو جاسوس تھے جو وعدہ کی سرزمین پر جاسوسی کرنے کو بھیجے گئے تھے اور وہ اپنے ایمان میں جارحانہ تھا۔
جب دوسرے جاسوسوں نے خوف میں دوشمن کے جسم کے بارے بات کرنا شروع کی تو وہ اُن کے مخالف کھڑے ہوئے، حتیٰ کو وہ لوگوں کی مرضی کے خلاف کھڑے ہوئے۔ اُن کے مضبوط ایمان سے بھرے اِلفاظ کیا تھے؟
گِنتی 7b-9:14 ’’۔۔۔وہ مُلک جِس کا حال دریافت کرنے کو ہم اُس میں سے گُذرے نہایت اچھا مُلک ہے۔ اگر خُدا ہم سے راضی رہے تو وہ ہم کو اُس مُلک میں پہنچائے گا اور وہی مُلک جِس میں دودھ اور شہد بہتا ہے ہم کو دے گا۔ فقط اِتنا ہو کہ تُم خُداوند سے بغاوت نہ کرو اور نہ اُس مُلک کے لوگوں سے ڈرو۔ وہ تو ہماری خوراک ہیں۔ اُن کی پناہ اُن کے سر پر سے جاتی رہی ہے اور ہمارے ساتھ خُداوند ہے۔ سو اُن کا خوف نہ کرو۔‘‘
اُس دِن وہاں ہزاروں کی تعداد میں لوگ تھے جو خُداوند کے سامنے کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے خُدا کی تابعداری کرنے سے انکار کر دِیا۔ اگلے چالیس سال میں ہر بالغ شخص بیابان میں مر گیا۔ مگر یشوع اور کالب اپنے الفاظ پورے ہوتے دیکھنے تک زندہ رہے۔

سِدرک، میسک اور عبدنجو

آئیں سِدرک، میسک اور عبدنجو پر نظر ڈالیں۔ وہ پردیسی مُلک میں قیدی تھے مگر پھر بھی وہ فضلیت کے مُقام پر پہنچے تھے۔ لیکن پھر بھی جب نبوکدنضر کو سجدہ کرنے کا حُکم جاری ہوا تو اُنہوں نے انکار کر دِیا۔
اُنہیں بادشاہ کے سامنے لایا گیا اور اُنہیں آگ کی بھٹی میں ڈالے جانے کا حُکم اور دھمکی دی گئی۔ اُنہوں نے کیا کہا؟
’’سِدرک، میسک اور عبدنجو نے بادشاہ سے عرض کہ کہ اے نبوکدنضر اِس امر میں ہم تُجھے جواب دینا ضروری نہیں سمجھتے۔ دیکھ ہمارا خُدا جس کی ہم عبادت کرتے ہیں ہم کو آگ کی جلتی بھٹی سے چھُڑانے کی قُدرت رکھتا ہے اور اے بادشاہ وہی ہم کو تیرے ہاتھ سے چھُڑائے گا۔ اور نہیں تو اے بادشاہ تُجھے معلوم ہو کہ ہم تیرے معبودوں کی عبادت نہیں کریں گے اور اُس سونے کی مُورت کو جو تُو نے نصب کی ہے سجدہ نہیں کریں گے۔
آگ کی بھٹی اتنی شدید گرم تھی کے جن سپاہیوں نے اُنے اندر دھکیلا تھا وہ فوراً ہی مر گئے تھے۔
’’تب نبوکدنضر بادشاہ سراسیمہ ہو کر جلد اُٹھا اور ارکانِ دولت سے مُخاطب ہو کر کہنے لگا کیا ہم نے تین شخصوں کو بندھوا کے آگ میں نہیں

ڈلوایا؟ اُنھوں نے جواب دِیا کہ بادشاہ نے سچ فرمایا ہے۔ اُس نے کہا دیکھو میں چار شخص آگ میں کھُلے پھرتے دیکھتا ہوں اور اُن کو کُچھ ضرر نہیں پہنچا اور چوتھے کی صورت اِلہ زادہ کی سی ہے۔ تب نبوکدنضر نے آگ کی جلتی بھٹی کے دروازہ پر آ کر کہا اے سدرک اور میسک اور عبدنجو خُدا تعالیٰ کے بندو! باہر نِکلو اور اِدھر آؤ۔ پس سدرک میسک اور عبدنجو آگ سے نکل آئے۔ نبوکدنضر نے پُکار کر کہا کہ سِدرک اور مِیسک اور عبدنجو کا خُدا مُبارک ہو جس نے اپنا فرشتہ بھیج کر اپنے بندوں کو رہائی بخشی جنھوں نے اُس پر توکل کر کے بادشاہ کے حُکم کو ٹال دِیا اور اپنے بندوں کو نِثار کیا کہ اپنے خُدا کے سِوا کِسی دوسرے معبود کی عِبادت اور بندگی نہ کریں۔'' دانی ایل 16-18,24-26,28:3

سِدرک، میسک اور عبدنجو کے اندر اِتنا مضبوط ایمان موجود تھا کہ وہ اس کے لئے مرنے کو بھی تیار تھے۔ بہر حال اُنہیں یقین تھا کہ وہ آگ کی بھٹی سے رہائی پا جائیں گے اور اُن کیلئے ایسا ہی ہوا۔

مانگو۔۔۔ڈھونڈو۔۔۔کھٹکھٹاؤ

ایمانداروں کو ایک مضبوط، جارحانہ اور مُستقل ایمان تعمیر کرنے کی ضرورت ہے۔ یسوع کی ہدایات کیا تھیں؟

لوقا 9-10:11 ''پس مَیں تُم سے کہتا ہوں مانگو تو تُمہیں دِیا جائے گا۔ ڈھونڈو تو پاؤ گے۔ دروازہ کھٹکھٹاؤ تو تُمہارے واسطے کھولا جائے گا۔ کیونکہ جو کوئی مانگتا ہے اُس مِلتا ہے اور جو ڈھونڈتا ہے وہ پاتا ہے اور جو کھٹکھٹایا ہے اُس کے واسطے کھولا جائے گا۔''

غور کریں کہ پہلا قدم مانگنا ہے۔ جب ہم ہر قسم کے شک کے بغیر خُدا کے منصوبہ سے واقف ہوتے ہیں اور اسے کرنے میں اُسکی ہدایات رکھتے ہیں تو ضروری ہے کہ ہم ایمان میں آگے بڑھتے ہوئے کھٹکھٹائیں، اور کھٹکھٹائیں، اور کھٹکھٹاتیں جائیں جب تک ہمارا جواب نہ آجائے۔

یہ ایسا نہیں ہے کہ ''جو ہوگا سو ہوگا''۔ یہ وہ ہے کہ جو کُچھ ہم جارحانہ طور پر ایمان رکھیں گے وہ ہماری زندگیوں اور ہمارے اردگرد کی دُنیا کو تبدیل کر دے گا۔

اپنے ایمان کو جاری کرنا

اپنے ایمان کو جاری کرنے کے تین اقدام ہیں۔

☆ پہلا قدم خُدا کے کلام کو سُننا اور اُس پر یقین کرنا ہے۔

☆ دوسرا اپنے مُنہ سے اُس ایمان کو بولنا ہے۔

☆ تیسرا اُس ایمان کو عمل میں لانا ہے۔

ہماری روحوں میں ایمان سُننے سے آتا ہے

☆لوگاس Logos اور رہیما Rhema

رومیوں میں پولُس رسول نے لِکھا،

رومیوں 17:10 ''پس ایمان سُننے سے پیدا ہوتا ہے اور سُننا مسیح کے کلام سے۔''

یہ خُدا کا کلام ہے جو ہماری روحوں میں ایمان کو پیدا کرتا ہے۔ ہماری روحوں میں ایمان خُدا کا کلام سُننے اور سُنتے چلے جانے سے تعمیر ہوتا ہے۔

دو یونانی الفاظ ہیں جو بطور ''کلام'' کے ترجمہ کیلئے استعمال ہوئے ہیں۔

W.E Vine نے نئے عہد نامہ کی Expository Dictionary میں کہا ہے کہ لوگاس Logos ''خُدا کی ظاہر کردہ مرضی'' ہے۔ یہ خُدا کی آواز ہے جو اُس کی مرضی کو ظاہر کرتی ہے۔ اِس تعریف کو استعمال کرتے ہوئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ بائبل جو کہ خُدا کی مرضی کو ظاہر کرتی ہے یہ خُدا کا لوگاس ہے۔ لوگاس عام کلام ہے۔

یوحنا 1:1 میں ہم پڑھتے ہیں،

''ابتدا میں کلام تھا اور کلام خُدا کے ساتھ تھا اور کلام ہی خُدا تھا۔''

ہم یہ آیت یونانی لفظ کا اِستعمال کرتے ہوئے پڑھ سکتے ہیں، ''ابتدا میں لوگاس تھا، اور لوگاس خُدا کے ساتھ تھا اور لوگاس ہی خُدا تھا۔''

یسوع کلام ہے۔ وہ خُدا کی ظاہر کردہ مرضی ہے۔

W.E. Vine آگے بڑھتا ہے اور لفظ رھیما کو بھی بیان کرتا ہے۔ رھیما ''جو کُچھ بولا گیا اُسے کھولتا ہے، جو کُچھ تقریر یا لِکھائی کی صورت میں بولا گیا ہے۔

افسیوں رھیما لفظ کے استعمال کی ایک اور مِثال ہے۔

''اور نجات کا خود اور روح کی تلوار جو خُدا کا کلام (رھیما) ہے لے لو۔''

جب روح القدس تحریر شدہ خُدا کا کلام لیتا ہے اور ہم پر شخصی طور پر ظاہر کرتا ہے تو یہ ہمارے لئے رھیما بن جاتا ہے۔ افسیوں 17:6 میں رھیما کوئی خاص کلام ہے جو خُدا نے ہم پر ظاہر کیا ہے۔

☆ایمان کی نعمت

نوٹ: ہم نے اِس مطالعہ میں ایمان کی نعمت پر تفصیل سے نہیں لِکھا کیونکہ ہم نے اِسے پاک روح کی نعمتوں کے وسیلہ مافوق الفطرت زندگی میں تفصیل سے بیان کیا ہے۔

ایمان کی نعمت کسی خاص وقت اور مقصد کیلئے ایک مافوق الفطرت ایمان ہے۔ یہ کسی خاص کام کی تکمیل کرنے کیلئے ایک خاص قوت ہے۔ جب ہمیں حِکمت کا کلام دِیا جاتا ہے جو بتاتا ہے کہ وہ کام کیسے کِیا جائے تو اس سے ایمان کی نعمت روشن ہو جاتی ہے تاکہ خُدا جو کام کرنے کو نے کہا ہے اُسے دلیری سے سرانجام دِیا جائے۔

ایمان کی نعمت کو ہماری زندگی میں ایک عام حِصہ ہونا چاہیے۔ پہلے ہم خُدا کی طرف سے ہدایات حاصل کرتے ہیں؛ پھر ان ہدایات کو پورا کرنے کیلئے ایمان دِیا جاتا ہے؛ اور پھر ہم تابعداری کرتے ہیں۔

یہ شخصی خُدا کا کلام ہے جو ہماری روحوں کو حقیقی ایمان لانے کیلئے تقویت دیتا ہے۔ ہم ایمان لانے میں مزید جدوجہد نہیں کرتے۔ ہم جانتے ہیں کہ خُدا نے ہماری روحوں کے اندر ایک وعدہ بولا ہے اور خُدا خود اپنی پوری سالمیت میں اِس کے پیچھے کھڑا ہے۔

ہم ابرہام کی مانند، بن جاتے ہیں:

رومیوں 21:4 ''اور اُس کو کامل اعتقاد ہوا کہ جو کُچھ اُس نے وعدہ کِیا ہے وہ اُسے پورا کرنے پر بھی قادِر ہے۔''

ہم یرمیاہ کے ساتھ دلیری کے ساتھ کہتے ہیں:

یرمیاہ 17:32 ''آہ اَے خُداوند خُدا! دیکھ تُو نے اپنی عظیم قُدرت اور اپنے بُلند بازو سے آسمان اور زمین کو پیدا کِیا اور تیرے لئے کوئی کام مُشکل نہیں ہے۔''

ہم بلاشُبہ جان جاتے ہیں کہ خُدا کی مرضی ہماری زندگیوں میں پوری ہوگی۔

یسعیاہ نے لِکھا،

یسعیاہ 55:8-11 ''خُداوند فرماتا ہے کہ میرے خیال تُمہارے خیال نہیں اور نہ تُمہاری راہیں میری راہیں ہیں۔ کیونکہ جس قدر آسمان زمین سے بُلند ہے اُسی قدر میری راہیں تُمہاری راہوں سے اور میرے خیال تُمہارے خیالوں سے بُلند ہیں۔ کیونکہ جس طرح آسمان سے بارش ہوتی اور برف پڑتی ہے اور پھر وہ وہاں واپس نہیں جاتی بلکہ زمین کو سیراب کرتی ہے اُس کی شادابی اور روئیدگی کا باعث ہوتی ہے تاکہ بونے والے کو بیج اور کھانے والے کو روٹی دے۔ اُسی طرح میرا کلام جو میرے مُنہ سے نِکلتا ہے ہوگا وہ بے انجام میرے پاس واپس نہ آئے گا بلکہ جو کُچھ میری خواہش ہوگی وہ اُسے پورا کرے گا اور اُس کام میں جس کے لئے مَیں نے اُسے بھیجا موثر ہوگا۔''

مرقس 27:10 ''یسوع نے اُن کی طرف نظر کر کے کہا یہ آدمیوں سے تو نہیں ہو سکتا لیکن خُدا سے ہو سکتا ہے کیونکہ خُدا سے سب کُچھ ہو سکتا ہے۔''

سوالات برائے نظرِ ثانی

1۔کلام میں سے خُدا کی مانند ایمان کی دو مِثالوں کے بارے میں بتائیں۔

2۔ہماری روحوں میں ایمان کیسے جاری ہوتا ہے؟

ایک مکمل تربیتی سِلسلہ

بائبل تربیتی مراکز، بائبل سکولوں، سنڈے سکولوں،
مطالعاتی گروہوں، اور شخصی مطالعہ کے لِئے بہترین

ہوسیع میں ہم پڑھتے ہیں کہ میرے لوگ عدمِ معرفت سے ہلاک ہوتے ہیں (6:4)۔ہم کافی کُچھ کھوچکے ہیں کیونکہ ہم ناواقِف ہیں کہ خُدا نے ہمارے لِئے کیا مُہیا کر رکھا ہے۔جِن چیزوں سے ہم ناواقِف ہیں اُن پر ہم یقین نہیں کر سکتے! یہ تربیتی سِلسلہ اِسی لِئے تشکیل دِیا گیا ہے تا کہ ہم خُدا کی بادشاہت میں صحت اور قوت میں رہ سکیں!

ہمیں مضبُوط اور معجزات کرنے والے ایماندار ہونا چاہیئے۔ یہ طاقتور، بُنیادی، عملی زندگی کو تبدیل کرنے کا سِلسلہ اِس مقصد کے لِئے ہے ۔۔۔۔ایمانداروں کو خدمت کے کام کے لِئے لیس کرنا، مسیح کے بدن کی رُوحانی ترقی، جب تک ہم سب خُدا کے بیٹے کے عِلم اور ایمان کے اتحاد میں ایک نہ ہو جائیں، کامل انسان ہونے تک، مسیح کے پُورے قد کے اندازہ تک نہ پہنچ جائیں۔۔۔(اِفسیوں 4:12-13) ہر ایمان دار کا یسُوع کا کام کرنے تک۔

ہم تجویز کرتے ہیں کہ آپ اِن مضامین کا مطالعہ ترتیب سے کریں۔

نئ مخلُوق کی شبِہہ۔۔۔۔جاننا کہ ہم مسیح میں کون ہیں

دریافت کریں کہ ہمیں کِس لِئے تخلیق کِیا گیا! ''نئے سِرے پیدا'' ہونے کا کیا مطلب ہے۔راستبازی کا یہ بھید ایمانداروں کو احساسِ جُرم، مُذمت، کم تری، کوتاہی جیسی سوچوں کو شکست دینے کے لِئے آزاد کرتا ہے تا کہ وہ مسیح کی شبِیہ کی مانند ہو جائیں۔

ایماندار کا اِختیار۔۔۔۔کیسے ہارنا چھوڑ کر جیتنا شروع کریں

جب خُدا نے یہ کہا کہ ''وہ اِختیار رکھیں!'' تو خُدا نے بنی نوع انسان کے لِئے اپنا ابدی منصوبہ ظاہر کِیا۔آپ ایک نئ دلیری میں چلیں گے۔آپ شیطان اور اُس کی تاثیروں پہ روزمرہ کی زندگی اور خدمت میں فتح میں رہیں گے۔

مافوق الفطرت زندگی۔۔۔۔پاک رُوح کی نعمتوں کے وسِیلہ

پاک رُوح کے ساتھ نیا اور گہرا رِشتہ تعمیر ہوتا ہے۔ یہ مدد کرتا ہے کہ آپ دریافت کر سکیں کہ کیسے رُوح القدس کی نو (9) نعمتیں آپ کے اندر کام کر سکتی ہیں۔سرگرم خواہش پیدا ہوتی ہے کہ آپ اِن نعمتوں کو حاصل کریں اور نئ مافوقالفطرت زندگی میں داخل ہوتے ہوئے انہیں ہَوا دیں تا کہ یہ شعلے بن جائیں۔

ایمان ۔۔۔مافوق الفطرت میں رہنا

سیکھیں کہ آپ کیسے ایمان کے عالم میں داخل ہو سکتے ہیں۔ کیسے آپ خُدا کے لِئے عظیم دھماکے کر سکتے ہیں۔ یہ وقت ہے کہ ایماندار ایمان کو جاری کرے، مافوق الفطرت عالم میں قدم رکھیں، پوری دُنیا کو خُدا کی عظمت دِکھائیں۔

شفا کے لِئے خُدا کی فراہمی ۔۔۔خُدا کی شفایا قدرت کو لینا اور خدمت میں لانا

کلام کی پُختہ بُنیاد جو شفا پانے اور شفا کی موٴثر خدمت کرنے کے لِئے ایمان کو جاری کرتا ہے۔ یہ آج ہمارے لِئے یسوع اور رسولوں کی خدمت کو نمونے کے طور پر پیش کرتا ہے۔

حمد وستائش ۔۔۔خُدا کا پرستار بننا

یہ خُدا کے ابدی حَمد وستائش کے منصوبے کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ ایمانداروں کو پُر لُطف بائبلی اظہار میں ستائش کی بُلندی پر لے جاتا ہے۔ یہ سِکھاتا ہے کہ کیسے گہری ستائش میں ہم خُدا کی زبردست حضُوری میں داخل ہو سکتے ہیں۔

جلال ۔۔۔خُدا کی حضُوری

کیسا شاندار دِن ہے جِس میں ہم رہتے ہیں! ہم خُدا کے جلال کا تجربہ کر سکتے ہیں۔ وہ ہمارے آس پاس ظاہر ہوتا ہے۔ سیکھیں کہ یہ جلال کیا ہے اور کیسے اِس کا تجربہ کِیا جا سکتا ہے۔

معجزانہ بشارت ۔۔۔دُنیا تک جانے کا خُدا کا منصوبہ

ہم بھی اُن کی طرح جن کا ذِکر اعمال کی کِتاب میں ہے، نشانات، عجائبات اور شفا اور معجزات کا تجربہ اپنی زندگیوں میں کر سکتے ہیں۔ ہم اُس بڑی اخیر زمانہ کی فصل کا حِصّہ بن سکتے ہیں اگر ہم معجزانہ بشارت کو اپنے اندر سے بہنے دیں۔

دُعا ۔۔۔آسمان کو زمین پر لانا

دریافت کریں کہ آپ کیسے خُدا کی مرضی جو آسمان پر پوری ہوتی ہے زمین پر ظاہر کر سکتے ہیں۔ شفاعت، دُعا میں کلام، ایمان اور متفقہ دُعاؤں کے وسِیلہ آپ اپنی زندگی حتّٰی کہ دُنیا بھی تبدیل کر سکتے ہیں۔

کلیسیا کی فتح

یسوع نے کہا ”مَیں اپنی کلیسیا بناؤں گا اور عالمِ اَرواح کے دروازے اُس پر غالب نہ آئیں گے“۔ اِس مطالعہ میں آپ دیکھیں گے کہ کیسے اعمال کی کِتاب اِبتدائی کلیسیا کے کاموں کی کہانی ہے لہٰذا یہ آج اُس کی کلیسیا کے لِئے بحال کردہ نشانات اور عجائبات کا نمونہ ہے۔

خدمت کی نعمتیں۔۔۔رسول، نبی، مبشر، خادم، استاد

یسوع نے انسانوں کو نعمتیں بخشیں۔ دریافت کریں

کہ یہ نعمتیں کیسے کلیسیا میں کام کرتی ہیں تاکہ خُدا کے کام کے لِئے لوگ تیار ہو سکیں۔ اپنی زندگی میں خُدا کی بُلاہٹ کا جانیں!

رہنے کے لِئے نمونے۔۔۔پُرانے عہد نامہ سے

خُدا کی عظیم بُنیادی سچّائیاں اِس مطالعہ کے موضوع میں دوبارہ زِندہ ہو جاتی ہیں۔ مسیحا کی آمد کی گواہیاں، عیدیں، قُربانیاں اور پُرانے عہد نامہ کے معجزات، یہ تمام خُدا کے ابدی منصوبہ کو ظاہر کرتی ہیں۔

اے۔ایل اور جوئیس گِل کی کِتابیں:

حکومت کے لِئے مُقرر

نِکلو! یسوع کے نام میں

دھوکے پر فتح

مطالعاتی گائیڈز:

جلال کے لِئے پیش رفت

بدکاری سے رہائی

تمام کتابچے، کِتابیں اور مطالعاتی گائیڈز

www.gillministries.com پر مُفت ڈاؤن لوڈ کی جا سکتی ہیں۔